100 سے زائد کتب کا تحقیقی نچوڑ اردو تاریخ میں پہلی بار

كَشْفُ الحُقَائِقِ المَحْجُوبَةِ فِي رُؤْيَةِ الخَاطِبِ وَالمَخْطُوبَةِ

منگیتر کو دیکھنا کیسا ہے؟



مُحمد عرفان قادری

چیف ایڈیٹر ماہنامہ بہارِ اسلام لاہور

انچارج بہار اسلام ریسرچ سنٹر

ناشر

بہارِ اسلام پبلی کیشنز لاہور

نام کتاب ــــــــــ منگیتر کو دیکھنا کیسا ہے؟

تالیف و تحقیق ــــــــــ محمد عرفان طریقتی القادری ایڈیٹر ماہنامہ بہار اسلام لاہور

اشاعت اول ــــــــــ جون 2011ء

اشاعت دوم ــــــــــ نومبر 2012ء

ناشر ــــــــــ بہار اسلام پبلی کیشنز لاہور

0313-4642506
0300-8822368

قیمت ــــــــــ 220 روپے

ملنے کے پتے

بہار اسلام پبلی کیشنز ڈی ون بلاک گجر پورہ سکیم لاہور
مکتبہ قادریہ فوارہ چوک گجرات
مکتبہ جلالیہ فوارہ چوک گجرات
حافظ بک ایجنسی سیالکوٹ
اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ
مکتبہ تنظیم الاسلام گوجرانوالہ
غوثیہ کتب خانہ اردو بازار گوجرانوالہ
مکتبہ الفرقان اردو بازار گوجرانوالہ
احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی
کتب خانہ مقبول عام کوتوالی بازار فیصل آباد

مکتبہ زین العابدین شالیمار گارڈن لاہور
مکتبہ رضائے مصطفیٰ میلاد چوک گوجرانوالہ
کتب خانہ حاجی نیاز اندرون بوہڑ گیٹ ملتان
کتب خانہ حاجی مشتاق اندرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ المجاہد بھیرہ شریف
ادارہ اسلامیات نزد ریلوے پھاٹک منڈی بہاؤالدین
مکتبہ فریدیہ ساہیوال
اقراء بک سیلرز فیصل آباد
چشتی کتب خانہ فیصل آباد

حسن ترتیب

الاھداء

میں اپنی یہ کاوش

☆......اپنے رب

☆......اپنے رسول

☆......اپنے والدین

☆......اپنے اساتذہ

☆......اپنے شیوخ

☆......اپنے دوستوں

اور

اپنی زندگی کی سب سے قابل اعتماد اور قابل احترام ہستی

رضاء، فداء، علیہا اور علیزا کے ''ابوجی'' کو ہدیہ کرتا ہوں۔

الفقیر الی عفو ربہ القوی

محمد عرفان طریقتی القادری

مدیر ماھنامہ بھار اسلام لاھور

☆انتساب☆

ہر اس مسلمان کے
نام جو اس کتاب کو
پڑھے، سمجھے اور عمل
کرے۔

☆......تقریظ

استاذی واستاذ الاساتذہ فخر الجہابذہ شیخ الحدیث محدث العصر حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد عبدالستار سعیدی صاحب

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اسلام نے شادی سے پہلے کچھ حدود و قیود کے ساتھ منگیتر کو دیکھنے کی اجازت دی ہے۔ جس کا مقصد عریانی وفحاشی کے طوفان پر بند باندھنا بھی ہے اور فریقین کی باہمی ازدواجی زندگی کو خوشگوار بنانا بھی ہے۔

عزیزم محمد عرفان طریقتی نے منگیتر کو دیکھنے اور بات کرنے کی حدود و قیود اور منگنی اور منگیتر کے مسائل واحکام پر بڑی شرح وبسط سے روشنی ڈالی ہے۔ بندہ نے اس کتاب کو بعض مقامات سے دیکھا، اور عوام وخواص کیلئے نافع پایا۔ کتب احادیث اور کتب فقہ کے حوالہ جات کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ موصوف نے اس مسئلہ کی وضاحت میں بڑی محنت سے کام لیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ برخوردار محمد عرفان کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اہلسنت کے نوجوانوں کو حوصلہ مزید عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(شیخ الحدیث) حافظ محمد عبدالستار سعیدی

(ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شیخوپورہ)

تقریظ......

جگر گوشۂ مفتیٔ اعظم پاکستان استاذی واستاذ العلماء مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی ڈاکٹر محمد عارف نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ للبنات چائنہ سکیم

اسلام ایک ہمہ جہت مذہب ہے جس میں تمام شعبہ ہائے حیات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ یہ وہ واحد مذہب ہے کہ جس میں ماضی، حال اور مستقبل، تمام زمانوں کو مدنظر رکھ کر احکامات نازل کئے گئے ہیں۔ بس صرف غواص چاہئے جو زندگی سے متعلق اس کی تہہ سے موتی پہچان کر نکال سکے۔ ہمارے اردگرد بے شمار مسائل ایسے ہیں کہ عوام تو عوام، خواص کو بھی ان کے حدود وابعاد کا علم نہیں ہوتا۔ ایسے میں ان کا حل ناممکن نہ سہی مشکل ضرور ہو جاتا ہے۔ ہر حکم ومسئلہ کے دو ابعاد ہوتے ہیں جو اسے غیر سے ممتاز کرتے ہیں اور ان ابعاد کا مرکز اس کے حکم کا اصل ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے اس مسئلے کے ابعاد سے روشناس ہوا جائے تا کہ اس کے مرکز کی تعیین کر کے اس کے اصل حکم تک پہنچا جا سکے۔

عزیزم برخوردار محمد عرفان طریقتی بھی ایسے ہی ایک اہم مسئلہ کو زیر بحث لائے ہیں۔ یہ کوئی عام موضوع نہیں ہے کہ جس پر ہر کوئی قلم اٹھا سکے، بلکہ یہ ایک

انتہائی حساس عنوان ہے جس کے اطراف شریعت و معاشرتی رسم و رواج ہیں۔ اوران کے درمیان درست منہج پر چلتے ہوئے نتائج و مدعیٰ تک پہنچنا خاصہ مشکل کام تھا کہ جس پر ذرا سی بے احتیاطی اسلام کو داغ دار بھی کرسکتی ہے اور بے دین افراد کے ہاتھوں کھلونا بھی بنا سکتی ہے۔ لیکن تائیدِ ایزدی ہمیشہ سے اعتدال کے ساتھ رہی ہے اور حق کا ساتھ ہمیشہ نجات کا باعث رہا ہے۔

مؤلف نے بڑے احسن انداز سے موضوع کی تمام جہات کا احاطہ کیا ہے۔ کتاب کا مرکزی موضوع ''رؤیۃ مخطوبہ'' سے متعلق شرعی احکام ہیں، البتہ صاحبِ کتاب اس سے متعلقہ موضوعات کو بھی زیرِ بحث لائے ہیں۔ جیسے ''رؤیۃ مخطوبہ کی مقدار، خاطب و مخطوبہ کی تصاویر کا تبادلہ، آپس میں ٹیلی فونک گفتگو، SMS کے ذریعے باہم رابطہ، تنہائی میں ملاقات کا حکم، منگنی کا شرعی طرزِ عمل'' وغیرہ عناوین پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔

آپ کا اسلوب محض تحریر نہیں، بلکہ مسئلہ کی گیرائی و گہرائی کے احاطہ کے ذریعے تفہیم اور اسے قابلِ عمل بنانا ہے۔ مصنف اس کتاب میں اپنے مؤقف کو ہی ثابت کرتے نظر نہیں آتے بلکہ مقابل آراء کو بھی احسن طریقے سے احاطہ تحریر میں لاکر معقول انداز سے جوابات بھی دیتے نظر آتے ہیں، جس سے ان کی منصف مزاجی اور تحقیقی فکر کا اندازہ ہوتا ہے۔ کتاب میں جابجا آیاتِ قرآنیہ، احادیث مبارکہ اور اقوالِ علماء سے مؤقف کو مضبوط کیا گیا ہے۔ غرض کہ ہر لحاظ سے قابل

تحسین ہے۔اس مسئلے کی تفہیم کے خواہشمند حضرات کیلئے نہایت گراں قدر کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل اور فکر و استنباط میں ترقی عطا فرمائے اور دین حق کی روح کی ترجمانی کا شعور عطا فرمائے۔خدا بزرگ اس کتاب کو مولانا کیلئے باعث نجات بنائے اور عوامی حلقوں کو اس سے استفادہ کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین

(ڈاکٹر مفتی) محمد عارف نعیمی

مہتمم: جامعہ نعیمیہ للبنات و جامعہ ''النعیمیة'' چائنہ سکیم لاہور

☆☆☆☆☆☆

تقریظ ......☆

جگر پارۂ قیوم زماں پیر طریقت عامل شریعت مفکر اسلام

حضرت علامہ مولانا محمد احمد سعید یار جان سیفی صاحب

آستانہ عالیہ فقیر آباد (لکھوڈیر) لاہور

باسمہ تعالیٰ: نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد

فاضل نوجوان محقق و مدقق حضرت مولانا محمد عرفان طریقتی القادری صاحب کا رسالہ بعنوان ''منگیتر کو دیکھنا کیسا ہے؟'' پڑھنے کو ملا۔ یقین جانئے کہ دل کو سرور اور آنکھوں کو ٹھنڈک ملی۔ اس موضوع پر اردو زبان میں مدلل کتاب پہلی بار نظر سے گزری۔ اگر کسی نے اس موضوع پر لکھا ہے تو محض اتنا کہ جائز ہے یا ناجائز ہے، مگر فاضل نوجوان نے تمام پہلوؤں کا احاطہ کر کے تشنگان علم کیلئے ایک نادر تحفہ عنایت فرمایا۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ فاضل نوجوان کو مزید ہمت اور قلم و تحریر میں مزید وسعت عطا فرمائے۔ ایسے نوجوان فضلاء کی انوکھے موضوعات پر بحث، نہایت اچھا اور بہترین ذریعۂ رسیدِ علم و عمل ہے۔

فقط

(صاحبزادہ) احمد سعید السیفی عرف یار جان

آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف لاہور

19 مئی 2011

تقریظ ......☆

استاذی واستاذ العلماء مشفقی ومشفق الطلباء حضرت علامہ مولانا

مفتی محمد ہاشم صاحب مدرس ومفتی جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مِنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ:

بندہ نے نوخیز عالم مولانا محمد عرفان القادری کی مرتبہ کتاب "منگیتر کو دیکھنا کیسا ہے؟" بالاجمال ملاحظہ کی ہے۔ حسن ترتیب، سلاست وروانگی، سادگی بیان، مضامین کا تنوع، دلکش اسلوب، عمدہ تحقیقی کوشش اور جامعت، مذکورہ کتاب کے ماتھے کا جھومر ہیں۔ ہمارا معاشرہ روز بروز اخلاقی انحطاط اور تنزل کا شکار ہو رہا ہے۔ دین سے دوری، نام نہاد روشن خیالی اور غیر مہذب جدت پسندی نے یہ گل کھلایا ہے کہ اسلامی اقدار اور دینی تعلیمات پر عمل کرنے کو دقیانوسیت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس آلودہ فکری ماحول میں علماء پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ معاشرہ کی اصلاح میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ ہر پہلو اور ہر شعبہ میں امت کی دینی رہنمائی کر کے معاشرہ کو حقیقی فلاحی واسلامی معاشرہ بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، نوجوان عالم دین مولانا محمد عرفان صاحب زید علمہ وعملہ کو جنہوں نے ایک اہم دینی ومعاشرتی مسئلہ پر قلم اٹھایا اور بلاشبہ

موضوع کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کر کے بڑی خوش اسلوبی سے اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تالیف کو اصلاحِ معاشرہ میں مؤثر بنائے اور انکے علم وعمل میں ترقی پیدا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین۔

(مفتی) محمد ہاشم غفرلہ

خادم الافتاء والتدریس جامعہ نعیمیہ لاہور

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

❀......کتاب پر ایک نظر......❀

محب الصوفیاء محبی و مشفقی محترم جناب پروفیسر محمد نواز نوشاہی صاحب

پنجاب یونیورسٹی لاہور

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ بنی نوع انسان کی ہدایت و فلاح کا راز اسلامی تعلیمات میں مضمر ہے۔ آج پوری دنیا میں مسلمانوں کی جو کمزور حالت ہے، اس کی کئی وجوہ ہیں۔ جہالت ان میں وجوہ میں سب سے اہم ہے اور یہ جہالت بھی کئی پہلو رکھتی ہے۔ ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ مسلمان اپنی زندگی کے مقصد کو نہیں جانتے، ان میں سے اکثر سطحی طور پر مسلمان ہیں۔ دین اسلام کی صحیح معلومات بہت کم لوگوں کو ہوتی ہیں۔ مسلمانوں کی بڑی تعداد ابھی تک ناخواندہ ہے۔ معاشرے کی بہتر تہذیب و تربیت کیلئے اوّلین ضرورت اس امر کی ہے کہ زندگی کے ہر پہلو سے متعلق اسلامی تعلیمات نہایت آسان اور مدلل انداز میں ہر مسلمان تک پہنچائی جائیں۔

معاشرے کی اکائی خاندان ہے اور خاندان کی بنیاد ازدواجی زندگی ہے۔ ازدواجی زندگی جتنی پرسکون اور خوشگوار ہوگی اتنا ہی خاندان عمدہ و اعلیٰ ہوگا۔ جب خاندان اسلامی تعلیمات کا اعلیٰ مرقع ہوگا تو معاشرہ خود بخود امن و سلامتی کا گہوارہ بن جائے گا۔ اس لئے اسلام نے ازدواجی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے

کیلئے جامع ہدایات دی ہیں اور عملی نمونے پیش کئے ہیں۔خود نبی کریم ﷺ کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کیلئے کامل نمونہ بنا کر مبعوث فرمایا:

''لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ''

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی مبارک زندگی میں کامل نمونہ موجود ہے۔

رشتۂ ازدواج میں منسلک ہونے سے پہلے مرد وعورت میں ہم آہنگی اور معاشرتی عادات واطوار میں مماثلت ضروری ہے۔منگنی خاندانی مراحل میں سے پہلا مرحلہ ہے،اگر یہ مرحلہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سمجھ داری سے طے کرلیا جائے تو ازدواجی زندگی کے اگلے مراحل نہایت خوشگوار اور کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔

فاضل مؤلف جناب محمد عرفان طریقتی القادری نے اس کتاب میں ان اسلامی قواعد وضوابط کو بڑی شرح وبسط سے بیان کیا ہے جن پر عمل کر کے اس ابتدائی مرحلے کونہایت عمدگی سے طے کیا جاسکتا ہے۔

یہ کتاب ایک مقدمہ اور پندرہ ابواب پر مشتمل ہے۔کتاب کے مقدمہ میں نکاح کی اہمیت ، بیوی تلاش کرنے کے اسلامی احکامات اور شوہر کی مثالی صفات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔نگاہِ انصاف سے دیکھا جائے تو اس کتاب کا مقدمہ ایک الگ کتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔

ابتدائی ابواب میں مخطوبہ (منگیتر) کو دیکھنے کے شرعی جواز کو قرآن

وحدیث کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے۔ چوتھا باب فاضل عزیز کی علمی محنت کا منہ بولتا ثبوت ہے، جس میں مذاہب اربعہ کی کثیر امہات الکتب کے حوالوں کی روشنی میں مسئلۂ زیر بحث کو بیان کیا گیا ہے اور فقہ حنفی کی برتری کو عقلی ونقلی دلائل سے ثابت کیا ہے ۔ پھر فاضل نے رؤیۃ مخطوبہ کے عدم جواز کے قائلین کا ذکر کیا ہے۔ پہلے ان کے دلائل اور پھر ان دلائل کا جواب ایسے فاضلانہ انداز میں دیا ہے کہ ہر قاری پر واضح ہو جاتا ہے کہ جمہور کی رائے درست رائے ہے۔

پانچویں باب میں بیان کیا ہے کہ مرد وعورت کے لئے ایک دوسرے کو دیکھنے کا حکم یکساں ہے۔ چھٹے باب میں مخطوبہ کو دیکھنے کی حدود کا تعین کیا گیا ہے ۔اس مسئلے میں فقہاء مجتہدین کے اقوال درج کرنے کے بعد فاضل مصنف نے جمہور کے قول کو ترجیحاً ثابت کیا ہے کہ مخطوبہ کو مطلقاً دیکھنا جائز ہے۔

ساتویں، آٹھویں باب میں نہایت مفید معلومات فراہم کی گئی ہیں جن کا مطالعہ والدین اور نوجوانوں کے لئے نہایت ضروری ہے کیونکہ ان ابواب میں مخطوبہ کو دیکھنے کی حکمتیں اور فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ ساتھ ساتھ غیر محرم (یعنی منگیتر) کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے کے انقصانات بتائے گئے ہیں۔ ان ہدایات کو مدنظر رکھ کر رشتے کا معاملہ طے کیا جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ زوجین دنیا وآخرت میں کامیاب وکامران ہونگے۔

نواں باب رؤیۃ مخطوبہ کے قواعد وضوابط کے خلاصے پر مشتمل ہے۔ گویا

سابقہ ابواب کی تعلیمات کا عام فہم الفاظ میں نچوڑ ہے۔ کم علم افراد اسے پڑھ کر مسئلے کے بارے میں جامع معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

دسویں باب میں ایک اہم معاشرتی بیماری کی نشاندہی کی گئی ہے اور اس کے خاتمے کی ہدایات دی گئی ہیں کہ منگنی کا معاملہ طے نہ ہونے کی صورت میں خاطب و مخطوبہ (یا ان کے اہل خانہ) ایک دوسرے خلاف کوئی بات نہ کریں۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا بلکہ جس حد تک ممکن ہو، دوسروں کے سامنے ایک دوسرے کے متعلق یا ان کے گھر والوں کے متعلق اچھے کلمات ادا کیئے جائیں۔

گیارھویں باب میں شادی کیلیئے دیکھی جانے والے صفات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ ان صفات سے آگاہی کے جدید طریقوں، ٹیلی فون اور SMS سے متعلق شرعی حکم بتایا گیا ہے۔ بارھویں باب میں منگیتر کو دیکھنے کیلیئے وکیل (قائم مقام) مقرر کرنے اور بدن کی عکسی تصاویر دیکھنے سے متعلق نہایت مفید ہدایات دی گئی ہیں۔

تیرھواں باب بڑا اہم ہے۔ اس باب میں منگنی کرنے کا صحیح طریقہ بتایا گیا ہے۔ میرے خیال میں اس باب میں موجودہ دور میں منگنی کے دوران ہونے والی غیر شرعی رسومات کا تفصیلاً ذکر ہونا چاہئے تھا، شاید طوالت کے خوف سے فاضل مصنف نے صرفِ نظر کیا ہے۔

چودھویں باب، میں ان خواتین کا تذکرہ ہے جن کو نکاح کا پیغام دینا

ممنوع ہے۔اور یہ بھی بڑی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے جس کا اندازہ یہ باب پڑھنے والا ہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔

کتاب کے پندرھویں باب میں فاضل مؤلف نے مکمل کتاب کا خلاصہ اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں کر کے کتاب کی افادیت کو دو چند بنا دیا ہے۔

درحقیقت یہ ایک جامع تحقیقی کتاب ہے۔اپنی ترتیب کے لحاظ سے منفرد حیثیت کی حامل ہے۔فاضل مؤلف نے رؤیۃ مخطوبہ (منگیتر کو دیکھنے) سے متعلق احکام شرعیہ کو شرح وبسط سے بیان کیا ہے اور بعض ایسے مسائل کی تحقیق کی ہے جو عصر حاضر کے اہل علم وفتویٰ کے درمیان موضوعِ بحث بنے ہوئے ہیں اور ان میں اختلافِ رائے بھی پایا جاتا ہے۔

مذاہب اربعہ کے فقہاء مجتہدین کے دلائل اور فقہ حنفی کی دیگر مذاہب پر فوقیت کو جس کمال سے اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے اسے دیکھ کر میری نظر میں یہ کتاب

''جَامِعُ الْفَتَاوٰی فِیْ حُکْمِ رُؤْیَۃِ الْمَخْطُوْبَۃِ''

کا درجہ رکھتی ہے۔امید ہے کہ جو عالم بھی بنظر غائر اس کا مطالعہ کرے گا وہ میرے رائے سے متفق ہوگا۔

یہ کتاب خاص طور پر اہل علم وفتویٰ کیلئے معلومات اور تحقیقی حوالوں کا ایک مفید مجموعہ ہے جو ان شاء اللہ علماء وطلبہ کیلئے نہایت کارآمد ثابت ہوگی۔عامۃ

الناس کیلئے اس کتاب کی افادیت بھی کچھ کم نہیں کیونکہ یہ کتاب نہایت آسان انداز اور عمدہ ترتیب میں لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ہر گھر میں ہونی چاہئے کیونکہ زیر بحث مسئلہ ہر گھر کا مسئلہ ہے جس سے آگاہی ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس محنت کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو مسلمانوں کیلئے نافع اور مؤلف کیلئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

خادم الفقراء

(پروفیسر) محمد نواز نوشاہی

حروف چند......

استاذ العلماء نوجوان مذہبی سکالر شارح ترمذی حضرت علامہ

مولانا صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی

ناظم اعلیٰ جامعہ جیلانیہ رضویہ لاہور کینٹ

زوال پذیر معاشرے کی علامات میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ معاشرہ اپنی تہذیب وتمدن کو یکسر فراموش کر دیتا ہے، اپنی عادات واطوار کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور رسم ورواج قصۂ ماضی بنا ڈالتا ہے۔ ترقی یافتہ اقوام کے طور طریقے اپنانے پر فخر محسوس کرتا ہے وہ اطوار اخلاقی لحاظ سے بھلے کتنے ہی قبیح کیوں نہ ہوں۔ آپ عالم اسلام کے تاریخی اوراق کھنگال کر دیکھیں تو مسلمانوں کے عروج کا جلوہ آپ کی آنکھوں کو خیرہ کر کے رکھ دے گا۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ جب عالم اسلام کی درسگاہوں میں پڑھنا اہل یورپ کیلئے باعث فخر ہوا کرتا تھا اور مسلمانوں کا لباس استعمال کرنا قابل قدر اور عربی زبان سیکھنا وجہِ خوشی وشادمانی ہوا کرتا تھا۔ ایک آج کا دور ہے جو کہ یکسر الٹ چکا ہے۔ آج ہم کیمرج وآکسفورڈ میں پڑھنے کیلئے کوشاں ہیں تو انگریزی لباس استعمال کرنے کیلئے بے چین۔ ہمارے روایتی کھانوں کی جگہ سینڈوچ، چائنیز پیزا اور برگر آ گئے ہیں تو داڑھی کی جگہ فرنچ کٹ یا کلین شیو نے لے لی ہے۔ میں فی الحال جائز وناجائز کی بات نہیں کر رہا بلکہ ایک زوال پذیر اور ترقی یافتہ

معاشرے کی تقابلی تصویر پیش کر رہا ہوں۔

آج کا نوجوان یورپی معاشرہ کی تقلید میں بڑی تیزی سے محوِ سفر ہے۔ اور اس محویت میں وہ حرام و حلال سے یکسر ناواقف ہے۔ اور بعض لوگ تو اس ناواقفیت کو دور کرنے کے چکر میں بھی نہیں پڑتے کہ یہ تو مولویوں کی گھڑی ہوئی باتیں ہیں۔ اور بعض لوگ اس جائز و ناجائز کو جاننے کی کوشش تو کرتے ہیں لیکن ان کا ذہن یہ ہوتا ہے کہ جو ہم چاہتے ہیں وہ جائز ہو اور باقی سب ناجائز۔ بہرحال بہت کم لوگ بچتے ہیں جو شریعت کی اتباع میں زندگی گزارنے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

انہی معاملات میں سے ایک معاملہ منگیتر کے ساتھ تعلق کا ہے۔ اس کی شرعی حدود تو آپ اس کتاب میں پڑھ لیں گے مگر قابلِ افسوس بات یہ ہے کہ ہم بلا تأمل ان غلطیوں کا ارتکاب کر رہے ہیں جن کا شکار یورپی معاشرہ ہے۔ آج ہم Understanding کے نام پر اپنے بیٹے یا بیٹی کو منگیتر کے ساتھ گھومنے کی اجازت دیتے ہیں تو ایسے میں شریعت کی یاد کیوں نہیں آتی؟ ہم اپنا مسلمان ہونا کیوں بھول جاتے ہیں۔ اپنے آپ کو سیکولر کہلانے والوں سے کیا کہنا ہمیں تو گلہ ان سے ہے جو مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی تہذیب و تمدن کو فخر سے بیان کرتے ہیں۔ ہم تو شکوہ کناں ان سے ہیں جو اسلامی معاشرے کی زوال پذیری پر خون کے آنسو روتے ہیں اور بے خبری یا چشم پوشی سے ایسی چیزوں کا ارتکاب کر

بیٹھتے ہیں جو اسلامی تہذیب وتمدن کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہیں۔

علامہ محمد عرفان طریقتی صاحب نے اس اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور تحقیق کے ساتھ قرآن وحدیث اور فقہاء امت کے اقوال سے اس موضوع کی شرعی حیثیت کو بیان کیا ہے۔ طریقتی صاحب ماہنامہ بہار اسلام کے مدیر ہونے کے ساتھ ساتھ اچھے لکھاری ہیں۔ ان کی حالیہ تحریروں سے ان کے مستقبل کا افق بڑا واضح وروشن دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے، انہیں اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کی سوچ، علم اور قلم میں برکتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ النبی الکریم علیہ وسلم ﷺ

(صاحبزادہ) حافظ عرفان اللہ

خادم جامعہ جیلانیہ رضویہ لاہور کینٹ

﴿عرض مؤلف﴾

اللہ رب العزت خالق لم یزل، قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

''وَمِنْ اٰيَاتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذَالِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۔(۱)

یعنی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہی میں سے تمہارے لئے بیویاں بنائیں تا کہ تم ان سے سکون حاصل کرو۔ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت کو رکھ دیا، بے شک اس میں غور وفکر کرنے والی قوم کیلئے نشانیاں ہیں۔

حدیث رسول ﷺ کے الفاظ ہیں۔

''لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابِّيْنَ مِثْلَ النِّكَاحِ''(۲) یعنی نکاح سے بڑھ کر دو اجنبیوں میں محبت پیدا کردینے والا کوئی رشتہ دیکھنے میں نہیں آیا۔

---

(۱)...... القرآن، سورة الروم، آیت:21

(۲)......سنن ابن ماجه، كتاب النكاح حديث نمبر:1847

المستدرك للحاكم، جلد:2، صفحہ:190 حدیث نمبر:2734، بالفاظ ''مثل التزوج''

سنن کبریٰ للبیهقی، جلد:7، صفحه:124، حدیث نمبر:13452

سنن صغریٰ للبیهقی، حدیث نمبر:2347

شکوک وشبہات کی گنجائش ختم ہو جاتی ہے اس جگہ کہ دو اجنبی انسان جب رشتۂ ازدواج میں بندھتے ہیں تو ان کے درمیان محبت والفت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ جو چند لمحے قبل ایک دوسرے سے لاتعلق اور اجنبی ہوتے ہیں حتیٰ کہ ان کا ایک دوسرے کو دیکھنا تک حرام و ناجائز ہوتا ہے، اس بندھن میں بندھتے ہی ایک دوسرے کے دیوانے اور عزتوں کے رکھوالے بن جاتے ہیں۔

دین اسلام ایک فطرتی دین و مذہب ہے جس کا مقصد انسانوں کو پُرسکون زندگی مہیا کر کے شکر کے طور پر خالق کائنات اللہ رب العالمین کے سامنے جھکانا ہے۔ انسان کی زندگی کے جنت یا جہنم ہونے کا ادراک حقیقتاً اس وقت ہوتا ہے جب اس کو رشتۂ ازدواج سے منسلک کر دیا جاتا ہے۔ اگر اس کا شریک حیات اس کا ہم ذہن ہے تو وہ اس کا ہمدم وہمقدم بن کر اس کی زندگی کو جنت آفرین بنا دیتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ ان کے مابین ذہنی ہم آہنگی پیدا نہ ہو سکے تو ان کے گناہوں کی سزا انہیں دنیا میں ہی ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ انسان مرد ہو یا عورت اسے ہم آہنگ شریک زندگی ہی رشک آفریں حیات مہیا کر سکتا ہے۔

اوپر بیان کی گئی آیت کریمہ میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ حقیقتاً زندگی سے لطف اندوز ہونے کیلئے اور سکون پانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کا جوڑا بنایا ہے۔ بیوی، اپنے شوہر سے اور شوہر اپنی بیوی سے سکون اور راحت پاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے مابین محبت ومودت اور رحمت والفت جیسی نعمت کو

رکھا ہے۔

شادی کے بعد محبت والفت، کے دلوں میں گھر کرنے کے اہم ترین امور میں سے ایک یہ ہے کہ جب مرد وعورت ایک دوسرے سے نکاح کرنا چاہیں تو نکاح سے قبل ان کو ایک دوسرے کی مکمل معرفت حاصل ہو اور وہ ایک دوسرے کے خیالات سے واقف ہوں۔ تاکہ نکاح کے بعد ان میں کسی بات پر پیچیدہ اختلافات پیدا نہ ہوسکیں۔ اور ان کی زندگی مکمل طور پر خوشیوں اور راحتوں کی جنت بنی رہے۔

خوشگوار انسانی زندگی کا مدار خوشگوار ازدواجی زندگی ہے۔ ازدواجی زندگی کو دائمی محبت میں ڈبونے اور اس رشتے کو ہمیشہ قائم ودائم رکھنے کیلئے اسلام کی آفاقی تعلیمات پر عمل ناگزیر ہے۔ دین اسلام ہی ہمیں ایسے قواعد وضوابط بتاتا ہے جن کے ذریعے ہم اس رشتے کو پائیدار اور مستحکم کر سکتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو پیغمبرِ اسلام خاتم الانبیاء حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ سے ہمیں ازدواجی زندگی کو دائمی محبت سے لبریز کرنے کے زریں اصول ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہی لے لیں کہ جس عورت سے شادی کرنے کا ارادہ ہو شادی سے قبل اس عورت کو دیکھنا، اس سے گفتگو کرنا وغیرہ تاکہ اس کے طور اطوار، حسن گفتار اور طبیعت ملنسار کا اندازہ ہو سکے۔ اور اگر اس عورت کی عادات وروایات مزاج سے میل کھاتی ہوں تو عقدِ

نکاح کر کے شادی کر لی جائے۔

میں نے اس موضوع کو کیوں منتخب کیا؟:

نکاح یا شادی کوئی جز وقتی معاملہ نہیں، بلکہ تاحیات ایک دوسرے کے سنگ زندگی گزارنے کا ایک مقدس معاہدہ ہوتا ہے۔ جب ہم نے کوئی چیز خریدنی ہوتو ہم اس کے متعلق ہر طرح کا اطمینان کرتے ہیں تاکہ ہمیں کوئی نقصان نہ ہوسکے اور ہماری لائی ہو چیز کثیر مدت تک ہمارے لئے سکون کا سبب بنی رہے۔ آج ہم اگر ایک عام سا موبائل فون خریدنے لگیں تو پہلے اس کا وارنٹی ٹائم پوچھتے ہیں کہ کتنی مدت تک اس کے درست چلنے کی ضمانت دی جاتی ہے اور پھر اس فون کو خریدتے ہیں۔ اور نکاح شادی کا معاملہ تو اس سے کئی گنا زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے کیونکہ اس میں کثیر مدت یا قلیل وقت کا مسئلہ نہیں بلکہ تاحیات سکون وراحت حاصل کرنے کا معاملہ ہوتا ہے۔

ہم جس جگہ بیٹھتے ہیں وہاں روزانہ بیسیوں لوگ اپنے مسائل شیئر (Share) کرنے اور ان کا حل تلاش کرنے کیلئے آتے ہیں۔ میں نے بہت سے لوگوں کو کہتے ہوئے سنا کہ "ہماری بیٹی کو طلاق ہوگئی" "ہماری بہن من پسند شادی کرنا چاہتی ہے" "ہماری بچی نے ہماری پسند کے رشتے سے انکار کر دیا" "ہماری بہو ہم سے لڑتی جھگڑتی ہے" وغیرہ۔ یہ وہ مسائل ہیں جو آج ہر گھر میں کسی نہ کسی صورت میں موجود رہتے ہیں۔ اس کی دیگر وجوہات کے ساتھ ساتھ

اہم ترین وجہ یہ بھی ہے کہ ہم اپنی بہنوں یا بیٹیوں کو ان کی پسند پوچھے بغیر اپنی مرضی سے جہاں چاہتے ہیں بیاہ دیتے ہیں۔ اور وہاں جب لڑکا اور لڑکی کا مزاج نہیں ملتا ان کی عادات وروایات ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں، ان کی سوچ دوسرے کے مخالف ہوتی ہے تو اس کا نتیجہ ''طلاق'' کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

اس بات میں شک تو نہیں کیا جا سکتا ہے کہ والدین ہمیشہ اپنی اولاد کا بھلا چاہتے ہیں مگر والدین کو چاہئے کہ اپنی بچے یا بچی کی شادی کرنے سے قبل اس کی رائے پوچھیں اس کی پسند نہ پسند کو جانیں اس کے ذہن کے مطابق اس کو شریکِ زندگی مہیا کریں کیونکہ زندگی تو بہر حال اسی نے گزارنی ہے۔ جب لڑکا یا لڑکی بالغ ہو جاتی ہے تو اسے اپنی پسند سے جائز طریقے کے ساتھ شادی کرنے کا مکمل حق حاصل ہے جس پر قرآن وسنت کے واضح احکامات کتابوں میں موجود ہیں ۔حتیٰ کہ اگر کسی لڑکی کا نکاح بچپن میں پڑھ دیا جائے تو بلوغت کے بعد اسے حق حاصل ہے کہ اس رشتے سے انکار کر دے۔

ہم اپنی اولاد کیلئے اس وقت تک خوشیاں نہیں خرید سکتے جب تک ہم اسلام کے سنہری اصولوں پر کاربند نہ ہو جائیں اور انہی اصولوں کی بنیاد پر اپنی اولاد کی شادی بیاہ کا اہتمام نہ کریں۔ اس کے بارے میں شریعت اسلام اجازت دیتی ہے کہ جب کسی لڑکے یا لڑکی کی شادی کرنی ہو تو اسے اس کا منگیتر دکھایا جائے اور ان کی آپس میں گفتگو کرائی جائے (اور یہ ملاقات تنہائی میں نہ ہو) اگر

ان کی طبیعت ایک دوسرے سے ملے تو شادی کردی جائے اور اگر خدانخواستہ ایسا نہ ہو تو کسی دوسری جگہ بر تلاش کیا جائے۔

ہمارے معاشرے میں لوگ اس مسئلہ میں افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ کچھ لوگوں نے تو لڑکے لڑکی (منگیتروں) کو اس قدر چھوٹ دے رکھی ہے کہ ان کے باہم ملنے جلنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ وہ اکٹھے کھاتے پیتے ہیں، سیر کو جاتے ہیں، خوش گپیاں لگاتے ہیں اور بالآخر شیطان کی آشیر باد سے حدودِ شرم و حیا کو روندتے ہوئے ''حرامستان'' میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری جانب لوگوں نے لڑکے اور لڑکی کو بالکل بے اختیار اور مجبورِ محض بنا رکھا ہے کہ جس جگہ والدین نے رشتہ طے کر دیا وہیں نکاح کرنا ان پر واجب سمجھا جاتا ہے۔ اگر کسی نے زبانِ انکار کھولی تو گویا خاندانی رسوم و رواج اور بے بنیاد روایات کو داؤ پر لگا دیا۔ اس کیلئے گھر کے تو کیا دل تک کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں، حتیٰ کہنے والے یہ کہنے سے بھی نہیں چوکتے کہ

''تم ہماری اولاد ہی نہیں ہو''

المختصر یہ کہ دونوں باتیں اسلامی تعلیمات اور انسانی اقدار کے خلاف ہیں۔ اسلام نہ تو مرد و عورت کو اس قدر آزادی دیتا ہے کہ وہ کھلے بندوں دعوتِ گناہ دیتے پھریں اور نہ اس قدر مجبور کرتا ہے کہ جہاں چاہیں بغیر سوچے سمجھے باندھ دیں۔ بلکہ اسلام نے مرد و عورت کو اختیار دیا ہے کہ اگر کسی سے نکاح کرنے کا

ارادہ ہوتو نکاح سے قبل وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھیں، پسند کریں، اگر ذہنیت ملے اور دل میں محبت پیدا ہو اور باہم زندگی گزارنا آسان محسوس ہو تو نکاح کر لیں ورنہ احترام کے ساتھ رستے جدا کر لئے جائیں۔

اس وقت دنیا میں دن بدن بڑھتے ہوئے طلاق کے مسائل اور گھروں میں ہونے والی دھینگا مستیوں، لڑائی جھگڑوں اور غیرت کے نام پر کئے جانے والے قتلوں کو دیکھتے ہوئے میں نے اس موضوع کو ترتیب دینے کا فیصلہ کیا تا کہ لوگ اس مسئلہ میں اسلامی نقطۂ نظر کو سمجھ سکیں اور مجھے یقین ہے کہ اگر ان قواعد و ضوابط کے مطابق شادیاں ہونے لگیں جن کو اسلام نے پیش کیا ہے تو مذکورہ برائیاں بالکل نہیں تو آدھے سے زیادہ ضرور ختم ہو جائیں گی۔

اس موضوع پر تحقیق کرتے ہوئے مجھے چند ایسی کتب عربی زبان میں جن کا موضوع سخن یہی مسئلہ تھا مگر وہ بہت مختصر تھیں اور ان کے ذریعے تشنگی نہیں بجھائی جاسکتی تھی۔ تو میں نے ان کتابوں سے راہنمائی لیتے ہوئے مزید مواد اکٹھا کرنے کی کوشش کی اور اس کا نتیجہ اس وقت آپ کے سامنے ہے۔

اس کتاب کو تصنیف کرتے ہوئے جن کتابوں سے میں نے بالواسطہ یا بلا واسطہ استفادہ کیا ہے ان کی فہرست کتاب کے آخری صفحات پر موجود ہے۔ ساتھ اس مکتبے یا مطبع کا نام دے دیا ہے جہاں سے وہ پرنٹ ہوئی ہے تا کہ حوالہ تلاش کرنے میں آسانی ہو سکے۔

مجھے اپنی کم علمی کا اعتراف ہے لہذا اس مسئلہ پر ہر کسی کو دلائل کی روشنی میں اختلاف کا حق حاصل ہے۔اس کتاب میں اگر کوئی دل لگتی بات ملے تو بلاشک وریب وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول حضرت سیدنا محمد ﷺ کی ہی طرف سے ہے اور اگر کوئی خطا یا غلطی ہے تو بلا تردد وہ اس فقیر کا کارنامہ سمجھا جائے۔اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہِ مقدس سے پروانۂ قبولیت بخشے اور میرے لئے میرے والدین، اساتذہ، شیوخ، دوست واحباب اور تمام امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے نجاتِ اخروی کا سبب بنائے۔آمین

الفقیر الی اللہ عبد ذی المنن

محمد عرفان طریقتی القادری

مدیر ماہنامہ بہار اسلام لاہور

☆☆☆☆☆☆

مقدمۂ مؤلف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ وَاُصَلِّیْ وَاُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ اِمَامِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَمَلْجَانَا وَمَاوٰنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

موجودہ زمانہ میں ازدواجی زندگی میں خوشی ایک مسئلہ بن کر رہ گئی ہے۔ لڑائی، جھگڑے، شک وشبہ اور آپس کے اختلافات روزانہ کا معمول بن گئے ہیں۔ اگر حساب لگایا جائے تو کم از کم نوے فیصد لوگ غیر مطمئن نظر آئیں گے۔ اور عجب نہیں کہ ہمارے ملک میں بھی اور ملکوں کی طرح طلاقوں کی شرح روز بروز بڑھتی چلی جائے۔ ایسا کیوں ہے؟ کیوں نہ ہم ایک دوسرے کو قصور وار ٹھہرانے کی بجائے زندگی کے اس اہم پہلو پر اچھی طرح غور کریں اور دیکھیں کہ اس کی اہم وجہ کیا ہے؟ اور یہ کیسے دور کی جا سکتی ہے۔

آج کل غیر شادی شدہ زندگی بسر کرنے کے موافقین کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے حالانکہ یہ بالکل ہی بے بنیاد بات ہے۔ ازدواجی زندگی کی خرابیوں کو

دور کرنے کا علاج یہ نہیں ہے کہ سرے سے شادی ہی نہ کی جائے۔ دور بھاگنے سے اس کے مسئلے حل نہیں ہونگے۔ اس کا واحد حل اسلامی نظامِ زندگانی کے اصولوں کو اپنانا ہے۔ اسلام نے اس ضمن میں بھی ہمیں محروم نہیں کیا بلکہ ایسے قواعد وضوابط کا ایک حسین گلدستہ پیش کیا ہے جسے زندگی کے گلبن میں سجانے سے خوشگواریت کی ماندی ماندی خوشبوئیں زندگی کو معطر بنا سکتی ہے۔ اپنے شریک حیات کو چننے کیلئے اسلام کے پیش کردہ اصولوں پر ایک نظر ڈالئے۔

اسلام میں شادی کی اہمیت:

انسان میں فطری طور پر جنسی میلان موجود ہے۔ اس کے چند ایک شواہد ملاحظہ فرماتے چلیں۔ فرمانِ خداوندی ہے:

"هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا (۱)"

وہ ذات جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس سے اس کی بیوی بنائی تاکہ وہ اس سے (فطری) سکون حاصل کرے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر فرمانِ خداوندی ہے:

"رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ (۲)"

(۱)......القرآن، سورة الاعراف، آیت نمبر: 189

(۲)...... القرآن، سورة البقرة، آیت نمبر: 286

اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔

شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اس آیت کریمہ میں جس کمزوری کا ذکر کیا گیا ہے، بعض مفسرین کے مطابق اس سے قوتِ شہوانی (جنسی میلان) مراد ہے۔(۳)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''اِعْلَمْ اَنَّ شَهْوَةَ الْفَرْجِ اَعْظَمُ الشَّهَوَاتِ وَاَرْهَقُهَا لِلْقَلْبِ، مُوْقِعَةٌ فِيْ مَهَالِكَ كَثِيْرَةٍ (۴)''

واضح ہو! کہ جنسی میلان کی خواہش، سب خواہشات سے زیادہ قوی ہوتی ہے۔

اس کا زیادہ غلبہ دل پر ہوتا ہے جو انسان کو بڑی بڑی ہلاکتوں میں ڈال دیتی ہے۔

انسان میں پائے جانے والے جنسی میلان سے انکار نہیں کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس سے نظریں چرائی جا سکتی ہیں۔ انسان (مرد و عورت) میں جنسی میلان اس قدر پایا جاتا ہے کہ:

اگر مرد و عورت کو پیدا کر کے مرد کے جسم کا کچھ حصہ مغرب میں اور عورت کے جسم کا کچھ حصہ مشرق میں رکھ دیا جاتا تو ان جسموں میں جنسی میلان کی اتنی کشش رکھی گئی ہے کہ وہ سرکتے سرکتے آخر ایک دوسرے سے مل جاتے۔(۵)

---

(۳)...... عوارف المعارف اردو، للشیخ سہروردی، صفحہ:327

(٤)......حجة الله البالغة، جلد:2،صفحہ:192

(٥)......مدخل الشرع، جلد: 1،صفحہ:245

یہ حقیقت تو عیاں ہو چکی کہ انسان میں جنسی جذبہ آخری حدوں تک موجود ہے مگر اس تمہید کا مقصد یہ ہے کہ انسان میں پائے جانے والے جنسی جذبے کی تسکین کس طور کی جا سکتی ہے۔ طب جدید کی تحقیق کے مطابق جنسی جذبہ ایک بنیادی جذبہ ہے جو شاید ذاتی حفاظت کے جذبے سے بھی زیادہ بنیادی اور قوی ہے...... اسے دبانے کی کوشش اسے برگشتہ اور ٹیڑھا کر دیتی ہے، مگر جڑ سے نہیں اکھیڑ سکتی۔ اس گھمبیر مسئلے کے حل میں بھی ہمارے مذہب نے ہمیں مایوس نہیں کیا اور ہماری صحیح سمت راہنمائی فرمائی ہے۔ دین اسلام کے مطابق جب کوئی مرد یا عورت بالغ ہو جاتی ہے تو جہاں تک جلد ممکن ہو سکے ان کا نکاح کر دینا چاہئے۔ تا کہ وہ اس جذبے کا غیر فطری طریقوں سے اظہار کر کے دائمی بدبختی کی دلدل میں گرنے سے محفوظ رہیں۔

غیر شادی شدہ مردوں اور عورتوں کا نکاح کر دینے کے متعلق اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

"وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ (٦)"

اپنے بے نکاح مردوں اور عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے باصلاحیت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی۔

(٦)......القرآن، سورۃ النور، آیت نمبر: 132

اسی طرح احادیث مقدسہ میں رسول اسلام حضرت سیدنا محمد ﷺ نے بھی نکاح کی ترغیب دلائی ہے۔اور نہ صرف نکاح کرنے کا حکم ارشاد فرمایا بلکہ اس پر دین و دنیا کی بھلائی کا مژدہ بھی ارشاد فرمایا۔آیئے چند احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ" (۷)

(۷)......سنن النسائی ، جلد:6،صفحہ:57-56
صحیح بخاری مع فتح الباری ، جلد:9،صفحہ:106
صحیح مسلم مع شرحہ النووی ، جلد:9،صفحہ:172
سنن ابی داؤد مع شرحہ عون المعبود ، جلد:6،صفحہ:41-39
جامع الترمذی مع شرحہ تحفۃ الاحوذی ، جلد: 4،صفحہ:199
سنن ابن ماجہ ،جلد:1،صفحہ:567-566
سنن الدارمی ، جلد:2،صفحہ:57
مسند امام احمد ، جلد:1،صفحہ:432-425-424
المصنف لعبد الرزاق، حدیث نمبر:10380
المصنف لابن ابی شیبہ ،جلد:6،صفحہ:8حدیث نمبر:16142
المعجم الکبیر للطبرانی ، جلد:10،حدیث نمبر:10168 =

اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو نکاح کی قوت رکھتا ہو اسے شادی کرلینی چاہئے کیونکہ یہ آنکھوں کو نیچا رکھنے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے میں زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ اور جو نکاح کی قوت نہ رکھتا ہو، اس پر روزے رکھنے ضروری ہیں کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو کم کرنے کا ذریعہ ہے۔

حضرت عبید بن سعد، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِیْ فَلْیَسْتَنَّ بِسُنَّتِیْ وَمِنْ سُنَّتِی النِّکَاحُ (۸)"

جو میرے طریقے سے محبت رکھتا ہے اسے میری سنت پر چلنا چاہئے اور نکاح کرنا میری سنت میں سے ہے۔

حضرت ابونجیح، نبی کریم ﷺ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

= سنن بیہقی، جلد:7، صفحہ:122، حدیث نمبر:13446

شرح السنة للبغوی، جلد:9، صفحہ:3، حدیث نمبر:2236

سنن کبریٰ للنسائی، جلد:5، صفحہ:149

تاریخ بغداد للخطیب، جلد:3، صفحہ:156

المنتقی لابن جارود مع غوث المکدور، جلد:3، صفحہ:15

(۸)......مجمع الزوائد، جلد:4، صفحہ:462

مسند ابی یعلی موصلی، حدیث نمبر:2748

سنن بیہقی، کتاب النکاح، جلد:7، صفحہ:124

''مَنْ کَانَ مُوْسِرًا لِاَنْ یَّنْکِحَ وَلَمْ یَنْکِحْ فَلَیْسَ مِنَّا (۹)''

جسے نکاح کرنے کی طاقت میسر ہو اور وہ پھر بھی نکاح نہ کرے وہ ہمارے طریقہ پرنہیں ہے۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ: اَلْحَیَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاکُ وَالنِّکَاحُ (۱۰)''

چار چیزیں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسولوں کی سنت ہیں۔(۱)......حیاء (۲)......خوشبو لگانا (۳)......مسواک کرنا (۳)......نکاح

نکاح، کثرتِ رزق کا ضامن اور دین و دنیا کی بھلائی کا وسیلہ ہے:

خالق لم یزل ارشاد فرماتا ہے:

---

(۹)......مجمع الزوائد، جلد:4، صفحہ:462

المعجم الکبیر للطبرانی ؛ جلد:22، صفحہ:366

المعجم الاوسط للطبرانی ، حدیث نمبر:993

سنن بیھقی، کتاب النکاح، جلد:7، صفحہ:125

(۱۰)......سنن الترمذی، کتاب النکاح ، الباب الاول، حدیث نمبر:1080

شرح السنة للبغوی ، جلد:9، صفحہ:5

تلخیص الحبیر جلد:1، صفحہ:66

''وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔(۱۱)''

اپنے بے نکاح مردوں اور عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے باصلاحیت غلاموں اور لونڈیوں کا بھی ، اگر وہ فقیر ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی (مالدار) کر دے گا اور اللہ تعالیٰ وسعت والا بہت جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ شیرازی فرماتے ہیں۔

''يَعْنِيْ لَا يَمْنَعُكُمْ فَقْرُ الْخَاطِبِ اَوِ الْمَخْطُوْبَةِ مِنَ الْمُنَاكَحَةِ فَقَالَ تَعَالٰى اِنْ خِفْتُمْ عِيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اِنْ شَآءَ (۱۲)''

یعنی تمہیں شادی کرنے والے مرد یا عورت کی تنگدستی ان کی شادی سے روک نہ دے (کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اگر تمہیں تنگدستی کا خوف ہے تو اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا تو تم کو اپنے فضل سے مالدار کر دے گا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

''اَطِيْعُوْا مَا اَمَرَكُمْ بِهٖ مِنَ النِّكَاحِ يَنْجِزْ لَكُمْ مَّا وَعَدَكُمْ مِّنَ الْغِنٰى (۱۳)''

اللہ تعالیٰ نے جو نکاح کا حکم فرمایا ہے اس کی پیروی کرو، تو اللہ تعالیٰ نے

(۱۱)...... القرآن الکریم ، سورۃ النور، آیت نمبر:132

(۱۲)...... جامع البیان فی تفسیر القرآن ، جلد:3،صفحہ:120

(۱۳)......المرجع السابق

جو مالدار کر دینے کا وعدہ فرمایا ہے وہ جلد پورا فرمائے گا۔

علامہ طبری فرماتے ہیں۔

''اِنْ یَّکُنْ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ تُنْکِحُوْنَھُمْ مِنْ اَیَامٰی رِجَالِکُمْ وَنِسَآءِکُمْ وَعَبِیْدِکُمْ وَاِمَاءِکُمْ اَھْلُ فَاقَۃٍ وَّ فَقْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یُغْنِیْھِمْ مِّنْ فَضْلِہٖ فَلَا یَمْنَعُکُمْ فَقْرُھُمْ مِنْ اِنْکَاحِھِمْ (۱۴)''

اپنے جن غیر شادی شدہ مردوں، عورتوں، غلاموں یا لونڈیاں کا تم نے نکاح کرنا ہے، اگر وہ فقر و فاقہ کی زندگی بسر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ (نکاح کے سبب) ان کو مالدار کر دیگا لہذا تمہیں ان کے فقر کی وجہ سے نکاح ترک نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

''اِلْتَمِسُوْا الْغِنٰی فِیْ النِّکَاحِ (۱۵)''

نکاح میں مالداری (رزق) تلاش کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۱۴)......جامع البیان فی تاویل آی القرآن (تفسیر طبری)، جلد:17، صفحہ:274

(۱۵) تفسیر طبری، جلد:17، صفحہ:275

الدر المنثور للسیوطی، جلد:11، صفحہ:42

''مَنْ تَزَوَّجَ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَاحْتِسَابًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعِيْنَهُ وَاَنْ يُّبَارِكَ لَهُ (۱٦)''

جو اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہوئے ثواب کی نیت سے شادی کرے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کی (ہر طرح سے) مدد کرے اور اسے شادی میں برکت عطا فرمائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى عَوْنُهُمْ : اَلْمُكَاتِبُ يُرِيْدُ الْاَدَآءَ وَ النَّاكِحُ يَبْغِي الْعَفَافَ وَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (۱۷)''

---

(۱٦)......مجمع الزوائد معه بغية الرائد، جلد:4، صفحه:472
المعجم الصغير للطبراني، حديث نمبر:737

(۱۷)......سنن النسائی، جلد:6، صفحه:61
سنن الترمذی معه تحفة الاحوذی، جلد:5، صفحه:296
سنن ابن ماجه، جلد:2، صفحه:105
المصنف لعبد الرزاق، جلد:5، صفحه:259
مسند احمد، جلد:2، صفحه:251
المستدرك للحاكم، جلد:2، صفحه:190
حلية الاولياء لابی نعيم، جلد:8، صفحه:388
شرح السنة للبغوی، جلد:9، صفحه:7

تین شخص ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر حق ہے۔

(۱)......مکاتب غلام جو اپنی رقم کو ادا کرنا چاہتا ہے۔

(۲)......عفت و پاکدامنی کی نیت سے شادی کرنے والا۔

(۳)......اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّلْقِیَ اللّٰہَ طَاھِرًا مُطَھَّرًا فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ'' (۱۸)

جو شخص اللہ تعالیٰ سے پاک صاف ہو کر ملنا چاہے اسے باکباز عورتوں سے شادی کر لینی چاہیے۔

ان کے علاوہ بھی متعدد احادیث ہیں جن میں مسلمانوں کو نکاح کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اور اپنے جنسی جذبات کے فطری اظہار کیلئے نکاح جیسی نعمت تفویض فرمائی۔ شادی کے ذریعے فحاشی و عریانی اور بے راہروی کے طوفان کے سامنے بند باندھا جاتا ہے۔ نکاح ہی ہے جو انسان کو جنسی جذبات بے غیر اخلاقی اور غیر فطری اظہار سے منع کرتے ہوئے، صحیح میں راہنمائی کرتا ہے۔

نکاح کی وجہ سے جہاں جنسی سکون و اطمینان مہیا ہوتا ہے وہاں اس کے ذریعے روحانی فیوض و برکات میں بھی اضافہ اور زیادتی پیدا ہوتی ہے۔ اور کے بر عکس غیر شادی شدہ آدمی کی عبادت میں لطف اور روحانی تسکین ختم ہوتی چلی جاتی

(۱۸)...... مشکوٰۃ المصابیح، جلد:2، صفحہ:930، حدیث نمبر:3094

ہے۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں:

اگرچہ ہم بزرگی کے اعلیٰ مقام پر ہی کیوں نہ فائز ہوں لیکن تجرد (کنواری زندگی) ہرگز اختیار نہ کریں۔ کیونکہ جو شادی نہیں کرتا، اس کی عبادت بالکل ناقص ہوتی ہے...... بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ نماز بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں اور ان کی خفتہ خیزش بھی بیدار ہوتی ہے۔(۱۹)

اسی طرح حضرت شیخ الشیوخ تاجدارِ سہروردیہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تجرد کی حالت (غیر شادی شدہ زندگی) میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جنسی جذبات کی آگ علم کے نور کو جلا دیتی ہے۔(۲۰)

بیوی تلاش کرنے میں اسلامی احکامات:

فرمانِ خداوندی ہے۔

''هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا(۲۱)''

(۱۹)......عہود محمدیہ، صفحہ:134

(۲۰)......عوارف المعارف اردو

(۲۱)......القرآن، سورۃ الاعراف، آیت نمبر:189

وہ ذات جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس سے اس کی بیوی بنائی تا کہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔

آیت کریمہ واضح طور پر بتا رہی ہے کہ بیوی آدمی کیلئے سکون کا باعث ہوتی ہے۔ لیکن جب لوگ بیوی تلاش کرنے میں غلط رخ اختیار کرتے ہیں تو یہ سکون کا سبب بنے والی ہستی ان کیلئے دوزخ کے عذاب کی جھلک بن جاتی ہے۔

ہمارے پیارے رسول کریم ﷺ نے بھی ازدواجی زندگی کی بہتری کی طرف توجہ کرواتے ہوئے اپنی امت کو اچھی صفات وعادات کی حامل خواتین سے شادی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا کیونکہ شادی کے ذریعے ایک پورے خاندان کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور شادی ہی کے ذریعے اولاد جیسی نعمت کا حصول ہوتا ہے جس کی اچھی تربیت انسان کو دنیا و آخرت کی آسودگی مہیا کرتی ہے۔ اور اولاد کی بہترین تربیت کیلئے ایک سلیقہ شعار دیندار خاتون سے ہی شادی سودمند ہوسکتی ہے۔

آج لوگ رشتہ تلاش کرتے وقت، مال و دولت، حسن و جمال، خاندانی حسب نسب اور عزت وتکریم والی خاتون کو فوقیت دیتے ہیں مگر کبھی کسی نے یہ نہیں دیکھا کہ جس لڑکی سے رشتہ طے کیا جارہا ہے، وہ شرعی پردہ بھی کرتی ہے یا نہیں؟ صوم صلوٰۃ کی پابند بھی ہے یا نہیں، والدین کی فرمانبردار بھی ہے یا نہیں؟۔ ہر چند کہ مال و دولت، حسن و جمال وغیرہ صفات بھی کچھ نہ کچھ اہمیت رکھتی ہے مگر انہیں بنیاد بنا کر کسی سے شادی کرنا ممنوع ہے اور اگر کوئی آدمی دینداری کی بنیاد پر کسی سے

نکاح کرتا ہے تو خالق کائنات اسے دیگر چیزوں سے بے نیاز کردیتا ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہے:

"مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَۃً لِعِزِّھَا لَمْ یَزِدْہُ اللّٰہُ اِلَّا ذِلًّا وَمَنْ تَزَوَّجَھَا لِمَالِھَا لَمْ یَزِدْہُ اللّٰہُ اِلَّا فَقْرًا وَمَنْ تَزَوَّجَھَا لِحُسْنِھَا لَمْ یَزِدْہُ اللّٰہُ اِلَّا دِنَاءَۃً وَمَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَۃً لَمْ یُرِدْ بِھَا اِلَّا اَنْ یَّغُضَّ بَصَرَہٗ وَیُحَصِّنَ فَرْجَہٗ اَوْ یَصِلَ رَحْمَہٗ بَارَکَ اللّٰہُ لَہٗ فِیْھَا وَبَارَکَ لَھَا فِیْہِ (۲۲)"

جو شخص کسی عورت سے اس کی عزت کی وجہ سے شادی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس آدمی کو ذلت دے گا اور جو کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے شادی کرے گا تو اللہ تعالی اس آدمی کو غربت میں مبتلا کردے گا اور جو کسی سے عورت سے اس کے حسن کی وجہ سے شادی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کردے گا اور جو کسی عورت سے صرف اس وجہ شادی کرے کہ اپنی نظر کی حفاظت کر سکے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر سکے یا صلہ رحمی کیلئے کسی عورت سے شادی کرلے تو اللہ تعالیٰ دونوں میاں بیوی کو برکت عطا فرمائے گا۔

یعنی اگر کوئی آدمی مال و دولت یا حسن و جمال کی بجائے خود کو گناہوں سے بچانے کیلئے کسی خاتون سے شادی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت بھی دے

(۲۲)......مجمع الزوائد مع بغیۃ الرائد ، جلد:4،صفحہ:467

المعجم الاوسط للطبرانی ، حدیث نمبر:2527

دیتا ہے اور مال و دولت بھی۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تَزَوَّجُوا النِّسَاءَ يَأْتِينَكُمْ بِالْأَمْوَالِ (۲۳)"

عورتوں سے شادی کرو وہ تمہارا مال بڑھانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔

کسی عورت سے شادی کرنے میں جن صفات کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے،

ان میں سے چند صفات حسب ذیل ہیں۔

پہلی صفت، دینداری:

جس خاتون سے شادی کی جائے اس کو دیندار ہونا چاہئے۔ امانت داری،

کتاب اللہ کی حافظہ ہونا اور اسکے شرعی احکام کی عالمہ ہونا بھی اسی میں شامل ہے۔

"تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ

بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ (۲۴)"

(۲۳)......مجمع الزوائد مع بغية الرائد، جلد:4،صفحہ:469 حديث نمبر:7330

مسند البزاز ،حديث نمبر:1402

(۲٤)......سنن النسائی ، جلد:6،صفحہ:68

صحيح للبخاری معه فتح الباری ،جلد:9،صفحہ:132

صحيح للمسلم مع النووی،جلد:10،صفحہ:51

سنن ابی داؤد مع عون المعبود ، جلد:2،صفحہ:42

سنن ابن ماجه ، جلد:1،صفحہ:572 =

کسی خاتون سے چار چیزوں کی بنا پر شادی کی جاتی ہے۔

(۱)......اس کے مال کی وجہ سے

(۲)......اس کے خاندان کی وجہ سے

(۳)......اس کی خوبصورتی کی وجہ سے

(۴)......اور اس کی دینداری کی وجہ سے۔

(پھر فرمایا) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دینداری کو فوقیت دو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِنَّ الدُّنْیَا کُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ (۲۵)''

= سنن الدارمی ، جلد:2،صفحه:58

مسند احمد ،جلد:2،صفحه:428

سنن الدار قطنی ،جلد:3،صفحه:231

حلية الاولياء لابی نعيم ،جلد:8،صفحه:383

شرح السنة للبغوی ، جلد:9،صفحه:8-7

(۲۵)......صحيح للمسلم مع النووی، جلد:10،صفحه:56

سنن النسائی ،جلد:6،صفحه:69

سنن ابن ماجه ، جلد:1،صفحه:571

مسند احمد ، جلد:2،صفحه:166 =

دنیا ساری کی ساری فائدہ ہے اور دنیا کا بہترین فائدہ نیک بیوی ہے۔

دوسری صفت، کنواری ہونا:

شادی کے لئے عورت کی دوسری صفت کنواری ہونا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کنواری لڑکی سے شادی کرنے کو پسند فرمایا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"سَأَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ بِمَنْ؟ قُلْتُ بِفُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانٍ بِأَيِّمٍ كَانَتْ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ﴿فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ﴾ (۲۶)"

= السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:7، صفحہ:128

شرح السنۃ للبغوی، جلد:9، صفحہ:11

السنن الصغریٰ للبیہقی، حدیث نمبر:2350

(۲۶)......صحیح للبخاری مع فتح، جلد:9، صفحہ:121

صحیح للمسلم مع النووی، جلد:10، صفحہ:56

سنن ابی داؤد مع عون المعبود، جلد:6، صفحہ:43

سنن النسائی، جلد:6، صفحہ:61

سنن الترمذی مع تحفہ، جلد:4، صفحہ:225-224

سنن ابن ماجہ، جلد:1، صفحہ:573

سنن الدارمی، جلد:2، صفحہ:70

مسند احمد، جلد:3، صفحہ:221 =

مجھے رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے شادی کر لی ہے، میں نے عرض جی ہاں! فرمایا، کس سے؟ میں نے عرض کیا فلاں کی بیٹی سے، وہ مدینہ میں غیر شادی شدہ تھی (بیوہ تھی) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ایسا کیوں نہ کیا کہ کسی کنواری لڑکی سے شادی کرتے، تم اس سے کھیلتے وہ تم سے کھیلتی اور تم اس کو ہنساتے وہ تم کو ہنساتی۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ (۲۷)"

تمہیں کنواری لڑکیوں سے شادی کرنی چاہیئے کیونکہ وہ میٹھی زبان والی، زیادہ اولاد والی اور آسانی سے راضی ہو جانے والی ہوتی ہیں۔

ان روایات میں کنواری لڑکی سے شادی کرنے کا استحباب ہے۔ لہذا اگر کوئی کسی بیوہ یا مطلقہ سے شادی کرتا ہے تو ناجائز یا حرام نہیں بلکہ وہ بھی درست ہے۔ جیسا کہ حضرت جابر والی حدیث (جو اوپر گزری ہے) میں ہے کہ جب

= مسند حمیدی، جلد:2، صفحہ:514

سنن بیهقی، جلد:7، صفحہ:129

شرح السنة للبغوی، جلد:9، صفحہ:15-14

(۲۷)......السنن الکبریٰ للبیهقی، جلد:7، صفحہ:129

شرح السنة للبغوی، جلد:9، صفحہ:15

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کنواری سے شادی کیوں نہیں کی تو حضرت جابر نے عرض کیا:

"كُنَّ عِنْدِيْ نِسْوَةٌ خَرِقٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اٰتِيَهُنَّ بِامْرَأَةٍ خَرْقَاءَ مِثْلِهِنَّ (٢٨)"

یا رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں میری جوان بہنیں ہیں اس لئے مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں ان کے پاس انہی جیسی جوان عورت کو بیاہ لاؤں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں مبارک باد دی اور دونوں میاں بیوی کیلئے برکت کی دعا فرمائی۔

اس حدیث پاک سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی بیوہ یا مطلقہ سے شادی کرتا ہے تو بالکل جائز ہے اور درست ہے۔

تیسری صفت:

تیسری صفت یہ ہے کہ وہ زیادہ بچے جننے والی ہو، اور اس کا اندازہ اس کی والدہ یا شادی شدہ بہن کو دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمْ (٢٩)"

---

(٢٨)......اس کی تخریج گزر چکی ہے۔ دیکھئے حاشیہ ٢٦

(٢٩)...... سنن النسائی، جلد:6، صفحہ:65-66 =

محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی سے شادی کرو کیونکہ میں (قیامت کے روز) تمہاری (کثرت کی) وجہ سے (دیگر امتوں پر) فخر کروں گا۔

چوتھی صفت:

اہم صفات میں سے چوتھی صفت یہ ہے کہ وہ خاتون فرمانبردار اور باہمت ہو اور اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے والدین، بھائی بہن اور اساتذہ وغیرہ کی کتنی فرماں بردار ہے۔ اگر وہ ان کی فرماں بردار ہے تو یقیناً اپنے شوہر نامدار کی خدمت گزار بھی ضرور ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، کونسی عورت اچھی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اَلَّتِی تَسُرُّہٗ اِذَا نَظَرَ اِلَیْھَا وَتُطِیْعُہٗ اِذَا اَمَرَھَا وَلَا تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِھَا وَ لَا مَالِھَا (۳۰)"

= سنن ابی داؤد مع عون المعبود، جلد:6، صفحہ:47
سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، حدیث نمبر:1846
مسند احمد، جلد:3، صفحہ:158
الصحیح لا بن حبان، حدیث نمبر:1229
السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:9 صفحہ:131
حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، جلد:3، صفحہ:62-61
شرح السنۃ للبغوی، جلد:9، صفحہ:16
(۳۰)......السنن الکبریٰ للبیہقی، جلد:7، صفحہ:131
السنن الکبریٰ للنسائی، جلد:5، صفحہ:161

جس کو شوہر دیکھے تو اسے اچھی لگے، اگر حکم دے تو فرمانبرداری کرے اور اپنی جان و مال میں شوہر کی مخالفت نہ کرے۔

پانچویں صفت:

پانچویں صفت اس کا امانت دار اور عفت مآب ہونا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ثَلَاثَةٌ مِّنَ السَّعَادَةِ وَثَلَاثَةٌ مِّنَ الشِّقَاءِ فَمِنَ السَّعَادَةِ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ تَرَاهَا فَتُعْجِبُكَ وَتُغِيبُ عَنْهَا فَتَأْمَنُهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَمَالِكَ ......(۳۱)''

تین چیزیں سعادت میں سے ہیں اور تین چیزیں بدبختی میں سے ہیں۔ سعادت والی چیزوں میں سے ایک نیک عورت ہے، کہ جب تو اسے دیکھے تو تجھے اچھی لگے اور جب تو (اسے گھر میں چھوڑ کر) کہیں چلا جائے تو وہ اپنی (عزت اور جان کی) حفاظت کرے اور تیرے مال کی بھی محافظ رہے۔

ان صفات کے علاوہ اپنے ماحول اور خاندان کے حوالے سے دیگر صفات بھی زیرِ نظر رکھی جا سکتی ہے مگر مذکورہ صفات کو فوقیت دی جائے تو زندگی کے خوشگوار اور پرسکون ہونے کی ضمانت دین اسلام دیتا ہے۔

---

(۳۱)......المستدرك للحاكم، جلد:2،صفحه:192

شوہر کی صفات:

جس طرح لڑکی تلاش کرنے میں اس کی عادات وصفات پر نظر کی جاتی ہے اسی طرح لڑکے کے طور اطوار کا جاننا بھی اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارے مذہب نے اس ضمن میں بھی ہمیں مایوس نہیں کیا، بلکہ ایسی صفات بیان کی ہیں جن کی رعایت کرنے سے مثالی شوہر کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔

اس ضمن میں مختصر اور جامع فرمان ہمارے پیارے محبوب حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اِذَا جَآءَ کُمْ مَّنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَہٗ وَخُلُقَہٗ فَاَنْکِحُوْاہٗ، اِلَّا تَفْعَلُوْا تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ (۳۲)''

جب تمہارے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جس کی دینداری اور اخلاق حسنہ سے تم راضی ہو، تو ان سے (اپنی بیٹیوں کا) نکاح کر دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو دنیا میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہو جائے گا۔

اس حدیث پاک میں ایک مثالی شوہر میں دینداری اور اخلاق حسنہ جیسی

(۳۲)...... جامع الترمذی مع تحفه، جلد:4، صفحه:204
سنن ابن ماجه، جلد:1، صفحه:606-607
المستدرك للحاكم، جلد:2، صفحه:196
تاريخ بغداد، جلد:11، صفحه:61

صفات کے پائے جانے کو بیان کیا گیا ہے۔ایسا شخص اگر اپنی بیوی سے محبت کرے گا تو اس کی عزت وتکریم بجالائے گا اور اگر خدانخواستہ وہ اسے محبت نہ کرے تو اس کی اہانت اور بے عزتی سے گریز کرے گا۔

آج مال و دولت کے بچاری عزت واحترام اور دینداری سے بڑھ کر دھن دولت کو اہم خیال کرتے ہیں جس کا خمیازہ انہیں بہر حال بھگتنا پڑتا ہے۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے ہر وہ شخص مثالی شوہر ثابت ہوسکتا ہے جو دیندار، اخلاق حسنہ کے زیور سے مزین، پیار ومحبت سے لبریز، قابل اعتماد، ہنس مکھ، خوفِ خدا اور شرم مصطفیٰ ﷺ رکھتا ہو۔

آج اگر ہم لوگ اسلامی طریقہ زندگی کو اپنالیں تو ہر گھر امن وآشتی کا گہوارہ بن سکتا ہے۔اپنے خاندان کی صحیح تربیت وانشا کیلئے اسلام کے وضع کردہ اصولوں کو اپنایئے۔ازدواجی زندگی کے بہترین لحظات کا راز اسی میں مضمر ہے۔ نکاح وشادی کی اہمیت کا اندازہ آپ نے گذشتہ اوراق کو پڑھ کر لگالیا ہوگا، نکاح سے قبل جن ضروری مسائل سے سامنا ہوتا ہے اس میں سے اہم ترین مسئلہ کسی قابل لڑکے یا لڑکی کی تلاش ہے۔آیئے اس مسئلہ کے متعلق اسلامی نظریات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ میں یقین کی حد تک پر امید ہوں اگر اس کتاب میں مذکور احکامات کو ملحوظ رکھتے ہوئے رشتے طے کرنے شروع کردیئے جائیں تو نہ صرف پر سکون زندگی گزاری جاسکتی ہے بلکہ آئے دن کے بڑھتے ہوئے طلاقوں کے

رجحان، غیرت کے نام پر ہونے والے قتلوں اور گھروں میں ہونے والے لڑائی جھگڑوں سے بھی چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔

طالب دعا و وفا

ابوالوفا محمد عرفان طریقتی القادری

مدیر: ماہنامہ بہار اسلام لاہور

انچارج: بہار اسلام ریسرچ سنٹر

☆☆☆☆☆☆☆

پہلا باب

☆ ......مخطوبہ کی تعریف

☆ ......اسے دیکھنے سے کیا مراد ہے؟

☆ ......مخطوبہ کو دیکھنے کا حکم کیا ہے؟

☆☆☆☆☆☆

باب اوّل...... ✿

مخطوبہ کی تعریف:

''مَخْطُوْبَة'' عربی کے لفظ ''خِطْبَةٌ'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں ''کسی کو نکاح کا پیغام دینا'' جیسا کہ قرآن پاک میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ......(۳۳)

یعنی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم عدت والی عورتوں کو اشارۃً نکاح کا پیغام دو، یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو۔ (۳۴)

اس آیت مبارکہ میں ''خِطْبَةِ النِّسَاءِ'' کا لفظ استعمال ہوا جس کا معنی ہے ''کسی کو نکاح کا پیغام دینا۔'' تو ''مخطوبہ'' کا معنی ہوا کہ وہ عورت جس کو نکاح کا پیغام دیا جائے۔ اور ''خَاطِبْ'' اس مرد کو کہتے ہیں جس نے نکاح کا پیغام دیا ہو۔

پاک و ہند کے طریقہ کار کے مطابق ''خِطْبَةٌ'' کو منگنی، ''مَخْطُوْبَة'' کو منگیتر (لڑکی) اور ''خَاطِب'' کو منگیتر (لڑکا) کہہ سکتے ہیں۔

---

(۳۳)......القرآن الكريم ، سورة البقرة ، آيت:235

(۳٤)......المفردات للامام راغب اصفهانی ، صفحه:150

مخطوبہ (منگیتر) کو دیکھنے سے کیا مراد ہے:

جب میں نے اس کتاب کو تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سے لوگوں نے وقتاً فوقتاً دریافت کیا کہ "جناب کب تک یہ کتاب آجائے گی۔" "ابھی کتنی رہ گئی ہے" وغیرہ خصوصاً نوجوان طبقہ تو بہت ہی خوش فہم ہورہا تھا، شاید ان کی سوچ تھی کہ ہمہ وقتی زیارت کا شرف حاصل ہونے والا ہے یا بے وقوفی کی حد تک ٹیلی فونک رابطے کی دلیلیں میسر آنے والی ہیں۔ آج ہر شخص اپنی خطا کو تسلیم کرنے اور اس کا ازالہ کرنے کی بجائے اپنی خطا اور غلطی کی دلیل تلاش کرنا چاہتا ہے۔ اس کے پیش نظر، یہ وضاحت کرنا بہت ضروری ہے کہ آیا "منگیتر کو دیکھنے" سے کیا مراد ہے۔

مخطوبہ کو دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ اس سے ملاقات کی جائے، شرم وحیاء کی پاسداری کرتے ہوئے اس کے ان اعضاء کو دیکھا جائے جو عام طور پر عادۃً ظاہر رہتے ہیں مثلاً ہاتھ اور چہرہ وغیرہ، پھر اس سے گفتگو کی جائے تا کہ اس کے حسن گفتار اور اس کی سوچ کی بلندیوں یا فکر کی پستیوں کا اندازہ لگایا جا سکے۔ اس کے علاوہ دیگر عادات کا بغور جائزہ لیا جائے جن کی بنا پر آدمی اس سے شادی کر کے خوش رہ سکتا ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ دیکھنے کا حکم صرف مرد کیلئے نہیں، بلکہ عورت کو بھی دیکھنے کی اجازت ہے کہ جس مرد سے اس کا نکاح ہو رہا ہے اس کی طبیعت اور عادات واطوار کیا ہیں اور کیا میں اس کے ساتھ نکاح کر کے اچھی زندگی گزار سکتی ہوں یا نہیں۔ یاد رہے کہ ملاقات بند کمرے میں نہیں کی جائے

گی ،اور اگر ایسی کوئی ضرورت ہوتو کسی محرم یا تمیز دار بچے کی موجودگی میں ملاقات کی جاسکتی ہے۔(اس کی مزید وضاحت آئندہ صفحات میں آئے گی)

مخطوبہ کو دیکھنے کا حکم:

مخطوبہ کو دیکھنے کے جواز پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔البتہ اکثر علماء و فقہاء نے اسے ''مستحب'' کہا ہے جبکہ بعض اسے صرف ''مباح'' کہتے ہیں۔کچھ علماء سے عدمِ جواز بھی منقول ہے جس کا تذکرہ آئندہ صفحات میں آئے گا۔

صحیح یہ ہے کہ شادی سے قبل منگیتر کو ایک بار دیکھنا اور اس سے گفتگو کرنا ''سنت مستحبہ'' ہے۔آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے کہ نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے شادی کی خواہش مند خاتون کو رسول کریم ﷺ نے ملاحظہ فرمایا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حکم ارشاد فرمایا کہ جس عورت سے شادی کرنے کی خواہش ہو،اس کو دیکھ لیا کرو۔آپ ﷺ کا دیکھنا سنت قرار پاتا ہے اور اسکا حکم دینا ''استحباب'' کیلئے ہے۔

☆☆☆☆☆☆

دوسرا باب

☆ ...... مخطوبہ کو دیکھنے کے دلائل

☆ ...... رؤیۃ مخطوبہ قرآن مجید کی روشنی میں

☆ ...... رؤیۃ مخطوبہ احادیث کے روشنی میں

☆❀❀❀❀❀❀❀☆

باب ثانی...... ❀

رؤیۃ مخطوبہ، قرآن مجید کی روشنی میں:

کس عورت سے شادی کرنی چاہئے؟ اس کے متعلق قرآن مجید میں اللہ رب العزت کا فرمانِ اقدس ہے......

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَ رُبٰعَ (۳۵)

یعنی عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرو، دو دو سے، تین تین سے، چار چار سے۔

آیت مذکورہ میں ''مَا طَابَ لَكُمْ'' سے کیا مراد ہے؟ اس کے بارے میں علامہ آلوسی رقمطراز ہیں......

اَلْمُرَادُ مِمَّا طَابَ لَكُمْ مَّا مَالَتْ لَهٗ نُفُوْسُكُمْ وَاسْتَطَابَتْهُ۔ (۳۶)

یعنی ''مَاطَابَ لَكُمْ'' سے مراد وہ عورتیں ہیں جن کی طرف تمہارے دل مائل ہوں اور انہیں پسند کرتے ہوں۔

گویا مذکورہ آیت مبارکہ میں ان عورتوں سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے جن کی طرف دل مائل ہوں اور انہیں پسند کریں۔ اور دل کے مائل ہونے اور کسی کو

---

(۳۵)......القرآن الکریم، سورة النساء، آیت:3

(۳٦)......روح المعانی، جلد:2، صفحہ:543

پسند کرنے کے ذرائع میں سے ایک ذریعہ دیکھنا بھی ہے کیونکہ نظر کا تعلق دل کے ساتھ ہے(۳۷) جب ہم کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو دل میں اس کیلئے محبت یا نفرت کے جذبات جنم لیتے ہیں۔ لہذا ہر ذی شعور آدمی پر روشن ہے کہ جب تک کسی عورت کو دیکھا نہ ہو، اس کے طور طریقے کا علم نہ ہو، اس کے رہن سہن کے معاملات سے لاعلمی ہو، اس کے حسن اخلاق اور حسن کلام سے ناواقفیت ہو، تب تک اس کے اچھا لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی بھی شخصیت کے اچھا لگنے میں اس کے حسن اور حسنِ معاملات کو دیکھا جاتا ہے تب ہی طبیعت اس کی طرف مائل ہوتی ہے۔

کچھ مفسرین نے ''مَاطَابَ لَکُم'' سے ''مَا حَلَّ لَکُم'' مرادلیا ہے۔یعنی ان عورتوں سے نکاح کرو جوتمہارے لئے حلال ہیں۔لیکن یہ معنی لینا ضعیف ہے۔

امام فخر الدین رازی، فرماتے ہیں۔

''وَفِیْ تَفْسِیْرِ "مَاطَابَ" بِمَا حَلَّ نَظْرٌ وَذَالِكَ اَنَّ قَوْلَهٗ تَعَالٰی "فَانْكِحُوْا" اَمْرُ اِبَاحَةٍ فَلَوْ كَانَ الْمُرَادُ بِقَوْلِهٖ "مَاطَابَ لَكُمْ" اَیْ مَاحَلَّ لَكُمْ لَتَنَزَّلَتِ الْاٰیَةُ مَنْزِلَةَ مَایُقَالُ اَبَحْنَا لَكُمْ نِكَاحَ مَنْ یَّكُوْنُ نِكَاحُهَا مُبَاحًا لَكُمْ وَذَالِكَ یُخْرِجُ الْاٰیَةَ عَنِ الْفَائِدَةِ وَیُصَیِّرُهَا مُجْمَلَةً لَا مُحَالَةَ اِمَّا اِذَا حَمَلْنَا "طَابَ" عَلٰی اسْتِطَابَةِ النَّفْسِ وَمَیْلِ الْقَلْبِ كَانَتِ الْاٰیَةُ

(۳۷) ......التفسیر الکبیر لابن تیمیہ ،جلد:5،صفحہ:414

عَامَّةً دَخَلَهَا التَّخْصِيْصُ وَقَدْ ثَبَتَ فِيْ أُصُوْلِ الْفِقْهِ أَنَّهُ إِذَا وَقَعَ التَّعَارُضُ بَيْنَ الْإِجْمَالِ وَالتَّخْصِيْصِ كَانَ رَفْعُ الْإِجْمَالِ أَوْلَى لِأَنَّ الْعَامَّ الْمُخَصَّصَ حُجَّةٌ فِيْ غَيْرِ مَحَلِّ التَّخْصِيْصِ وَالْمُجْمَلُ لَا يَكُوْنُ حُجَّةً أَصْلًا" (۳۸)

"مَاطَابَ" کی تفسیر "مَا حَلَّ" سے کرنے میں نظر ہے۔ اور یہ اس لئے کہ فرمانِ باری تعالیٰ "فَانْكِحُوْا" اباحت کیلئے ہے پس اگر "مَاطَابَ لَكُمْ" سے مراد "مَاحَلَّ لَكُمْ" لیا جائے تو اس آیت کا معنی بنتا ہے "أَبَحْنَا لَكُمْ نِكَاحَ مَنْ يَكُوْنُ نِكَاحُهَا مُبَاحًا لَكُمْ" (یعنی جن کے ساتھ نکاح کرنا تمہارے لئے حلال ہے، ہم نے ان سے نکاح کرنا تمہارے لئے حلال کر دیا) اور یہ مفہوم آیت کو فائدہ سے خارج کر دیتا ہے اور اسے مجمل بنا دیتا ہے۔ لیکن اگر "طَابَ" کو نفس کی پسندیدگی اور میلانِ قلب پر محمول کریں تو یہ آیت عام ہو جائے گی جس میں تخصیص بھی داخل ہے۔ اور اصولِ فقہ میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جب اجمال اور تخصیص کے مابین تعارض واقع ہو تو اجمال کو رفع کرنا اولیٰ ہوتا ہے۔ کیونکہ عام مخصوص (ایسا عام حکم جس میں سے کسی کو خاص کیا جائے) غیرِ محل تخصیص میں حجت ہے اور اجمال تو بالکل ہی حجت نہیں ہوتا۔

اس عبارت کا سادہ سا مفہوم یہ ہے کہ "مَاطَابَ لَكُمْ" سے مراد وہ

(۳۸)...... مفاتیح الغیب المعروف بالتفسیر الکبیر للرازی، جزء:10، صفحہ:141

عورتیں ہیں جن کی طرف دل کا میلان ہواور آدمی ان کو پسند کرتا ہو۔اگر یہ معنی
لیا جائے تو آیت میں ''مَاطَابَ'' کوذکر کرنے کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا کیونکہ اگ
یہی معنی بیان کرنا مقصود ہو کہ جو عورتیں تمہارے لئے حلال ہیں ان سے نکاح کرو
اس کیلئے ''اَبَاحَ'' اور ''حَلَّ'' کے الفاظ بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔لیکن آیت میں
خاص طور سے ''طَابَ'' (پسندیدگی) کوذکر کرنا یہی بتاتا ہے کہ آیت میں صرف
حلت بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ دلی میلان اور پسندیدگی کو بیان کرنا مقصود ہے
(واللہ اعلم بالصواب)

امام ثعالبی نے بھی امام رازی کی اس تقریر کو نقل کیا ہے اور اس کے بع
فرماتے ہیں'' وَهُوَحَسَنٌ''(۳۹)یعنی اس آیت کی یہ تفسیر کرنا بہترین ہے۔

مذکورہ آیت کی تفسیر میں علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی علیہ الرحمہ،اوپر ذک
کئے گئے مفہوم کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں......

وَلِهٰذَا سُنَّ لِخَاطِبٍ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَى وَجْهِ الْمَخْطُوْبَةِ وَكَفَّيْهِمَا قَبْل
النِّكَاحِ اِجْمَاعاً۔(٤٠)

اسی لئے نکاح کا پیغام بھیجنے والے کیلئے بالاجماع سنت یہ ہے کہ نکا
سے پہلے مخطوبہ کا چہرہ اور ہاتھ دیکھ لے۔

(۳۹)...... الجواهر الحسان فی تفسير القرآن للثعالبی، جلد:2،صفحہ:163

(٤٠)......تفسیر مظهری، جلد:2،صفحہ:215

رؤیۃ مخطوبہ احادیث کی روشنی میں:

(1)...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں:

كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ ﷺ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا؟ قَالَ لَا، قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا ۔(٤١)

میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ ایک آدمی نے آکر حضور انور ﷺ کو بتایا کہ اس نے ایک انصاری خاتون سے شادی (منگنی) کرلی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟ اس آدمی نے عرض کیا نہیں، فرمایا جاؤ اس کو دیکھ لو بے شک انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے۔

(2)...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا بِشَيْءٍ جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنْ لَّمْ تَكُنْ

---

(٤١)...... الصحیح للمسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 2552

سنن النسائی، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 3182

مسند احمد، باقی مسند المکثرین، حدیث نمبر: 7506و 7638

لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا۔(٤٢)

یعنی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے آپ کو آپ علیہ السلام کیلئے ہبہ کرنے کیلئے حاضر ہوئی ہوں۔ آپ ﷺ نے اس عورت کو اوپر سے لیکر نیچے تک ملاحظہ فرمایا، پھر اپنے سر انور کو جھکا لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی۔ کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ ﷺ کو اس عورت کی حاجت نہیں تو اس کے ساتھ میرا نکاح فرما دیجئے۔

(3)...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا......

اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَنْ يُّوْدَمَ بَيْنَكُمَا۔(٤٣)

---

(٤٢)......الصحیح للبخاری ، کتاب النکاح ،حدیث نمبر:473

الصحیح للمسلم، کتاب النکاح ، حدیث نمبر :2554

سنن النسائی ، کتاب النکاح ،حدیث نمبر:3228

(٤٣)......سنن ابن ماجه ، کتاب النکاح ،حدیث نمبر:1856

جامع ترمذی، کتاب النکاح ،حدیث نمبر:1007

سنن النسائی ،کتاب النکاح ،حدیث نمبر:3183

سنن الدارمی ،کتاب النکاح،حدیث نمبر:2077

مسند احمد ،جلد:4،صفحه:246 =

یعنی جاؤ اسے دیکھ لو کیونکہ یہ (دیکھنا) تمہاری باہمی محبت کے قائم رہنے کیلئے زیادہ مناسب ہے۔

(4)......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْأَةَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْهُ اِلٰی نِکَاحِهَا فَلْیَفْعَلْ (٤٤)

یعنی جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اگر اسے قدرت حاصل ہو کہ وہ اس عورت سے نکاح پر ابھارنے والی چیزوں کو دیکھے، تو وہ ضرور ایسا کرے۔

(5)......حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں:

خَطَبْتُ اِمْرَأَةً فَجَعَلْتُ اَتَخَبَّأُ لَهَا حَتّٰی نَظَرْتُ اِلَیْهَا فِیْ نَخْلٍ لَهَا فَقِیْلَ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا وَاَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ "اِذَا اَلْقَی اللّٰهُ فِیْ قَلْبِ امْرِیٍٔ خِطْبَةَ امْرَأَةٍ فَلَا بَأْسَ اَنْ

سنن البیہقی، جلد:7، صفحہ:84

المستدرک علی الصحیحین، جلد:2، صفحہ:165

(٤٤)......سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، حدیث نمبر:1783

مسند احمد، باقی مسند المکثرین، حدیث نمبر:14056

سنن البیہقی، جلد:7، صفحہ:84

المستدرک علی الصحیحین، جلد:2، صفحہ:165

المصنف لعبد الرزاق، جلد:6، صفحہ:457

يَنْظُرَ اِلَيْهَا ۔(٤٥)

میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا پھر میں چھپ چھپا کر اس کیے پیچھے گیا حتیٰ کہ میں نے اسے کھجور کے درخت کے نیچے دیکھ لیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہو کر بھی ایسا کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں کسی عورت سے شادی کرنے کا خیال ڈال دے تو اس کے لئے اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(6)...... حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا اِذَا كَانَ اِنَّمَا يَنْظُرُ اِلَيْهَا لِخِطْبَتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ ۔(٤٦)

''جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اسے عورت کو دیکھ لینے پر گناہ نہیں جبکہ وہ پیغامِ نکاح کیلئے ہی دیکھ رہا ہو اگرچہ عورت اس سے

(٤٥)...... سنن ابی ماجہ، جلد:1 صفحہ:159

مسند احمد، جلد:3، صفحہ:493

سنن البیہقی، جلد:7، صفحہ:85

(٤٦)...... مسند احمد، جلد:5، صفحہ:424

مجمع الزوائد، جلد:4، صفحہ:286

لاعلم ہو (کہ اسے کوئی دیکھ رہا ہے۔)

(7)......حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، آپ فرماتی ہیں:

قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اُرِیْتُکِ فِی الْمَنَامِ یَجِیْءُ بِکِ الْمَلَکُ فِیْ سَرَقَۃٍ مِّنْ حَرِیْرٍ فَقَالَ لِیْ ھٰذِہٖ امْرَأَتُکَ فَکَشَفْتُ عَنْ وَجْھِکِ الثَّوْبَ فَاِذَا اَنْتَ ھِیَ فَقُلْتُ اِنْ یَّکُ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یُمْضِہٖ (٤٧)

یعنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری صورت مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی، ایک فرشتہ ریشم میں لپیٹے ہوئے تمہیں میرے پاس لایا اور کہا یہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیوی ہے۔ جب میں نے کپڑا اٹھایا تو وہ تم ہی تھی۔ پس میں نے دل میں کہا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو ضرور ایسا ہو ہی گا۔

❀❀❀❀❀❀❀

(٤٧)......صحیح بخاری، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 4732

صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2438

تیسرا باب

رؤیۃ مخطوبہ

فقہاءِ مجتہدین کی نظر میں

٭٭٭٭٭٭٭٭

باب ثالث ......❁

رؤیت مخطوبہ فقہاءِ مجتہدین کی نظر میں:

ائمہ اربعہ (امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد) سمیت دیگر مذاہب فقہیہ سے تعلق رکھنے والے عام اہل علم کے نزدیک کسی شخص کا اپنی مخطوبہ کو دیکھنا جائز ہے۔ اور اس میں کسی بھی اہل علم کا اختلاف نہیں، چنانچہ علامہ ابن قدامہ حنبلی رقمطراز ہیں:

لَانَعْلَمُ بَیْنَ اَھْلِ الْعِلْمِ خِلَافًا فِیْ اِبَاحَةِ النَّظْرِ اِلَی الْمَرْأَةِ لِمَنْ اَرَادَ نِکَاحَھَا (٤٨)

جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کی طرف دیکھنے میں اہل علم کے مابین کوئی اختلاف ہمارے علم میں نہیں۔

اکثر فقہاء نے اسے مستحب قرار دیا ہے، جیسا کہ آئندہ صفحات میں اس کا ذکر آ رہا ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص نیک نیتی کے ساتھ اپنی ہونے والی منگیتر یا زوجہ کو دیکھتا ہے تو سنت مصطفیٰ ﷺ پر عمل کرنے کی وجہ سے باقاعدہ ثواب کا مستحق قرار پاتا ہے۔

---

(٤٨)......المغنی لابن قدامہ حنبلی، جلد:9، صفحہ:490

رحمة الامة فی اختلاف الامة، لمحمد الدمشقی، صفحہ : 262

رؤیۃ مخطوبہ کے جواز واستحباب پر مسالک اربعہ اور دیگر فقہی مذاہب کے فقہاء کے فرامین حسب ذیل ہیں۔

رؤیۃ مخطوبہ کے متعلق احناف کا موقف:

فقہاء احناف نے منگیتر کو دیکھ لینا سنت قرار دیا ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں اس کی وضاحت گزر چکی ہے۔

علامہ ابن نجیم حنفی المصری ''کنز الدقائق'' کی شرح ''البحر الرائق'' میں رقمطراز ہیں۔

''وَنَظْرُهُ اِلٰی مَخْطُوْبَتِہٖ قَبْلَ النِّکَاحِ سُنَّۃٌ فَاِنَّہٗ دَاعِیَۃٌ لِلْاُلْفَۃِ (۴۹)''

یعنی مرد کا نکاح سے پہلے اپنے مخطوبہ کو دیکھنا سنت ہے، کیونکہ یہ (باہمی) محبت کا سبب ہے۔

اسی طرح النہر الفائق میں ہے۔

''اَلنَّظْرُ اِلَی الزَّوْجَۃِ قَبْلَہٗ سُنَّۃٌ (۵۰)''

یعنی نکاح سے قبل اپنی (ہونے والی) زوجہ کو دیکھنا سنت ہے۔

اسی طرح درمختار میں نکاح کے مستحبات میں ہے......

''وَالنَّظْرُ اِلَیْھَا قَبْلَہٗ۔ (۵۱)''

(۴۹)......البحر الرائق ،لابن نجیم المصری ،جلد:3،صفحہ:144

(۵۰)......النہر الفائق ،جلد:2،صفحہ:176

(۵۱)......الدر المختار مع الرد المحتار ،جلد:4،صفحہ:67

یعنی نکاح سے قبل عورت کو دیکھ لینا مستحب ہے۔

درمختار کے حاشیہ ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں۔

"لَوْ اَرَادَ اَنْ یَّتَزَوَّجَ امْرَأَۃً فَلَا بَأْسَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیْھَا۔ (۵۲)"

یعنی اگر کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو اس کی طرف دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ان کے علاوہ احناف کی دیگر کتب فقہ (۵۳) میں اس مسئلہ کی وضاحت موجود ہے۔

رؤیۃ مخطوبہ میں شوافع کا موقف:

امام یحییٰ بن شرف النووی الشافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

وَاِذَا قَصَدَ نِکَاحَھَا ...... سُنَّ نَظْرُہٗ اِلَیْھَا قَبْلَ الْخِطْبَۃِ وَاِنْ لَّمْ تَأْذَنْ (۵۴)

یعنی جب کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو پیغامِ نکاح سے پہلے اسے دیکھنا سنت ہے اگرچہ عورت اجازت نہ دے۔

(۵۲)......الرد المحتار لابن العابدین الشامی، جلد:9،صفحہ:532

(۵۳)......الھدایۃ للمرغینانی ، جلد:4،صفحہ:84

البدائع الصنائع، جلد:5،صفحہ:122

تبیین الحقائق ،جلد:6،صفحہ:18

(۵٤)......منہاج الطالبین و عمدۃ المفتین للنووی، صفحہ:372

اسی طرح حجۃ الاسلام امام غزالی شافعی علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں۔

''اَلْمَنْظُوْرُ اِلَیْھَا قَبْلَ النِّکَاحِ، فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَھُمَا(٥٥)''

یعنی (نکاح کے مستحبات میں سے) نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا ہے کیونکہ یہ دونوں کی باہمی محبت کے دائمی ہونے کے زیادہ مناسب ہے۔

اسی طرح علامہ ابواسحاق ابراہیم بن علی فیروز آبادی فرماتے ہیں۔

''وَاِذَا اَرَادَ نِکَاحَ امْرَأَۃٍ فَلَہٗ اَنْ یَّنْظُرَ وَجْھَھَا وَکَفَّیْھِمَا ......(٥٦)''

یعنی جب کوئی کسی عورت سے نکاح کا اردہ کرے تو اس کیلئے عورت کے چہرے اور ہاتھوں کا دیکھنا جائز ہے۔

ان کے علاوہ فقہ شافعی کی دیگر کتب (٥٧) میں اس مسئلہ کو وضاحتاً دیکھا جاسکتا ہے۔

---

(٥٥)......الوجیز علی فقه الشافعی، جلد:2،صفحہ:6

(٥٦)......المهذب ،جلد:2،صفحہ:424

(٥٧)......نهایة المحتاج ، جلد:6،صفحہ:185

مغنی المحتاج ، جلد:3،صفحہ:128

روضة الطالبین ،جلد:7،صفحہ:19

تحفة المحتاج ،جلد:7،صفحہ:190

رحمة الامة فی اختلاف الامة ،صفحہ:262

رؤیۃ مخطوبہ میں مالکیہ کا موقف:

فقہ مالکی کے جلیل القدر فقیہ اور قاضی، علامہ ابن الرشید الحفید علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں۔

''وَاَمَّا النَّظْرُ اِلَى الْمَرْأَةِ عِنْدَ الْخِطْبَةِ، فَاَجَازَ ذَالِكَ مَالِكٌ اِلَى الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فَقَطْ (۵۸)''

یعنی پیغامِ نکاح دیتے وقت عورت کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنے کی امام مالک نے اجازت دی ہے۔

اسی طرح قاضی عبدالوہاب بن علی البغدادی المالکی، تحریر فرماتے ہیں۔

''مَنْ اَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ فَلَهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا (۵۹)''

یعنی جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو اس کیلئے عورت کا چہرہ اور ہاتھ دیکھنا جائز ہے۔

فقہاءِ مالکیہ کی دیگر کتب (۶۰) میں اس مسئلہ کو دیکھا جا سکتا ہے۔

---

(۵۸)......بدایۃ المجتہد، جلد: 3، صفحہ: 1238

(۵۹)......الاشراف علیٰ نکت مسائل الخلاف، جلد: 3، صفحہ: 218

(۶۰)......مواہب الجلیل، جلد: 3، صفحہ: 404

مختصر الخلیل، صفحہ: 121

الخرشی علی الخلیل، جلد: 3، صفحہ: 166

شرح منح الجلیل، جلد: 2، صفحہ: 4 =

رؤیۃ مخطوبہ کے جواز میں حنابلہ کا موقف:

ابو الخطاب محفوظ بن احمد الکلوزانی رقمطراز ہیں۔

"وَیَجُوزُ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّتَزَوَّجَ بِامْرَأَۃٍ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَی وَجْھِھَا (٦١)"

یعنی جو کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے اس کیلئے عورت کا چہرہ دیکھنا جائز ہے۔

اسی طرح ابو النجاء الحجاوی المقدسی، تحریر کرتے ہیں۔

"وَیُسَنُّ، وَقَالَ الْاَکْثَرُ یُبَاحُ لِوُرُوْدِہٖ بَعْدَ الْحَظْرِ لِمَنْ اَرَادَ خِطْبَۃَ امْرَأَۃٍ وَغَلَبَ عَلٰی ظَنِّہٖ اِجَابَتُہٗ النَّظْرُ۔ (٦٢)"

یعنی جو کسی عورت کو نکاح کا پیغام دینا چاہے اور اس کا غالب گمان ہو کہ عورت اس کے رشتے کو قبول کرلے گی، اس کے لئے عورت کو (نکاح سے پہلے)

= القوانین الفقھیۃ، صفحہ:168

حاشیۃ الدسوقی، جلد:2، صفحہ:215

شرح الزرقانی، جلد:3، صفحہ:162

النظر فی احکام النظر لابن القطان، صفحہ:386

الذخیرۃ، جلد:4، صفحہ:191

الشرح الصغیر، جلد:1، صفحہ:376 و جلد:2، صفحہ:340

البیان و التحصیل، جلد:4، صفحہ:304

اقرب المسالک لمذھب الامام مالک، صفحہ:158

(٦١)......الھدایۃ علی مذھب احمد، صفحہ:381 مطبوعہ غراس

(٦٢)......الاقناع لطالب الانتفاع، جلد:3، صفحہ:296

دیکھنا سنت ہے۔اور اکثر نے اسے مباح کہا ہے۔

ان کے علاوہ بھی حنابلہ کی دیگر کتب فقہ (۶۳) اس مسئلہ میں وضاحت پیش کرتی ہیں۔

ان فقہاء کے علاوہ اصحابِ ظواہر (۶۴) ابن منذر (۶۵) امام اوزاعی، امام سفیان ثوری اور امام اسحاق (۶۶) کا بھی یہی موقف ہے۔

☆☆☆☆☆☆

---

(٦٣)......العمدة ،صفحه:359

الكافى ، جلد:2،صفحه:628

المغنى ،جلد:9،صفحه:489

المقنع ، جلد:3،صفحه:41

غاية المنتهى ، جلد:3،صفحه: 2

الفروع ، جلد:5،صفحه:152-151

الانصاف ،جلد:8،صفحه:16

الزركشى على الخرقى ، جلد:5،صفحه:143

كشاف القناع ،جلد:5،صفحه:10

(٦٤)......المحلىٰ لابن حزم ، جلد:10،صفحه:31-30

(٦٥)......الاشراف لابن المنذر ، جلد:1،صفحه:19-18

(٦٦)......الاشراف لابن المنذر ،جلد:1،صفحه:19

معالم السنن للخطابى مع مختصر المنذرى ،جلد:3،صفحه:26

چوتھا باب

☆......رؤیۃ مخطوبہ کے عدمِ جواز کے قائلین

☆......عدم جواز کے قائلین کے دلائل

☆......عدمِ جواز پر دلائل کے جوابات

باب رابع......❀

عدم جواز کے قائلین:

رؤیۃ مخطوبہ کے جواز پر اتفاق کے باوجود، امام مالک کی طرف ایک قول منسوب ہے جس میں عدم جواز کا ذکر ہے۔ چنانچہ علامہ ابن عبد البر، الکافی میں لکھتے ہیں۔

''وَمَنْ اَرَادَ بِنِکَاحِ امْرَأَۃٍ فَلَیْسَ لَہٗ عِنْدَ مَالِکٍ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیْھَا وَلَا یَتَأَمَّلَ مَحَاسِنَھَا (٦٧)''

یعنی امام مالک کے نزدیک کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرنے والے کیلئے عورت کی طرف دیکھنا اوراس کے محاسن میں غور وفکر کرنا جائز نہیں۔

علامہ عینی نے عمدۃ القاری (٦٨) میں عدمِ جواز کا ایک قول نقل کیا ہے۔ موصوف رقمطراز ہیں۔

''وَقَالَتْ طَائِفَۃٌ مِنْھُمْ یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ وَاِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ وَقَوْمٌ مِنْ اَھْلِ الْحَدِیْثِ : لَایَجُوْزُ النَّظْرُ اِلَی الْاَجْنَبِیَّۃِ مُطْلَقًا اِلَّا لِزَوْجِھَا اَوْ ذِیْ رَحْمٍ مُحْرَمٍ مِنْھَا''

(٦٧)......الکافی لابن عبد البر، جلد:20، صفحہ:519

(٦٨)......عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، جلد:20، صفحہ:119

ایک گروہ جس میں یونس بن عبید، اسماعیل بن علیہ اور اہل حدیث (محدثین کرام) میں سے ایک قوم شامل ہے، نے کہا ہے کہ اجنبی عورت کی طرف دیکھنا مطلقا (چاہے مخطوبہ ہو یا غیر مخطوبہ) ناجائز ہے۔ ہاں اس کا شوہر یا محرم دیکھ سکتا ہے۔

علامہ ابن حجر (٦٩) نے بھی ایک قوم سے عدم جواز نقل کیا ہے۔ اور علامہ نووی (٧٠) نے (قاضی عیاض کے حوالے سے) ایک قوم سے اس کی کراہت نقل کی ہے۔

عدمِ جواز کے قائلین کے دلائل:

جن علماء نے مخطوبہ کو دیکھنا ممنوع و ناجائز قرار دیا ہے، ان کے دلائل میں وہ احادیث شامل ہیں، جن میں اجنبی عورت کی طرف دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ (٧١) چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی عورت پر اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں پوچھا تو رسول اکرم ﷺ نے مجھے فوراً نظریں پھیر لینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (٧٢)

---

(٦٩)......فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:9، صفحہ:182

(٧٠)......شرح النووی علیٰ صحیح مسلم، جلد:9، صفحہ:210

(٧١)......بدایۃ المجتہد، جلد:2، صفحہ:1238

(٧٢)...... صحیح مسلم، جلد:3، صفحہ:1699

=

اسی طرح حضرت بریدہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! (اچانک کسی اجنبی عورت پر نظر پڑ جائے تو) ایک نظر کے بعد دوسری نظر مت ڈال، کیونکہ پہلی نظر تمہارے لئے معاف ہے، دوسری نہیں۔(۷۳)

ان کے علاوہ دیگر احادیث جن میں غیر محرم کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے، عدم جواز کے قائلین ان حدیثوں کو اپنے دلائل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ان احادیث میں رسول اکرم ﷺ نے اجنبی عورت کو دیکھنے سے منع کیا ہے اور مخطوبہ یا کسی اور خاتون کو اس سے مستثنیٰ نہیں کیا، لہذا کوئی بھی غیر محرم خاتون چاہے مخطوبہ ہو یا غیر مخطوبہ سب ہی طرف دیکھنا حرام اور ناجائز ہے جب تک کہ ان کے مابین نکاح یا کوئی اور حرمت (رضاعت وغیرہ) نہ پائی جائے (۷۴) اور خاطب میں ان میں سے کوئی بھی نہیں پائی جاتی (۷۵) نہ نکاح اور نہ

= مسند احمد؛ جلد:4،صفحہ:358

سنن الترمذی،جلد:5،صفحہ:101

سنن ابی داؤد ،جلد:2،صفحہ:609

(۷۳)......سنن الترمذی ،جلد:5،صفحہ:101

سنن ابی داؤد، جلد:2،صفحہ:610

مسند احمد؛جلد:5،صفحہ:353

(۷۴)......عمدة القاری شرح صحیح بخاری ،جلد:20،صفحہ:119

(۷۵)......فتح الباری شرح صحیح بخاری ،جلد:9،صفحہ:182

ہی رضاعت وغیرہ کی حرمت۔

عدمِ جواز کے قائلین کے دلائل کے جوابات:

گذشتہ اوراق میں بیان کردہ دلائل سے واضح وروشن ہو چکا ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنا جائز و مستحب عمل ہے۔ اور اس پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے۔ جن لوگوں نے اس سے اختلاف کیا ہے ان کی کیلئے دلیل وہ احادیث ہیں جن میں مطلقاً اجنبی عورت کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں، جو احایث تم نے دلیل کے طور پر پیش کی ہیں وہ "عام مخصوص البعض" ہیں۔ یعنی ایسا عام حکم ہے، جس میں سے بعض چیزوں کو خاص کیا گیا ہے جیسا کہ "مخطوبہ" کو دیکھنا۔ اور اس پر وہ صحیح صریح احادیث دلالت کرتی ہیں جن کا ذکر ہم گذشتہ اوراق میں کر آئے۔

جن احادیث سے مخطوبہ کو دیکھنے کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے، ایسا نہیں ہے کہ حدیث کے الفاظ سے یہ مفہوم اخذ کیا گیا ہو بلکہ احادیث میں صریح الفاظ میں نہ صرف دیکھنے کا ذکر موجود ہے بلکہ دیکھنے پر برانگیختہ کیا گیا ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ جاؤ اپنی مخطوبہ کو دیکھ لو۔ لہذا یہ نہ صرف اباحت و جواز کیلئے ہے بلکہ ندب اور استحباب پر دلالت کرتا ہے۔ اور اسی (استحباب کے) حکم کو اہل علم نے ان احادیث سے اخذ فرمایا ہے۔

امام مالک کی طرف منسوب قول کا جواب:

امام مالک کی طرف جو عدمِ جواز کا قول منسوب کیا گیا ہے، وہ خبر واحد ہے۔اور ان کا مشہور قول اور جس پر مالکیہ کا عمل ہے وہی ہے جو ہم مالکیہ کے موقف میں پچھلے صفحات میں تحریر کر آئے ہیں۔امام مالک کی طرف منسوب عدمِ جواز کا قول صرف ابن عبدالبر کی کتاب ''الکافی'' میں ہے جبکہ باقی فقہاءِ مالکیہ نے جواز کے اقوال نقل کئے ہیں۔ بلکہ علامہ ابن عبدالبر نے بھی جہاں عدمِ جواز کا قول نقل کیا ہے وہیں جواز کا قول بھی نقل کیا ہے۔ چنانچہ وہ تحریر کرتے ہیں۔

''وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ اَنَّهٗ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَعَلَیْهَا ثِیَابُهَا (۷۶)''

یعنی امام مالک سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ خاطب اپنی مخطوبہ کی طرف دیکھ سکتا ہے جبکہ اس پر (پردے کے طور پر) کپڑے موجود ہوں۔

کراہت کے قول کا جواب:

امام نووی نے قاضی عیاض کے حوالے سے ایک قوم سے مخطوبہ کو دیکھنے کی کراہت کا قول نقل کیا۔اس کا جواب امام نووی ہی کی زبانِ قلم سے سماعت کیجئے۔

صحیح مسلم کی حدیث ''اَنَظَرْتَ اِلَیْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا'' کی شرح میں علامہ نووی شافعی تحریر فرماتے ہیں۔

وَفِیْهِ اسْتِحْبَابُ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِ مَنْ یُرِیْدُ تَزَوُّجَهٗ وَهُوَ مَذْهَبُنَا وَمَذْهَبُ مَالِكٍ وَاَبِیْ حَنِیْفَةَ وَسَائِرِ الْكُوْفِیِّیْنَ وَاَحْمَدَ وَجَمَاهِیْرِ الْعُلَمَاءِ

(۷۶)......الکافی لابن عبد البر، جلد:20، صفحہ:519

،وَحَكَى الْقَاضِيْ عَنْ قَوْمٍ كَرَاهَتَهُ ،وَهٰذَا خَطَأٌ مُخَالِفٌ لِّصَرِيْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔(۷۷)

یعنی اس حدیث پاک میں مخطوبہ کا چہرہ دیکھنے کا استحباب ہے۔اور یہی ہمارا (شوافع) کا مذہب ہے،اور امام مالک،امام ابوحنیفہ اور تمام اہل کوفہ،امام احمد اور جمہور علماء کا بھی یہی مذہب ہے۔قاضی نے ایک قوم سے اس کی کراہت بیان کی ہے اور یہ واضح خطا ہے اور اس حدیث پاک کی صراحت کے خلاف ہے۔

☆☆☆☆☆☆

(۷۷)...... شرح النووی علی صحیح مسلم ،جلد:9،صفحہ:210

پانچواں باب

مخطوبہ

کا خاطب کو دیکھنا

باب خامس......❀

مخطوبہ کا خاطب کو دیکھنا

گذشتہ اوراق میں ذکر کی گئی آیات واحادیث اور اقوالِ فقہاءِ مجتہدین سے خاطب (مرد) کا مخطوبہ (عورت) کو دیکھنا ظاہر و باہر ہے۔لیکن یہاں ایک اور بحث جنم لیتی ہے کہ آیا مخطوبہ کیلئے خاطب کو دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ جتنی بھی آیات واحادیث روایت کی گئی ہیں، ان میں مردوں کا ذکر ہے عورتوں کا نہیں ،جس کی بنا پر بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ خاطب تو مخطوبہ کو دیکھ سکتا ہے مگر مخطوبہ خاطب کو نہیں دیکھ سکتی۔اس کے حوالے سے چند معروضات حسب ذیل ہیں۔

(1)......شریعت اسلامیہ میں جو احکامات لازم کئے گے ہیں ان سے اکثر میں مردوں کو مخاطب کیا گیا ہے، حالآنکہ وہ احکام مرد وزن دونوں کیلئے یکساں قابل عمل ہیں جب تک کہ مردوں کی تخصیص یا عورتوں کی تخریج کا حکم نہ آجائے۔اور اگر کوئی عورت اس بنیاد پر ان احکامات کو قابل عمل نہ جانے کہ ان میں مردوں کو مخاطب کیا گیا ہے تو وہ ضرور قابل گرفت ہے۔مثلاً قرآن مجید میں نماز اور زکوٰۃ کے وجوب کا ذکر بارہا کیا گیا ہے اور جو آیات کریمہ اس حکم کے بارے میں بیان ہوئیں ان میں مذکر کے صیغے پائے جاتے ہیں۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔''وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ''یعنی نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔

اس آیت کریمہ اور اس جیسی دیگر آیات مقدسہ میں ''اَقِیْمُوْا'' اور ''اٰتُوْا'' مذکر کے صیغے استعمال ہوئے ہیں لیکن حکم میں یہ مرد و عورت ہر دو کو شامل ہیں۔ یعنی جس طرح مرد پر نماز ادا کرنا فرض ہے اسی طرح عورت پر بھی فرض ہے۔ اسی طرح رؤیۃ مخطوبہ والی احادیث میں اگرچہ مردوں کا ذکر ہے مگر حکم میں مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔ اسی لئے اکثر فقہاء نے اس مسئلہ پر نص وارد کی ہے اور فرمایا ہے کہ خاطب و مخطوبہ ہر دو کیلئے ایک دوسرے کو دیکھنا جائز ہے۔(۷۸)

(2)......جن احادیث میں حضور علیہ السلام نے مخطوبہ کو دیکھنے کی اجازت بیان فرمائی ہے، ان میں ان وجوہات کو بھی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے دیکھنا جائز ہے۔ ان وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ارشاد فرمائی کہ ''فان فی اعین الانصار شیأ'' یعنی انصار کی آنکھوں میں کچھ (عیب وغیرہ) ہے۔

---

(۷۸)......حاشیہ ابن عابدین (فتاویٰ شامی) جلد:6،صفحہ:370

مواھب الجلیل ، جلد:3،صفحہ:405

منح الجلیل ، جلد:2،صفحہ:4

الخرشی علیٰ خلیل ، جلد:3،صفحہ:166

حاشیۃ الدسوقی ، جلد:2،صفحہ:215

المہذب ، جلد:2،صفحہ:44

روضۃ الطالبین ، جلد:7،صفحہ:20

مغنی المحتاج ، جلد:3،صفحہ:128

کشاف القناع ، جلد:5،صفحہ:10

یہ علت مردوں اور عورتوں دونوں میں یکساں ہے۔ اگر عورتوں میں کوئی عیب ہونے کی وجہ سے ان کو دیکھنا جائز ہے تو مردوں میں بھی عیوب ونقائص ہو سکتے ہیں، لہذا عورت کیلئے اپنے خاطب کو دیکھنا بھی جائز ہے۔

(3)...... حدیث پاک میں حضور اکرم ﷺ نے مخطوبہ کو دیکھنے کی ایک وجہ یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ "فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا" دیکھ لینا تم دونوں کی دائمی محبت کیلئے زیادہ مفید ہے۔ جب دونوں کی باہمی محبت کیلئے دیکھنے کی اجازت دی جارہی ہے تو مرد کی طرح عورت کو بھی دیکھنے کی اجازت دی جائے گی۔

(4)...... اگر مرد نے نکاح سے پہلے عورت کو نہ دیکھا ہو اور نکاح کے بعد عورت اسے اچھی نہ لگے تو طلاق کا حق اس کے پاس موجود ہوتا ہے اور مرد، عورت کو طلاق دے کر دوسری جگہ شادی بھی کرسکتا ہے۔ لیکن عورت کے پاس یہ حق نہیں ہے۔ جب مرد طلاق کا حق محفوظ رکھنے کے باوجود عورت کو دیکھ سکتا ہے تو عورت بدرجۂ اولیٰ دیکھنے کا حق رکھتی ہے۔(۷۹)

(5)...... نکاح عقد تملیک ہے یعنی نکاح کے ذریعے مرد اور عورت ایک دوسرے پر مکمل اور دائمی ملکیت حاصل کرتے ہیں، لہذا عقد سے پہلے ایک دوسرے کی معرفت تامہ اور مکمل جان پہچان ضروری ہے اور اس کا بہترین ذریعہ دونوں کا ایک دوسرے کو دیکھنا اور ضروری گفتگو کرنا ہے۔

(۷۹)...... حاشیہ ابن عابدین، جلد:6، صفحہ:370

(6)......نکاح کے بعد جس طرح مرد عورت سے فائدہ اور سکون حاصل کرتا ہے اسی طرح عورت بھی مرد سے فائدہ اور سکون حاصل کرتی ہے۔ جس طرح مرد کا عورت کی صفات سے مطلع ہونا ضروری ہے کہ جن کی وجہ سے وہ عورت کو پسند کرے، اسی طرح عورت کا بھی مرد کی صفات پر مطلع ہونا لازم ہے جن کی وجہ سے وہ مرد کو پسند کرے۔ (۸۰)

جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے۔

"یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ اِلٰی بِنْتِہٖ فَیُزَوِّجُھَا الْقَبِیْحَ اِنَّھُنَّ یُحْبِبْنَ مَا تُحِبُّوْنَ۔ (۸۱)"

یعنی تم میں تم سے کوئی آدمی اپنی بیٹی کی شادی کسی قبیح اور برے آدمی سے کر دیتا ہے، حالانکہ جس طرح تم محبت کرتے ہو اسی طرح وہ بھی محبت کرتی ہیں۔

امام عبدالرزاق، اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یَعْنِیْ اِذَا زَوَّجَھَا الدَّمِیْمَ کَرِھَتْ فِیْ ذَالِکَ مَا یَکْرَہُ وَ عَصَتِ اللّٰہَ فِیْہِ۔ (۸۲)"

---

(۸۰)......المهذب، جلد:2،صفحه:44

روضة الطالبين، جلد:7،صفحه:20

مغنى المحتاج، جلد:3،صفحه:128

كشاف القناع، جلد:5،صفحه:10

(۸۱)......المصنف لعبد الرزاق، جلد:6،صفحه:158

(۸۲)......المرجع السابق

یعنی جب لڑکی کا والد، اس کی شادی کسی قبیح چہرے والے سے کرے گا تو وہ اسے ناپسند کرے گی جس طرح کہ کوئی مرد ناپسند کرتا ہے، اور پھر اپنے شوہر (کی معاملے خدمت گزاری میں) اللہ کی نافرمانی کرے گی۔

لہذا ایک دوسرے کو دیکھنے کا حکم مرد وعورت دونوں کیلئے یکساں ہوگا تا کہ دونوں اپنی پسندیدہ صفات کو دیکھ سکیں۔

☆☆☆☆☆☆

چھٹا باب

☆ ......مخطوبہ

کے کن کن اعضا کو دیکھنا جائز ہے

☆ ......مخطوبہ

کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازت ضروری ہے یا نہیں

باب سادس......

مخطوبہ کے کن کن اعضاء کو دیکھنا جائز ہے:

عورت (جس سے شادی کا ارادہ ہے) کا چہرہ دیکھنے میں کسی بھی اہل علم کا اختلاف نہیں ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن قدامہ بیان فرماتے ہیں۔

''لَاخِلَافَ بَیْنَ اَھْلِ الْعِلْمِ فِیْ اِبَاحَۃِ النَّظْرِ اِلَی وَجْھِھَا (۸۳)''

یعنی اہل علم کے مابین مخطوبہ کے چہرے کو دیکھنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

چہرے کے علاوہ کن اعضاء کو دیکھنا جائز ہے؟ اس کے بارے میں علماء کرام کے درمیان اختلاف ہے۔

احناف کے نزدیک خاطب کا اپنی مخطوبہ کے چہرے اور ہتھیلیوں کو دیکھنا جائز ہے۔(۸٤)

احناف کی ہی ایک روایت میں دونوں قدموں کو دیکھنے کا ذکر بھی موجود ہے۔(۸۵)

---

(۸۳)......المغنی لابن قدامہ، جلد:9،صفحہ:490
رحمۃ الامۃ فی اختلاف الامۃ، صفحہ:262

(۸٤)......الدر المختار، جلد:6،صفحہ:370
حاشیہ ابن عابدین، جلد:9،صفحہ:532
البحر الرایق، جلد:8،صفحہ:219
تبیین الحقائق، جلد:6،صفحہ:18

(۸۵)......الفقہ الاسلامی وادلتہ، جلد:7،صفحہ:23

مالکیہ (امام مالک اور ان کے متبعین) بھی احناف کی طرح چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔(۸۶)

مالکیہ سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ دونوں شرمگاہوں کے علاوہ پورا جسم دیکھنا جائز ہے۔(۸۷)

شوافع بھی اسی بات کے قائل ہیں۔(۸۸) البتہ ان سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ مخطوبہ کی طرف یوں دیکھا جائے گا جیسا ایک مرد دوسرے مرد کو دیکھتا ہے، یعنی جو اعضاء ایک مرد دوسرے مرد کے دیکھ سکتا ہے خاطب بھی اپنی مخطوبہ

---

(۸۶)......بدایة المجتهد ،جلد:3،صفحه:1238

مختصر الخليل ،صفحه:121

المواهب الجليل ،جلد:3،صفحه:404

الشرح الكبير وحاشية الدسوقي ،جلد:2،صفحه:215

الخرشي علىٰ خليل ،جلد:3،صفحه:166

(۸۷)......التاج والاكليل بهامش مواهب الجليل ،جلد:3،صفحه:404

(۸۸)......المنهاج ، صفحه:95

روضة الطالبين ، جلد:7،صفحه:20

مغنى المحتاج ،جلد:3،صفحه:128

نهاية المحتاج ،جلد:6،صفحه:186

تحفة المحتاج ،جلد:7،صفحه:191

شرح المسلم للنووى ،جلد:9،صفحه:210

فتح البارى شرح صحيح بخارى ،جلد:9،صفحه:182

کے ان اعضاء کو دیکھ سکتا ہے (اور اس سے ان کی مراد ناف سے گھٹنے تک کے حصے کے علاوہ پورا بدن ہے) (۸۹)

حنابلہ کے اس مسئلہ میں مختلف اقوال ہیں۔

(1)...... حنابلہ کا مشہور قول اور مذہب یہ ہے کہ جو اعضاء عام طور پر ظاہر رہتے ہیں، ان کو دیکھنا جائز ہے، مثلاً ہاتھ، چہرہ، قدم اور گردن وغیرہ۔ (۹۰)

(2)...... ایک قول کے مطابق چہرہ، گردن، قدم، سر اور پنڈلی دیکھنا جائز ہے۔ (۹۱)

---

(۸۹)...... روضة الطالبين، جلد:7، صفحه:20

(۹۰)...... الانصاف، جلد:8، صفحه:18

العمدة، صفحه:359

المغنى، جلد:9، صفحه:491

الزركشى، جلد:5، صفحه:144

المبدع، جلد:7، صفحه:7

الفروع، جلد:5، صفحه:152

كشاف القناع، جلد:5، صفحه:10

المحرر، جلد:2، صفحه:13

(۹۱)...... فقہاءِ حنابلہ میں سے شیخ ابو بکر حنبلی سے ایک روایت ہے کہ عورت کو ننگے سر دیکھا جائے گا۔ المغنی، جلد:9، صفحہ:491، الزرکشی، جلد:5، صفحہ:145، المبدع، جلد:7، صفحہ:8

(3)......ایک قول کے مطابق صرف چہرہ دیکھا جائے گا۔(۹۲)

(4)......ایک قول یہ ہے کہ صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھی جائیں۔ (۹۳)

(5)......حنابلہ سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ عورۃ مغلظہ یعنی دونوں شرمگاہوں کے علاوہ سارا جسم دیکھنا جائز ہے۔(۹٤)

اصحابِ ظواہر کا مذہب یہ ہے کہ عورۃِ مغلظہ یعنی دونوں شرمگاہوں کے علاوہ مکمل جسم دیکھنا جائز ہے۔(۹۵)

ان کے علاوہ دیگر فقہاء میں سے امام اوزاعی نے اصحاب ظواہر جیسا قول

---

(۹۲)......دیکھئے حاشیہ نمبر ۵۷

(۹۳)......ایضاً

(۹٤)......الانصاف ،جلد:8،صفحہ:18

تھذیب سنن ابی داؤد لابن القیم حنبلی، جلد:3،صفحہ:26

(۹۵)......ابن حزم ظاہری نے جو لکھا ہے اس کے مفہوم سے یہی واضح ہوتا ہے کہ عورۃ مغلظہ (دونوں شرمگاہوں) کے علاوہ مکمل جسم دیکھنا جائز ہے۔دیکھئے،المحلی ،جلد: 10، صفحہ: 31-30

رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ،صفحہ:262

المغنی ،جلد:9،صفحہ:490

فتح الباری شرح صحیح بخاری ،جلد:9،صفحہ:182

شرح المسلم للنووی ،جلد:9،صفحہ:210

کیا ہے (۹۶) امام اسحاق، صرف چہرہ اور ہتھیلیاں دیکھنے کا حکم کرتے ہیں (۹۷) اورامام سفیان ثوری صرف چہرہ دیکھنے کے قائل ہیں۔(۹۸)

راجح قول:

اپنی منگیتر کے کن کن اعضاء کو دیکھنا جائز ہے؟ اس کے متعلق فقہاء کے کثیر اقوال کو دیکھ کر ایک عام سادہ لوح آدمی شش و پنج میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اتنے سارے اقوال میں سے کس پر عمل کیا جائے اور کس پر نہیں۔ جمہور فقہاء کے نزدیک مخطوبہ کا صرف چہرہ اور ہاتھ دیکھنا جائز ہے۔ مگر اس پر چند سوالات جنم لیتے ہیں۔

رؤیۃ مخطوبہ پر جتنی بھی احادیث دلالت کرتی ہیں، ان میں مطلقاً دیکھنے کا بیان ہے کسی خاص عضو کو دیکھنے کا ذکر نہیں ملتا۔ جسم کے کن کن اعضاء کو دیکھنا ہے اور کن کو نہیں دیکھنا؟ اس کی قید احادیث میں موجود نہیں مثلاً:

☆...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب ایک آنے

(۹۶)......المغنی، جلد:9، صفحہ:490

الاشراف لابن المنذر، جلد:1، صفحہ:18

فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:9، صفحہ:182

شرح المسلم للنووی، جلد:9، صفحہ:210

(۹۷)......الاشراف لابن المنذر، جلد:1، صفحہ:19

(۹۸)......الاشراف لابن المنذر، جلد:1، صفحہ:18

والی عورت نے اپنا آپ حضور ﷺ پر ہبہ کیا تو آپ ﷺ نے اسے اوپر سے نیچے تک ملاحظہ فرمایا۔

☆...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

''ان چیزوں کو دیکھے جو اس عورت سے نکاح کرنے میں رغبت دلاتی ہوں''

☆...... حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''خاطب مخطوبہ کو دیکھے اگرچہ عورت کو علم نہ ہو۔''

اور جب کسی عورت کو اس کی لاعلمی میں دیکھا جائے گا تو لامحالہ ان اعضاء کا دیکھنا لازم آئے گا جو عام طور پر عادۃً ظاہر رہتے ہیں۔

☆...... حضرت محمد بن مسلمہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی ہے کہ یہ دونوں شخصیات اپنی اپنی مخطوبہ کو چھپ کر دیکھنے کیلئے گئے تھے۔ اور یہ بات عقل سے بعید ہے کہ کوئی آدمی چھپ کر صرف چہرہ اور ہاتھ دیکھنے کیلئے جائے۔

لہذا یہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ عورت کے ان اعضاء کو دیکھنا جائز ہے جو عادۃً ظاہر رہتے ہوں۔

لیکن اس بات سے بھی نظریں نہیں چرائی جاسکتیں کہ ہرچند مخطوبہ کو دیکھنے کی اجازت شریعت نے دی ہے مگر نکاح ہوجانے تک بہرحال وہ اجنبی اور غیر

محرم ہے۔ اور غیر محرم کی طرف دیکھنا حرام اور ناجائز ہے۔ مخطوبہ کو دیکھنے کی اجازت ضرورت کے تحت دی گئی ہے۔ اور جب ضرورتاً کسی بات میں رخصت دی جائے تو اس سے اتنی ہی مراد ہوتی ہے جتنی سے مقصد حاصل ہو جائے۔ روایات و آثار اگرچہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ عورت کے ان اعضاء کو دیکھنے کی اجازت دی جائے جو عام طور پر ظاہر رہتے ہیں، لیکن شرانگیزی اور دورِ حاضر کی فتنہ سامانیاں دیکھتے ہوئے، علماء اس قول پر فتویٰ نہیں دیتے۔

چنانچہ ڈاکٹر وھبہ الزحیلی اس قول کو ذکر کرنے کے بعد رقمطراز ہیں:

"فَهٰذَا هُوَ الرَّأْيُ الرَّاجِحُ لَدَيَّ وَلٰكِنْ لَا أُفْتِيْ بِهٖ (۹۹)"

یعنی میرے نزدیک یہی رائے راجح ہے لیکن میں اس پر فتویٰ نہیں دیتا۔

لہذا جس جگہ فتنہ اور نفسانی خواہشات کی زیادتی پائی جائے وہاں فتویٰ جمہور کے قول کے مطابق دیا جائے گا کہ عورت کے صرف ہاتھ اور چہرہ دیکھا جائے کیونکہ چہرہ خوبصورتی اور ہاتھ بدن کی شادابی پر دلالت کرتے ہیں اور عام طور انہیں چیزوں کو دیکھا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

☆☆☆☆☆☆☆

(۹۹)...... الفقہ الاسلامی وادلتہ، جلد:7، صفحہ:23

کیا مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازت ضروری ہے؟:

جن روایات واحادیث میں منگیتر کو دیکھنے کا جواز ہے، ان میں سے اکثر میں صراحۃً یا کنایۃً اس بات کا ثبوت ہے کہ اسے دیکھنے کیلئے اس کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ البتہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی مخطوبہ کو دیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا تو حضرت مغیرہ نے لڑکی کے گھر جا کر اس کے والدین سے اجازت مانگی۔ اس وجہ سے علماء کے مابین اختلاف واقع ہوا کہ آیا عورت کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازت معتبر ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں علماء کے تین قول ہیں۔

(1)...... مخطوبہ کو دیکھنا جائز ہے چاہے اس کی اجازت ہو یا نہ ہو۔ اس کیلئے نہ تو عورت کی اجازت ضروری ہے اور نہ ہی اس کے ولی کی۔

(2)...... دوسرا قول یہ ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اسے دیکھنا جائز نہیں۔

(3)...... جبکہ تیسرا قول یہ ہے کہ اس کے اذن کے بغیر لاعلمی میں اسے دیکھنا جائز مع الکراہت ہے یعنی جائز تو ہے مگر مکروہ ہے۔

جمہور اہل علم، پہلے قول کو ترجیح دیتے ہیں اور اسی قول کو شوافع

(۱۰۰)حنابلہ(۱۰۱)اوراصحابِ ظواہر(۱۰۲)نے اختیار کیا ہے۔جبکہ مالکیہ سے بھی ایک قول اسی کے مطابق منقول ہے۔(۱۰۳)

اس قول پر اکثر احادیث دلالت کرتی ہیں۔جن میں سے یہ حدیث اس مسئلہ میں بالکل واضح اور صریح ہے جس کو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اس کو عورت کی طرف دیکھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے جبکہ وہ اسے منگنی کیلئے ہی دیکھ رہا ہو،اگرچہ عورت اس سے لاعلم ہو۔(۱۰٤)

(۱۰۰)......منهاج الطالبين ،صفحه:95

روضة الطالبين ،جلد:7،صفحه:20

مغني المحتاج ،جلد:3،صفحه:128

شرح صحيح مسلم للنووي، جلد:9،صفحه:210

(۱۰۱)......المغني ،جلد:9،صفحه:489

الفروع ،جلد:5،صفحه:152

كشاف القناع،جلد:5،صفحه:10

غاية المنتهى ،جلد:3،صفحه:2

(۱۰۲)......المحلى لابن حزم ،جلد:10،صفحه:31

(۱۰۳)......المهواهب الجليل ،جلد:3،صفحه:404

التاج والاكليل،جلد:3،صفحه:404

(۱۰٤)......اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

اس حدیث پاک میں واضح طور پر عورت کی اجازت نہ ہونے اور اس کی لاعلمی کا ذکر موجود ہے، اور اس کی تائید حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فعل سے بھی ہوتی ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازت ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ

''قَالَ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتّٰى رَأَيْتُ مِنْهَا مَادَعَانِيْ إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوُّجِهَا، فَتَزَوَّجْتُهَا (۱۰۵)''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا۔ تو میں چھپ چھپا کر اسے دیکھنے جایا کرتا تھا حتیٰ کہ میں نے ایسی صفت دیکھ لی جس نے مجھے اس لڑکی سے نکاح اور شادی کرنے پر ابھارا، پھر میں نے اس سے شادی کرلی۔

اسی طرح حضرت سہل بن ابی حثمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اکیلے میں ایک لڑکی کو غور سے دیکھ رہے تھے جس کو ثبیتہ بنت ضحاک کہا جاتا تھا اور وہ ابی جبیرہ کی بہن تھی۔ (۱۰۶)

---

(۱۰۵)......اس کی تخریج پہلے گزر چکی ہے۔

(۱۰۶)...... مسند احمد، جلد:4، صفحہ:225

سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، حدیث نمبر:1864

سنن بیہقی، جلد:7، صفحہ: 85

شرح معانی لآثار للطحاوی، جلد:3، صفحہ:14

ان دونوں روایات میں جلیل القدر صحابہ کرام کا اپنی مخطوبہ کو چھپ کر دیکھنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ انہوں نے دیکھنے کی اجازت نہیں لی تھی ورنہ چھپ کر دیکھنے کا کیا مفہوم ہے۔

ہم بیان کر آئے ہیں کہ اس مسئلہ پر جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے اس کی اجازت شرط نہیں ہے۔البتہ نمونے کے طور پر چند فقہاء کی عبارات کا مطالعہ کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

(1)......امام نووی، صحیح مسلم کی شرح میں رقمطراز ہیں......

''مَذْهَبُنَا وَمَذْهَبُ مَالِكٍ وَاَحْمَدَ وَالْجُمْهُوْرِ اَنَّهٗ لَا يُشْتَرَطُ فِيْ جَوَازِ هٰذَا النَّظْرِ رَضَاهَا بَلْ لَهٗ ذَالِكَ فِيْ غَفْلَتِهَا وَمِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ اِعْلَامٍ(۱۰۷)''

یعنی ہمارا (شوافع کا)، امام مالک، امام احمد اور جمہور اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنے میں اس کی رضا کا ہونا شرط نہیں ہے بلکہ خاطب کیلئے جائز ہے کہ مخطوبہ کو اس کی غفلت میں اور پہلے سے اطلاع کئے بغیر دیکھے۔

(2)......علامہ ابن حجر، صحیح بخاری کی شرح میں فرماتے ہیں......

''قَالَ الْجُمْهُوْرُ يَجُوْزُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا اِذَا اَرَادَ ذٰلِكَ بِغَيْرِ اِذْنِهَا(۱۰۸)''

(۱۰۷)......شرح صحیح مسلم للنووی، جلد:9، صفحہ:222

(۱۰۸)...... فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد:9، صفحہ:182

یعنی جمہور علماء کرام کا کہنا ہے کہ جب مخطوبہ کو دیکھنے کا ارادہ ہو تو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا جائز ہے۔

(3)......علامہ عبدالرؤف مناوی، حدیث پاک کے الفاظ "وَاِنْ کَانَتْ لَاتَعْلَمُ۔" کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں......

"اَیْ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ عَالِمَۃٍ بِاَنَّہٗ یَنْظُرُ اِلَیْھَا کَاَنْ یُطْلِعُ عَلَیْھَا مِنْ کُوَّۃٍ وَھِیَ غَافِلَۃٌ (۱۰۹)"

یعنی (مخطوبہ کو دیکھے) اگرچہ اسے علم نہ ہو کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے، مثلاً کسی روشندان سے اس کو دیکھ لے اور وہ غافل بیٹھی ہو۔

اس کے علاوہ کثیر فقہاء وعلماء کے اقوال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مخطوبہ کو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا جائز ہے۔

(2) قول ثانی:

دوسرا قول یہ ہے کہ مخطوبہ کو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا جائز نہیں ہے۔ اور یہ امام مالک علیہ الرحمہ سے منسوب ایک قول ہے۔

ان کی دلیل حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے (جو کہ پہلے گزر چکی ہے) جس میں مذکور ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مخطوبہ کے گھر جا کر اجازت طلب کی تھی۔

(۱۰۹)......فیض القدیر شرح جامع الصغیر، جلد:1، صفحہ:335

مالکیہ کے اس قول کا جواب:

اس کے قائلین نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے وہ قطعاً ان کے موافق نہیں ہے۔ اس کے جواب سے پہلے اس حدیث کا ایک مرتبہ بغور مطالعہ کرتے ہیں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ......

خَطَبْتُ اِمْرَأَةً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَظَرْتَ اِلَيْهَا؟ قَالَ لَا، قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا (۱۱۰)

(وَزَادَ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ) فَقَالَ الْمُغِیْرَةُ فَاَتَیْتُهَا وَعِنْدَهَا اَبَوَاهَا وَهِیَ فِیْ خِدْرِهَا قَالَ فَقُلْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَنِیْ اَنْ اَنْظُرَ اِلَيْهَا قَالَ فَسَكَتَا قَالَ فَرَفَعَتِ الْجَارِیَةُ جَانِبَ الْخِدْرِ فَقَالَتْ اُحْرِجُ عَلَیْكَ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَكَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَیَّ لَمَّا نَظَرْتَ وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ یَاْمُرْكَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَیَّ فَلَا تَنْظُرْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهَا ثُمَّ تَزَوَّجْتُهَا فَمَا وَقَعَتْ عِنْدِیْ امْرَاَةٌ بِمَنْزِلَتِهَا وَلَقَدْ تَزَوَّجْتُ سَبْعِیْنَ اَوْ بِضْعًا وَّ سَبْعِیْنَ امْرَاَةً (۱۱۱)

---

(۱۱۰)......اس کی تخریج گزر چکی ہے۔

(۱۱۱)......مسند احمد، جلد:4، صفحہ:244

سنن بیھقی، جلد:7، صفحہ:85-84

میں نے ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا جاؤ اسے دیکھ لو یہ تم دونوں کی محبت میں دوام (ہیشگی) پیدا کرنے کیلئے اولیٰ ہے۔ امام احمد اور بیہقی نے اس کے بعد یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت مغیرہ نے کہا کہ میں اس لڑکی کے پاس (اس کے گھر میں) آیا تو اس کے والدین اس کے پاس تھے اور وہ ایک طرف پردے میں تھی۔ میں نے (اس کے والدین سے) کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ تو اس کے والدین خاموش رہے۔ پھر اس لڑکی نے پردے کا سرا سرکاتے ہوئے کہا اس کا گناہ تم پر ہے پس اگر تمہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے تو مجھے دیکھ لو اور اگر آپ ﷺ نے حکم نہیں دیا تو مجھے مت دیکھنا۔ حضرت مغیرہ کہتے ہیں میں نے اس لڑکی کو دیکھ لیا اور پھر اس سے شادی کر لی۔

میں نے ستر 70 یا (کہا کہ) ستر سے کچھ زیادہ شادیاں کی ہیں مگر ان لڑکی کی جو قدر و منزلت میرے ہاں تھی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی۔

اس حدیث پاک کو پڑھنے کے بعد چند باتیں لائق توجہ ہیں۔

☆...... حضور اکرم ﷺ نے حضرت مغیرہ کو لڑکی دیکھنے کیلئے بھیجا مگر یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ اس سے اجازت لے کر دیکھنا۔ اگر مخطوبہ کی اجازت لازمی ہوتی تو حضور ﷺ اس کا ذکر ضرور فرماتے۔

☆......حضرت مغیرہ نے بھی وہاں جا کر اجازت کی بات نہیں کی، بلکہ انہیں یہ بتایا کہ میں لڑکی کو دیکھنے آیا ہوں۔

☆......آپ چونکہ ان کے گھر گئے تھے اس لئے مروتاً آپ نے ان سے یہ بات کہی، کیونکہ کوئی غیر محرم جا کر کسی کی بیٹی یا بہن کو دیکھنا شروع کر دے تو کوئی بھی غیرت مند یہ گوارا نہیں کرتا۔

لہذا اس حدیث پاک سے یہ استدلال کرنا کہ مخطوبہ کی اجازت کے بغیر اسے دیکھنا جائز نہیں، یہ خطا ہے۔ جیسا کہ امام نووی نے تحریر کیا ہے......

''وَعَنْ مَالِكٍ رِوَايَةٌ ضَعِيفَةٌ أَنَّهُ لَايُنْظَرُ إِلَيْهَا إِلَّا بِإِذْنِهَا وَهٰذَا ضَعِيفٌ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أَذِنَ فِي ذٰلِكَ مُطْلَقًا وَلَمْ يَشْتَرِطِ اسْتِئْذَانَهَا(۱۱۲)''

یعنی امام مالک سے ایک ضعیف روایت یہ بھی ہے کہ مخطوبہ کو اس کی اجازت کے بغیر نہیں دیکھا جائے گا۔ اور یہ ضعیف ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مطلقاً اجازت دی ہے اور مخطوبہ سے اجازت لینے کی شرط نہیں لگائی۔

تیسرا قول:

جمہور مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ مخطوبہ کو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا جائز مع الکراہۃ ہے۔ اور ان کی دلیل حضرت مغیرہ بن شعبہ والی حدیث ہی ہے۔ اور

(۱۱۲)......شرح صحیح مسلم للنووی، جلد:9، صفحہ:222

ایک عقلی دلیل بھی ہے کہ اگر کسی عورت کو اچانک دیکھا جائے یا اس کو اطلاع دیئے بغیر اس کو دیکھیں تو ممکن ہے وہ بے پردہ بیٹھی ہو اور اس کے ستر پر نظر پڑ جائے۔ (اس لئے اس کو اطلاع دینی چاہئے۔)

جیسا کہ امام نووی فرماتے ہیں......

''لٰكِنْ قَالَ مَالِكٌ أَكْرَهُ نَظْرَهُ فِيْ غَفْلَتِهَا مَخَافَةً مِنْ وُقُوْعِ نَظْرِهٖ عَلٰى عَوْرَةٍ (١١٣)''

یعنی (مخطوبہ کو اجازت کے بغیر دیکھنا جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے) لیکن امام مالک فرماتے ہیں کہ میں غفلت میں اسے دیکھنا مکروہ جانتا ہوں، اس خوف سے کہ دیکھنے والے کی نظر ستر پر نہ پڑ جائے۔

راجح قول:

ان اقوال میں سے راجح قول یہ ہے کہ مخطوبہ کو مطلقاً دیکھنا جائز ہے چاہے اس کی اجازت ہو یا نہ ہو۔ چاہے اس کو پہلے اطلاع کر دی ہو یا نہ کی ہو۔ البتہ اگر مخطوبہ کو اس کے گھر میں جا کر دیکھنا ہو تو اسے اطلاع کر دی جائے تا کہ اگر وہ دوپٹہ وغیرہ سے مبراء بیٹھی ہے تو اپنی حالت کو درست کر لے، کیونکہ عام طور پر گھروں کے اندر خواتین بہت زیادہ پردے کا اہتمام نہیں کرتیں۔

علامہ ابن قدامہ حنبلی رقمطراز ہیں......

(١١٣)......المرجع السابق

"لَابَأْسَ بِالنَّظْرِ اِلَيْهَا بِاِذْنِهَا وَغَيْرِ اِذْنِهَا لِاَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَنَا بِالنَّظْرِ وَاَطْلَقَ (١١٤)"

یعنی مخطوبہ کو اس کی اجازت سے یا اجازت کے بغیر دونوں طرح دیکھنا جائز ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مطلقاً دیکھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

علامہ ابن حزم لکھتے ہیں۔

"وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَهُ اَنْ يَنْظُرَ مِنْهَا مُتَغَفِّلاً لَهَا اَوْ غَيْرَ مُتَغَفِّلٍ (١١٥)"

یعنی جو شخص کسی عورت سے شادی کا ارادہ کرے تو اس کیلئے جائز ہے کہ اپنی مخطوبہ کو دیکھے چاہے عورت غفلت میں بیٹھی ہو یا نہ۔

علامہ قاضی شوکانی تحریر کرتے ہیں۔

"وَظَاهِرُ الْاَحَادِيْثِ اَنَّهُ يَجُوْزُ لَهُ النَّظْرُ اِلَيْهَا سِوَاءٌ كَانَ بِاِذْنِهَا اَمْ لَا (١١٦)"

احادیث سے ظاہر یہی ہے کہ خاطب کیلئے مخطوبہ کو دیکھنا (مطلقاً) جائز ہے عام ازیں مخطوبہ کی اجازت ہو یا نہ ہو۔

---

(١١٤)......المغنی لابن قدامہ، جلد: 7، صفحہ: 453

(١١٥)......المحلی لابن حزم، جلد: 10، صفحہ: 30-31

(١١٦)......نیل الاوطار، جلد: 6، صفحہ: 111

ساتواں باب

مخطوبہ

کو دیکھنے کی حکمتیں اور فوائد

باب سابع......❁

مخطوبہ کو دیکھنے کی حکمتیں اور فوائد

شریعت اسلامیہ کوئی بھی حکم دیتی ہے تو اس کے پیچھے بہت سی حکمتیں اور فوائد مضمر ہوتے ہیں۔اور جو شخص ان حکامات کی پابندی کرتا ہے اور ان فوائد کو حاصل کرتا ہے اسے دین و دنیا اور دنیا و آخرت کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے۔ اسلام نے نکاح شادی کے احکامات کو بھی بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے جن میں سے ایک اہم اور ضروری بحث رؤیۃ مخطوبہ کے بارے میں ہے۔ بانی اسلام ﷺ نے اجازت دی ہے بلکہ اس بات کو پسند کیا ہے کہ جب کوئی آدمی کسی سے شادی کرنے کا ارادہ کرے تو اپنی منگیتر کو دیکھ لے۔اور اس میں بہت سی حکمتیں اور فائدے چھپے ہوئے ہیں۔ان میں سے اہم فوائد کا تذکرہ آپ کے سامنے ہے۔

(1) سنت نبوی کی پیروی:

اس میں سب سے بڑا اور اہم فائدہ ''سنت نبوی'' کی پیروی اور متابعت ہے۔ کیونکہ رؤیۃ مخطوبہ سنت رسول کریم ﷺ سے ثابت ہے۔لہذا جو شخص سنت نبوی ﷺ کی نیت سے اپنی مخطوبہ کو دیکھے گا تو لامحالہ دنیا و آخرت میں سعادت کا مستحق ہوگا۔

(2) شوہر اور بیوی کے درمیان ہمیشہ کی محبت:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مخطوبہ کو دیکھنے کی ایک توجیہ ''میاں بیوی کی ہمیشہ کی محبت'' ارشاد فرمائی۔اور اس کی برکات کا ظہور بھی ہوا، حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ستر سے زائد شادیاں کیں مگر حضور کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے میں نے جس لڑکی کو شادی سے پہلے دیکھا، اس جیسی قدر و منزلت میری کسی زوجہ کو میسر نہ آسکی۔

مخطوبہ کو دیکھنے سے زوجین کی باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے، اس کے متعلق شیخ ابن تیمیہ رقمطراز ہیں......

''وَالشَّارِعُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ اَبَاحَ بَلْ اَحَبَّ لَهُ النَّظْرَ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ .... وَقَوْلُهُ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُ اِذَا عَرَفَهَا قَبْلَ النِّكَاحِ دَامَ الْوُدُّ (١١٧)''

یعنی شارع علیہ السلام نے مخطوبہ کو نہ صرف دیکھنے کی اجازت دی بلکہ اسے پسند فرمایا............اور حضور اکرم ﷺ کا فرمان '' اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا '' اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جب آدمی نکاح سے پہلے اپنی مخطوبہ (کے اوصاف) کی معرفت حاصل کرلے تو محبت میں ہمیشگی پیدا ہوتی ہے۔

(3) زوجین میں سے دونوں کا عیوب پر مطلع ہوجانا:

شادی سے پہلے ایک دوسرے کو دیکھ لینے سے ان عیوب سے واقفیت ہو

(١١٧)...... الفتاوی لابن تیمیہ، جلد:29، صفحہ:355-354

جاتی ہے جو چہرہ، آنکھ یا دیگر اعضاء میں پائے جاتے ہیں جن کو ظاہراً دیکھا جا سکتا ہے۔ اگر مرد و عورت کے جسم میں کسی ایسی جگہ پر کچھ عیب ہے جس کو ظاہراً دیکھا نہیں جا سکتا ہے تو اپنے خاطب یا مخطوبہ کو اس کی خبر دینا ضروری ہے کیونکہ یہ ایک امانت کی طرح ہے جس میں خیانت برتنے سے سوائے گناہ کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اگر خاطب یا مخطوبہ کو عیب کی خبر دے دی جائے تو بہت ممکن ہے کہ وہ نکاح سے انکار کر دے اور دوسرے کیلئے اذیت و تکلیف کا طاعث بنے، مگر یاد رکھیں کہ یہ اس تکلیف سے کم ہی ہوگی جو شادی کے بعد دونوں میں سے کسی ایک کو پہنچ سکتی ہے۔ شادی کے بعد جب دوسرے کو اس عیب کی خبر ہوگی تو یا تو ساری زندگی کا طعنہ بن جائے گا یا پھر طلاق تک نوبت آپہنچے گی۔ لہذا اسی تکلیف سے بچانے اور خاطب و مخطوبہ کے مابین اعتماد، پیار اور محبت کو تقویت دینے کیلئے اسلام نے یہ اجازت مرحمت فرمائی ہے کہ شادی سے پہلے خاطب و مخطوبہ ایک دوسرے کو دیکھ لیں اور مکمل تسلی کر لینے کے بعد شادی کا معاملہ طے کریں۔

یہاں پر یہ بات کرنا بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے کہ ہر شخص کی پسند الگ ہوتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی کسی وصف کو برا جانتا ہے جبکہ کوئی اور آدمی اس وصف کو دیکھے تو خوبی تصور کرتا ہے، خاطب و مخطوبہ کے ایک دوسرے کو دیکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے اگر کسی دوسرے شخص نے اسے خبر دی کہ تمہاری

منگیتر میں فلاں خامی ہے تو بہت ممکن ہے کہ جب یہ خود اس کو دیکھے تو خامی کے بجائے اسے یہ خوبی نظر آئے۔ لہذا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے کہ خاطب ومخطوبہ خود ایک دوسرے کو دیکھیں اور اپنی پسند وناپسند کا فیصلہ کریں۔

(4) دوسروں کا ملامت سے بچنا اور خود کا ندامت سے بچنا:

جب کوئی شخص اپنی منگیتر کو دیکھ کر پھر اس سے شادی کرے گا تو بعد میں اسے کسی قسم کی ندامت یا پچھتاوا نہیں ہوگا اور وہ اپنی زوجہ کے بارے میں طعنہ زنی نہیں کر سکے گا کہ یہ چھوٹے قد والی ہے، یا بڑے قد والی ہے، خوبصورت ہے یا بد صورت۔

اس کے علاوہ وہ اپنے سسرالی رشتے داروں کو ملامت نہیں کرے گا کہ انہوں نے فلاں عیب کی اسے خبر نہیں دی اور نہ ہی اپنے گھر والوں کو ملامت کر سکتا ہے کہ تم لوگوں نے اسے میرے لئے پسند کیا تھا لیکن اس کے فلاں وصف کی خبر مجھے نہیں دی۔

جب شرعی طریقے کے مطابق مخطوبہ کو دیکھا جائے گا تو یہ تمام اعذار پیدا ہی نہیں ہونگے جن سے شرمندگی ہو سکے۔ اور اسی طرح جب لڑکی شریعت کے مطابق اپنے خاطب کو دیکھ لے گی تو اس کی زندگی بھی خوش باش گزرے۔ لہذا اس کے اہل خانہ اسے خاطب کو دیکھنے سے روک کر اس پر ظلم نہ کریں کیونکہ یہ اس کا شرعی حق ہے جو اس سے کوئی نہیں چھین سکتا ہے۔ شریعت نے عورتوں کو بھی اپنے

خاطب (منگیتر) کو دیکھنے کی اجازت دی ہے کیونکہ جس طرح مرد عورتوں سے محبت کرتے ہیں اسی طرح عورتیں بھی مردوں سے محبت کرتی ہیں۔ (اور اس پکی دلیل کے طور پر سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان ہم گذشتہ اوراق میں نقل کر چکے ہیں)

☆☆☆☆☆☆☆

آٹھواں باب

☆......منگیتر

سے ساتھ تنہائی کا حکم

☆......منگیتر

کے ساتھ تنہائی کے نقصانات

باب ثامن......❀

منگیتر کے ساتھ تنہائی کا حکم

دورِ حاضر میں یہ مسئلہ بھی اہمیت کا حامل ہے کہ آیا منگیتر کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا درست ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں بہت سے لوگ غلطی پر ہیں جس کا خمیازہ انہیں جلد یا بدیر بھگتنا پڑتا ہے۔ آج مرد و عورت کو صرف یہ کہہ کر تنہائی میں چھوڑ دیا جاتا ہے کہ دونوں منگیتر ہیں

اس بات میں شبہ نہیں کہ منگنی صرف نکاح کا پیغام دینے یا نکاح کا وعدہ کرنے کا نام ہے۔ لہذا اس کی وجہ سے نکاح جیسے احکامات نافذ نہیں ہو سکتے۔ اور منگیتر کو دیکھنے کا جواز وقتی طور پر ضرورت کے تحت حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ہمیشہ کیلئے اس کی اجازت نہیں دی ہے کہ خاطب و مخطوبہ جیسے جی چاہے شرم و حیاء کی دھجیاں بکھیرتے رہیں۔ لہذا منگیتر، منگنی کے باوجود ایک دوسرے کیلئے اجنبی اور حرام ہیں اور اجنبی کے ساتھ خلوت (تنہائی) اختیار کرنا حرام و ناجائز ہے۔ اس پر تمام علماء و فقہاء کا اجماع ہے اور یہی سنت سے بھی ثابت ہے۔

اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی، احادیث کی روشنی میں:

حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے کسی اجنبی غیر محرم خاتون کے ساتھ

تنہائی اختیار کرنے سے منع فرمایا اور اس کے نقصانات سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔ ہاں کسی محرم کی موجودگی میں بیٹھ سکتا ہے۔ (۱۱۸)

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سن لو! کوئی مرد جب کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھتا ہے تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (۱۱۹)

یعنی ان دونوں کو اکیلا دیکھ کر شیطان ان کے درمیان گھس جاتا ہے اور طرح طرح کے شیطانی وساوس ڈال کر انہیں بہکاتا ہے جس کی وجہ سے وہ گناہ پر بھی امادہ ہو سکتے ہیں۔ لہذا آپ ﷺ نے اولاً ہی دو غیر محرم وجودوں کو اکیلا ہونے سے منع فرما دیا تاکہ شیطانی وساوس سے محفوظ رہا جا سکے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۱۱۸)...... صحیح بخاری مع فتح الباری، حلد:9، صفحہ:339

صحیح مسلم مع النووی، حلد:9، صفحہ:109

(۱۱۹)...... سنن الترمذی، حلد:4، صفحہ:465

مسند احمد، حلد:1، صفحہ:81

السنن الکبریٰ للبیہقی، حلد:7، صفحہ:91

المستدرك للحاکم، حلد:1، صفحہ:114

(غیر محرم) عورتوں کے پاس (تنہائی میں) جانے سے بچو، ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا: دیور موت ہے۔ (۱۲۰)

علامہ ابن حجر فرماتے ہیں:

حضور ﷺ کا فرمان ''دیور موت ہے'' اس کے مختلف معانی ہو سکتے ہیں، ایک معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر دیور اپنی بھابی کے ساتھ تنہائی میں بیٹھے اور خدا نخواستہ ان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو یہ دین کی ہلاکت کا سبب ہے اس لئے دیور کو موت کہا گیا، اور اگر ان سے ایسا گناہ سرزد ہو جائے جسکی سزا کے طور پر سنگسار کرنا واجب ہو جائے تو ویسے ہی موت ہو جائے گی۔ یا اس سے مراد عورت کی ہلاکت ہے بایں طور کہ اس کا شوہر اس کو طلاق دے دے گا اور (ایک باعزت عورت کو یوں طلاق ہو جانا) اس کیلئے موت ہی ہے۔ (☆)

اجماع علماء:

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کے حرام ہونے پر تمام اہل علم کا اجماع ہے

(☆)......(ملخصاً) فتح الباری شرح صحیح بخاری، جلد: 9، صفحہ: 332

(۱۲۰)......صحیح بخاری معه الفتح، جلد: 9، صفحہ: 330

صحیح مسلم معه النووی، جلد: 4، صفحہ: 153

سنن الترمذی، جلد: 3، صفحہ: 465

چنانچہ امام شرف الدین نووی شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

اجنبی مرد وعورت کا کسی تیسرے وجود کے بغیر اکیلے ہونا باتفاقِ علماء حرام ہے۔ اور اسی طرح یہ بھی حرام ہے کہ ان کے ساتھ کوئی (تیسرا) وجود ایسا ہو کہ جس کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے اس سے حیاء نہیں کی جاتی جیسا کہ دو تین سال کا بچہ، کیونکہ اس کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے۔ (۱۲۱)

بہت سارے فقہاء جنہوں نے مخطوبہ کو دیکھنا جائز قرار دیا ہے، نے اس بات کی تاکید کی ہے کہ خاطب ومخطوبہ کی ملاقات تنہائی میں نہ ہو کیونکہ دونوں ایک دوسرے کیلئے اجنبی ہیں۔ اور جواز صرف دیکھنے تک ہے باقی امور اپنی اصل پر برقرار رہتے ہیں۔ علامہ ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں۔

"وَلَايَجُوْزُ لَهُ الْخِلْوَةُ بِهَا لِاَنَّهَا مُحْرَمَةٌ وَلَمْ يَرِدِ الشَّرْعُ بِغَيْرِ النَّظْرِ فَبَقِيَتْ عَلَى التَّحْرِيْمِ (۱۲۲)"

مخطوبہ کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ غیر محرم ہے اور

(۱۲۱)......شرح صحیح مسلم للنووی، جلد:9، صفحہ:109

وکذا فی الفتح الباری لا بن الحجر، جلد:4، صفحہ:77

(۱۲۲)......المغنی، جلد:9، صفحہ:490

وانظر کذالك، المقنع، جلد:3، صفحہ:4

والزرکشی علی الخرقی، جلد:5، صفحہ:146

والمبدع، جلد:7، صفحہ:7

شریعت نے صرف دیکھنے کی اجازت دی ہے دیگر امور میں حرمت باقی ہے۔

تنہائی کے نقصانات:

مرد و عورت کا ایک دوسرے کی طرف میلان ایک فطری امر ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر مرد کے جسم کا ایک ٹکڑا مشرق میں اور عورت کا ٹکڑا مغرب میں بھی رکھ دیا جاتا تو اپنی جنسی میلان کی وجہ سے یہ ضرور آپس میں آ ملتے۔ اللہ تعالیٰ نے حکمت کے تحت مرد و عورت میں یہ جنسی میلان رکھا ہے۔ اور اس میں حکمت یہ ہے کہ انسان کی افزائش نسل ہوتی رہے اور زمین کی تعمیر و ترقی کا عمل جاری رہے۔ اس جنسی میلان کے جائز حصول کیلئے اسلام نے نکاح جیسی نعمت انسانوں کو عطا فرمائی ہے۔ اور اس جنسی تعلق کے غیر فطری میلان کی روک تھام کیلئے ضروری احکام نافذ فرمائے۔

چونکہ انسان میں جنسی قوت مکمل زور کے ساتھ موجود ہے اور موقع ملتے ہیں اس کا ناجائز استعمال ہوسکتا ہے، اس لئے اسلام نے غیر محرم عورت کی طرف دیکھنے سے منع فرمایا، اور نہ صرف دیکھنے بلکہ اس کے ساتھ میل جول رکھنے، سفر میں جانے، اور تنہائی میں بیٹھنے کو بھی سختی سے ممنوع قرار دیا۔ جیسا کہ گذشتہ اوراق میں احادیث گزر چکی ہیں، اور ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ ''شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ (۱۲۳)'' اور جب دو غیر محرم وجود کسی

(۱۲۳)...... صحیح مسلم معه النووی ،جلد:14،صفحه:155

اکیلی جگہ پر اکٹھے ہونگے تو شیطانی خیالات ووساوس سے بچنا بہت ہی مشکل ہوگا ۔اسی لئے اسلام نے غیر محرم خواتین کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا ممنوع قرار دیا تاکہ فحاشی وعریانی اور بے حیائی کے سیلاب کے آگے بند باندھا جاسکے۔

اگر تنہائی میں بیٹھنا ہو تو:

شرعی طور پر کسی اجنبی خاتون کے ساتھ تنہا بیٹھنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی تیسرا وجود (مرد، عورت یا سمجھ دار بچہ) ساتھ بیٹھ جائے تو جائز ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں بیان ہو چکا ہے۔یعنی کسی تیسرے وجود سے تنہائی کا حکم ختم ہو جاتا ہے عام ازیں کہ وہ مرد ہو یا عورت، یا کوئی کمسن تمیز دار بچہ ہو جس سے حیاء کی جاتی ہے۔لہذا کسی چھوٹے بچے (لڑکا ہو یا لڑکی) کو ساتھ لیکر اگر خاطب و مخلوبہ تنہائی میں کوئی گفتگو کرنا چاہیں تو جائز ہے۔لیکن شرط یہ ہے کہ بچہ بالکل کم عمر نہ ہو بلکہ اتنا بڑا ہو کہ عام طور پر اس سے حیاء کی جاتی ہو۔(١٢٤)

☆☆☆☆☆☆

(١٢٤)......الزرکشی علی الخرقی ،جلد:5،صفحہ:146

نواں باب

رؤیة مخطوبہ

کے قواعد وضوابط کا خلاصہ

باب تاسع ...... ۞

رؤیۃ مخطوبہ کے قواعد وضوابط کا خلاصہ

گذشتہ اوراق میں منگیتر کو دیکھنے سے متعلق قواعد وضوابط اور مسائل و احکامات تفصیلاً نظر نواز ہو چکے ہیں، اب ان مسائل کا خلاصہ ایک ترتیب کے ساتھ پیش کرتا ہوں تا کہ وہ لوگ بھی مستفید ہو سکیں جو تفصیلی ابحاث کا مطالعہ نہ کر سکے یا جنہوں نے کوشش تو کی مگر کما حقہ استفادہ نہ کر پائے۔

(1) ...... جب کوئی آدمی کسی عورت سے شادی کرنے کا عزم بالجزم کر لے تو اس کیلئے اس عورت کو دیکھ لینا جائز ہے۔ چاہے عورت کو اس کا علم ہو یا نہ۔ چاہے عورت سے اجازت لی ہو یا نہ لی ہو۔ چاہے منگنی کرنے سے پہلے دیکھے یا منگنی کر لینے کے بعد۔

(2) ...... مرد کا غالب گمان یہ ہو کہ مجھے پیغامِ نکاح کا جواب ہاں میں ملے گا۔ لیکن اگر اس کا غالب گمان ہو کہ شادی کیلئے ''نہ'' ہو جائے گی تو عورت کو دیکھنا جائز نہیں۔

(3) ...... زیادہ سے زیادہ عورت کے اِن اعضاء کو دیکھنا جائز ہے جن کو کوئی محرم دیکھ سکتا ہے۔ مثلاً چہرہ، ہاتھ، قدم، گردن اور سر وغیرہ۔

(4)......عورت کو دیکھنے کیلئے تنہائی میں نہ بیٹھے۔ بلکہ وہاں کسی محرم مرد یا عورت یا کسی تمیز دار بچے کا ہونا ضروری ہے۔ اگر تنہائی میں ملاقات کی جائے تو جائز نہیں کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کیلئے اجنبی ہیں اور اجنبی کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا حرام ہے۔

(5)...... منگیتر کو دیکھتے ہوئے ''تلذُّذ'' کی نیت نہ ہو۔ کیونکہ تلذذ (لذت وخواہش) کی نظر سے دیکھنا صرف شوہر اور بیوی کیلئے جائز ہے اور منگنی نکاح کے حکم میں نہیں ہوتی۔

(6)...... مخطوبہ کو دیکھتے وقت مرد ثورانِ شہوت (شہوت کے غلبے) سے امن میں ہو۔ کیونکہ ایسی صورت میں عورت کو دیکھنا فتنے کا باعث ہے۔

(ثورانِ شہوت کے دوران مخطوبہ کو دیکھنے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ مالکیہ (١٢٥) اور حنابلہ (١٢٦) عدمِ جواز کے قائل ہیں جبکہ احناف

---

(١٢٥)......مواهب الجليل ،جلد:3،صفحه:405

منح الجليل ،جلد:2،صفحه:405

الخرشی علی الخلیل ،جلد:3،صفحه:166

الشرح الكبير،جلد:2،صفحه:215

(١٢٦)......المغنی، جلد:9،صفحه:490

المبدع،جلد:7،صفحه:7

كشاف القناع ،جلد:5،صفحه:10

شرح منتهی الارادات ،جلد:3،صفحه:4

(۱۲۷) اور شوافع (۱۲۸) اس کی اجازت دیتے ہیں۔)

(7)......خاطب اور مخطوبہ کا بدن ایک دوسرے سے مس نہ کرے۔ اگرچہ تلذذ اور شہوت کے بغیر ہو۔ کیونکہ یہ اجنبی ہیں اور اجنبی عورت سے مصافحہ کرنا اور اس کے جسم کو مس کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ حضرت امیمہ بنت رقیقہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اِنِّیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَآءَ (۱۲۹)''

میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

اسی طرح حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

---

(۱۲۷)......البدائع الصنائع، جلد:5، صفحہ:122

تبیین الحقائق، جلد:6، صفحہ:18

البحر الرائق، جلد:8، صفحہ:218

حاشیہ ابن عابدین، جلد:6، صفحہ:370

(۱۲۸)......روضۃ الطالبین، جلد:7، صفحہ:20

مغنی المحتاج، جلد:3، صفحہ:128

نہایۃ المحتاج، جلد:6، صفحہ:186

شرح الخطیب، جلد:3، صفحہ:319

(۱۲۹)...... مسند احمد، جلد:3، صفحہ:357

سنن ابن ماجہ، جلد:2، صفحہ:959

سنن الترمذی، جلد:4، صفحہ:152

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی، حدیث نمبر:529

ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کسی کے سر کو لوہے کی سویوں سے داغ دینا اس کیلئے کسی غیر محرم عورت کو مس کرنے سے بہتر ہے۔(۱۳۰)

(8)...... نہ تو زیادہ دیر تک دیکھا جائے اور نہ ہی اس کی تعداد، قدرِ مطلوب (جس سے مقصد حاصل ہو جائے) سے زائد ہو۔ لہذا جیسے ہی آدمی اپنی مخطوبہ کے اوصاف پر مطلع ہو جائے، دیکھنا ترک کر دیا جائے۔ (مخطوبہ کو دیکھنے کا مقصد اس کے اوصاف واخلاق کو جاننا ہے، اس مقصد کے حصول کیلئے چاہے ایک بار دیکھے، دو بار یا اس سے زائد مرتبہ دیکھے۔ مگر جیسے ہی اوصاف واخلاق کا علم ہو جائے اور دل نکاح کرنے پر مطمئن ہو جائے، تو دیکھنا ناجائز وحرام ہو جائے گا۔)

(9)...... مرد یا عورت کا چہرہ ہر قسم کے سرخی پوڈر اور میک اپ وغیرہ سے پاک ہو۔ دونوں میں سے کسی نے نہ تو اپنے بالوں کو رنگا ہو اور نہ ہی کوئی ایسی شے استعمال کی ہو جو حقیقت احوال کو جاننے میں مانع ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ دھوکہ اور تدلیس ہے اور اس سے اسلام اور بانی اسلام ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے "مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا (۱۳۱) "یعنی جس نے ہمیں دھوکہ

---

(۱۳۰)...... المعجم الکبیر للطبرانی، جلد:20، صفحہ:212-211

مجمع الزوائد، جلد:4، صفحہ:326 (وقال رجاله رجال الصحيح)

الترغیب والترھیب، جلد:3، صفحہ:39 (وقال ایضا کماقال الھیثمی)

سلسلة الاحادیث الصحیحة، حدیث نمبر:226

(۱۳۱)...... صحیح مسلم، حدیث نمبر 101

(۱۲۷)اور شوافع (۱۲۸)اس کی اجازت دیتے ہیں۔)

(7)......خاطب اور مخطوبہ کا بدن ایک دوسرے سے مس نہ کرے۔ اگرچہ تلذذ اور شہوت کے بغیر ہو۔ کیونکہ یہ اجنبی ہیں اور اجنبی عورت سے مصافحہ کرنا اور اس کے جسم کو مس کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ حضرت امیمہ بنت رقیقہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنِّیْ لَااُصَافِحُ النِّسَآءَ(۱۲۹)"

میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

اسی طرح حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

(۱۲۷)......البدائع الصنائع، جلد:5،صفحہ:122

تبیین الحقائق ،جلد:6،صفحہ:18

البحر الرائق،جلد:8،صفحہ:218

حاشیہ ابن عابدین، جلد:6،صفحہ:370

(۱۲۸)......روضۃ الطالبین ،جلد:7،صفحہ:20

مغنی المحتاج ،جلد:3،صفحہ:128

نہایۃ المحتاج ،جلد:6،صفحہ:186

شرح الخطیب ،جلد:3،صفحہ:319

(۱۲۹)...... مسند احمد ،جلد:3،صفحہ:357

سنن ابن ماجہ ،جلد:2،صفحہ:959

سنن الترمذی ،جلد:4،صفحہ:152

سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی،حدیث نمبر:529

ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کسی کے سر کو لوہے کی سویوں سے داغ دینا اس کیلئے کسی غیر محرم عورت کو مس کرنے سے بہتر ہے۔(۱۳۰)

(8)......نہ تو زیادہ دیر تک دیکھا جائے اور نہ ہی اس کی تعداد، قدرِ مطلوب (جس سے مقصد حاصل ہو جائے) سے زائد ہو۔ لہذا جیسے ہی آدمی اپنی مخطوبہ کے اوصاف پر مطلع ہو جائے، دیکھنا ترک کر دیا جائے۔ (مخطوبہ کو دیکھنے کا مقصد اس کے اوصاف و اخلاق کو جاننا ہے، اس مقصد کے حصول کیلئے چاہے ایک بار دیکھے، دو بار یا اس سے زائد مرتبہ دیکھے۔ مگر جیسے ہی اوصاف و اخلاق کا علم ہو جائے اور دل نکاح کرنے پر مطمئن ہو جائے، تو دیکھنا ناجائز و حرام ہو جائے گا۔)

(9)......مرد یا عورت کا چہرہ ہر قسم کے سرخی پوڈر اور میک اپ وغیرہ سے پاک ہو۔ دونوں میں سے کسی نے نہ تو اپنے بالوں کو رنگا ہو اور نہ ہی کوئی ایسی شے استعمال کی ہو جو حقیقت احوال کو جاننے میں مانع ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ دھوکہ اور تدلیس ہے اور اس سے اسلام اور بانی اسلام ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے ''مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا (۱۳۱)'' یعنی جس نے ہمیں دھوکہ

(۱۳۰)......المعجم الکبیر للطبرانی ، جلد:20، صفحہ:212-211
مجمع الزوائد ، جلد:4، صفحہ:326 (وقال رجاله رجال الصحیح)
الترغیب و الترهیب، جلد:3، صفحہ:39 (وقال ایضا کماقال الهیثمی)
سلسلة الاحادیث الصحیحة، حدیث نمبر:226

(۱۳۱)......صحیح مسلم ، حدیث نمبر 101

دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ایک تو ایسا کرنا دھوکہ دینے کے مترادف ہے اور دوسرا اس سے مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے کیونکہ دیکھنے سے مطلب تو عورت یا مرد کے اوصاف یا عیوب پر مطلع ہونا ہے اور جب میک اپ وغیرہ کے ذریعے ان کو چھپا لیا جائے تو مقصد ہی حاصل نہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

دسواں باب

رؤیۃ مخطوبہ

کے بعد انکار یا اظہار کے مسائل

باب عاشر......❀

رؤیۃ مخطوبہ کے بعد اظہار یا انکار کے مسائل

مرد وعورت کے ایک دوسرے کو دیکھ لینے کے بعد دو ہی صورتیں سامنے آتی ہیں۔ یا تو رشتہ قبول ہو جاتا ہے اور نکاح کیلئے ہاں ہو جاتی ہے یا پھر انکار ہو جاتا ہے۔ اگر رشتہ منظور ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے دونوں کی باہمی محبت کیلئے دعا کرنی چاہیئے تاکہ ان کی زندگی خوشگوار گزرے۔ اور اگر خدانخواستہ انکار کی نوبت آجائے اور مرد وعورت ایک دوسرے کو پسند نہ کرسکیں یا ایک دوسرے کے معیار پر پورے نہ اتر سکیں، تو کسی کی دلآزاری کئے بغیر وہاں سے چلے جائیں۔ مرد نہ تو عورت کے عیوب کی تشہیر کرے اور نہ کوئی ایسا جملہ زبان سے نکالے جو اس کیلئے اذیت اور تکلیف کا باعث ہو۔ جانے کے بعد بھی کسی دوسرے آدمی کے ساتھ ایسی گفتگو نہ کی جائے جس کی وجہ سے اس عورت کے رشتے میں رکاوٹ پیدا ہو اور اگر کوئی دوسرا شخص اس کو نکاح کا پیغام دینا چاہتا ہے تو اسے بدظن کرنے اور اس کے خلاف بھڑکانے کی قطعاً کوشش نہ کی جائے۔

اگر کسی شخص کو لڑکی پسند نہ آئے اور وہ اسے انکار کرنا چاہتا ہے تو کونسا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے؟ اس کے بارے میں بھی علماء کرام نے چند مسائل کا ذکر

کیا ہے۔

فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو لڑکی پسند نہ آئے تو واضح طور پر نہ کہے کیونکہ اس سے اس کی دل آزاری ہوگی اور اسے تکلیف پہنچے گی۔(۱۳۲)

اس کیلئے یہ بھی مناسب ہے کہ اس معاملے میں خاموشی اختیار کر لی جائے۔ جب کچھ مدت گزر جائے گی تو کوئی جواب نہ پا کر وہ سمجھ جائیں گے کہ ان کا ارادہ نہیں ہے۔ باوجود اس کے کہ طویل خاموشی بھی ان کیلئے اذیت اور تکلیف کا باعث ہوگی مگر یقیناً اس خاموشی کی تکلیف اس تکلیف سے کم ہوگی جو صراحۃً منہ پہ جواب دینے سے پہنچ سکتی ہے۔(۱۳۳)

شوافع میں سے صاحب تحفۃ المحتاج نے یہ بھی لکھا ہے کہ خاموشی کے علاوہ انکار کا یہ طریقہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان کے ساتھ کوئی ایسی شرط رکھ دی جائے جسے وہ پورا نہ کر سکتے ہوں اور شادی سے انکار ہو جائے۔(۱۳۴)

---

(۱۳۲)...... روضة الطالبين ،جلد:7،صفحه:21

المجموع شرح المهذب ،جلد:16،صفحه:139-138

مغنى المحتاج ،جلد:3،صفحه:128

نهاية المحتاج ،جلد:6،صفحه:186

تحفة المحتاج ،جلد:7،صفحه:191

(۱۳۳)......نهاية المحتاج ،جلد:6،صفحه:186

تحفة المحتاج ،جلد:7،صفحه:192

(۱۳٤)......تحفة المحتاج ،جلد:7،صفحه:192

لیکن یہ طریقہ مناسب نہیں کیونکہ اس سے دل آزاری یا تکلیف تو جو ہو گی وہ الگ بات ہے، ایک دوسرے کے بارے میں غلط گمان قائم ہو جائیں گی اور لوگوں میں نفرت بڑھے گی۔ اس کی بجائے اس قول پر عمل کیا جائے جو اکثر علماء سے منقول ہے کہ یا تو خاموشی اختیار کر لی جائے یا واضح طور پر مہذبانہ انداز میں بتا دے اور ایسا طریقہ اختیار کرے جو ایذاء اور تکلیف کا باعث نہ ہو مثلاً اس طرح کہہ دے کہ

''اللہ تعالیٰ نے یہ ہمارے مقدر میں نہیں لکھا''

جن فقہاء نے خاموشی اختیار کرنے کا قول کیا ہے ان کی دلیل، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے، جس میں ایک عورت نے اپنا آپ حضور ﷺ کیلئے ہبہ کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھ کر اپنا سر جھکا لیا تھا اور منہ سے کچھ بھی ارشاد نہ فرمایا، یعنی خاموشی اختیار فرمائی۔

خاطب پر لازم ہے کہ مخطوبہ کو دیکھنے کے بعد اگر انکار ہو جائے تو پردہ دار بیبیوں کے راز دوسروں پر افشاء نہ کرتا پھرے۔ وہ نہ تو عورت کے عیوب کسی کے سامنے بیان کرے اور نہ ہی اسے یا اس کے گھر والوں کو برے الفاظ سے یاد کرے۔ نہ کوئی ایسی بات زبان سے نکالے جسے اس کے گھر والے ناپسند کرتے ہوں کیونکہ یہ غیبت ہے اور غیبت حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

یاد رہے کہ جس طرح مرد پر لازم ہے کہ وہ عورت کے متعلق دوسروں کے

سامنے گفتگو نہ کرے اسی طرح عورت اور اس کے گھر والوں پر بھی لازم ہے کہ وہ مرد کا ذکر بھی کسی دوسرے کے سامنے نہ کریں اور نہ ہی اسے برے لفظوں میں یاد کریں۔

اگر خاطب و مخطوبہ ایک دوسرے کے عیوب لوگوں میں بیان کریں گے تو غیبت کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے رشتے میں بھی رکاوٹ کا سبب بنیں گے۔ اور یہ سب اسلام میں جائز نہیں ہے۔ بلکہ انہیں چاہئے کہ جس حد تک ہو سکے دوسروں کے سامنے ایک دوسرے کے متعلق یا ان کے گھر والوں کے بارے میں اچھے کلمات ادا کریں تا کہ ان کے رشتے میں رکاوٹ پیدا نہ ہو اور اگر کوئی دوسرا آدمی نکاح کا پیغام دینا چاہتا ہو تو بدظن نہ ہونے پائے۔

☆☆☆☆☆☆

گیارھواں باب

☆......شادی کیلئے دیکھی جانے والی صفات

☆......**صفاتِ خَلقیہ**

☆......**صفاتِ خُلقیہ**

☆......**صفاتِ فکریہ**

☆......ٹیلی فون پر باتیں کرنا

☆......میسجز SMS کے ذریعے بات کرنا

باب حادی عشر......❀

شادی کیلئے دیکھی جانے والی صفات

حدیث پاک کے الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کسی عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے۔

(۱) ...... مال (۲)...... خاندان (۳)...... خوبصورتی

(۴)...... دین

(اے مخاطب!) تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین کو فوقیت دینا۔(۱۳۵)

اس حدیث پاک میں رسول اکرم ﷺ نے چار چیزوں کا ذکر فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی خاتون سے شادی کی جاتی ہے۔آپ ﷺ نے دین کو فوقیت دینے کا حکم ارشاد فرمایا ہے مگر باقی چیزوں کی نفی نہیں فرمائی۔یعنی جب کسی سے شادی کرنی ہو تو ان اوصاف میں سے کسی بھی وصف کو دیکھ کر شادی کی جاسکتی ہے البتہ دین و اخلاقیات کو فوقیت دینا بہتر ہے۔یاد رہے کہ یہاں دین سے مراد مذہب نہیں بلکہ اخلاقیات اور صفاتِ حسنہ ہیں۔لہذا کسی ہندو پارسی وغیرہ سے ''مال، خاندان یا خوبصورتی'' کی بنا پر شادی نہیں کیا جاسکتی۔بلکہ اس کا مسلمان

(۱۳۵)...... صحیح بخاری ،جلد:6،صفحہ:123

صحیح مسلم ،جلد:2،صفحہ:1086 حدیث نمبر:1466

ہونا ضروری ہے اور مسلمان ہونے کے بعد اس کی دینداری، حسن اخلاق اور اچھی صفات کو ترجیح دینا اولیٰ ہے۔

اس بات میں شک نہیں کہ کوئی مرد جب شادی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ جس عورت سے اس کا نکاح ہو وہ حسن و جمال، تقویٰ، اخلاقِ حسنہ اور بہترین قوتِ فکر کی مالک ہو۔ اور اسی طرح عورت بھی یہ چاہتی ہے کہ اس کا مجازی خدا، شکل وصورت اور اخلاق وافکار میں یکتا ہو۔

مذکورہ حدیث پاک میں بیان کردہ صفات کو مجموعی طور پر تین اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(1) صفاتِ خَلقیہ

(2) صفاتِ خُلقیہ

(3) صفاتِ فکریہ

ان میں سے کچھ صفات ایسی ہیں جنکی پہچان کیلئے رؤیۃ ضروری ہے اور اس وقت تک ان صفات کی حقیقتاً پہچان نہیں ہوسکتی جب تک خود مخطوبہ کو دیکھ کر ان صفات کا اندازہ نہ لگایا جائے۔ اور کچھ ایسی ہے کہ جن تک رسائی دیکھ کر نہیں ہوسکتی بلکہ کسی دوسرے کے ذریعے ان صفات کو معلوم کیا جاسکتا ہے، مثلاً رشتہ داروں یا دوستوں اور سہیلیوں سے مل کر۔ اور کچھ صفات ہیں کہ نہ تو صرف دیکھ معلوم ہوتی ہیں اور نہ کسی کے بتانے سے، بلکہ ان صفات کو مخطوبہ سے گفتگو کر کے

معلوم کیا جا سکتا ہے۔ہم ان تینوں قسم کی صفات پر قدرے تفصیل سے گفتگو کرتے ہیں۔

صفاتِ خَلقیہ :

صفاتِ خَلقیہ یعنی شکل وصورت ،خوبصورتی و بدصورتی ،قد وقامت ،اور جسم کا موٹا پا یا کمزوری وغیرہ ،ان کو پہچاننے کیلئے ''دیکھنا'' بنیادی حیثیت رکھتا ہے ۔ اگر چہ ان چیزوں کی معلومات کسی دوسرے کے بتانے سے بھی حاصل ہو جاتی ہیں لیکن ہم یہ بات پہلے بھی واضح کر چکے ہیں کہ کسی وصف کو ایک آدمی اچھا تصور کرتا ہے مگر دوسرے کی نظر میں وہ خوبی نہیں بلکہ خامی ہوتی ہے۔لہذا ان صفات کو جاننے کیلئے مخطوبہ کو دیکھنا ناگزیر ہے۔اور یہ اوصاف کسی کے بیان کرنے سے نہیں بلکہ خود دیکھنے سے تسلی کی حد تک معلوم ہوتے ہیں۔

یہاں یہ بات دہرانا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا کہ ایسے موقع پر میک اپ کرنا یا دیگر اشیائے زینت کا استعمال درست نہیں ہے، کیونکہ ان کے استعمال سے اصل اوصاف چھپ جاتے ہیں اور مقصد حاصل نہیں ہوتا۔

صفاتِ خُلقیہ :

حدیث پاک کے مطابق جن چیزوں کی وجہ سے کسی عورت سے شادی کی جاتی ہے، ان میں سے ایک دینداری ہے اور آپ ﷺ نے دینداری کو ہی فوقیت دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔

حسن اخلاق اور دین داری کو تمام صفات پر فوقیت حاصل ہے۔انہی صفات کو ''صفاتِ خُلقیہ'' کہا جاتا ہے۔اب سوال یہ ہے کہ کیاان صفات کو جاننے کیلئے بھی رؤیۃ ضروری ہے یا نہیں۔

یہ صفات غیر محسوس اور ظاہری طور پر نظر نہ آنے والی صفات ہیں۔اور ظاہر سی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے ملاقات کرتا ہے اور خاص طور پر ایسی ملاقات جس کی بنیاد پر ازدواجی تعلق قائم کرنا ہو، تو انسان خود میں ایسی صفات بناوٹی طور پر بھی پیدا کر سکتا ہے جن سے کسی کو متاثر کیا جا سکے۔لہذا یہ صفات دیکھنے سے نہیں، بلکہ کسی قریبی رشتہ دار، اہل محلّہ، یا خاطب ومخطوبہ کے سچائی پسند دوستوں اور سہیلیوں کے ذریعے سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔تو اس کیلئے مناسب یہ ہے کہ انسان صرف اپنے دیکھنے پر اعتماد نہ کرے بلکہ اس کے قریبی دوست و احباب کے ذریعے صفاتِ خُلقیہ کے متعلق معلومات حاصل کرے۔اور اس میں کسی قسم کی قباحت یا خاطب ومخطوبہ میں سے کسی کیلئے ننگ وعار نہیں ہے۔عام طور پر لوگ یہ کہہ کر جذباتی پن میں مبتلا کر دیتے ہیں کہ ''کیا آپ کو ہم پر اعتماد نہیں ہے۔''لہذا ایسے جملے بول کر کسی کو معلومات اکٹھی کرنے سے روکنا درست نہیں ہے، اعتماد اپنی جگہ پر ہے مگر دلی تسلی کیلئے اگر کوئی پوچھتا ہے تو یہ اس کا اخلاقی اور شرعی حق ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دلی تسلی کیلئے خالق کائنات جل جلالہ

سے عرض کیا تھا:

''رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی''

اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔

تو اللہ رب العزت نے فرمایا:

''اَوَلَمْ تُؤْمِنْ''

کیا تجھے ہم پر یقین نہیں ہے؟

جناب خلیل اللہ علیہ السلام عرض گزار ہوئے

''بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ (۱۳۶)''

میرے مولا مجھے تجھ پر ایمان ویقین ہے مگر میں نے دل کی تسلی کیلئے پوچھا ہے۔

معلوم ہوا کہ اعتماد ویقین ایک الگ بات ہے مگر دلی تسلی اور اطمینان بہر حال ایک ضروری چیز ہوتی ہے۔

صفاتِ فکریہ:

صفاتِ فکریہ سے مراد آدمی کی سوچ، اس کے خیالات، تفکر وتدبر کی قوت اور مافی الضمیر کو احسن پیرائے میں بیان کرنا ہے۔ اور ان صفات کو بات کئے بغیر نہیں جانا جا سکتا۔ لہذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ مخطوبہ سے گفتگو کرنا جائز ہے یا نہیں۔

منگیتر سے گفتگو کرنا شرعاً جائز ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

(۱۳۶)...... القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، آیت: 260

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا (۱۳۷)

یعنی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم عدت والی عورتوں کو اشارۃً نکاح کا پیغام دو یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ تم ضرور ان سے ذکر کرو گے، لیکن تم ان سے کوئی خفیہ وعدہ نہ کر لینا، ہاں مگر تم کوئی اچھی بات کرو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے اس عورت سے اچھی بات کرنے کا ذکر فرمایا ہے جس کو نکاح کا پیغام دیا جائے۔ اس آیت کریمہ میں اگرچہ ان عورتوں کا ذکر ہے جن کے شوہر وفات پا گئے ہوں اور وہ عدت گزار رہی ہوں ۔مگر مسئلہ یہی بیان ہو رہا ہے کہ ان کو جب کوئی نکاح کا پیغام دے رہا ہو تو واضح الفاظ میں نہ کہے بلکہ اشارے کنائے سے کہے اور کوئی اچھی بات کرے۔ اس سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ مخطوبہ سے اچھی گفتگو کرنا جائز ہے مگر فضول اور مہمل باتیں کرنا ناجائز اور غلط ہے۔

اسی طرح حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا اور یہ دونوں شخصیات باہم گفتگو کرتی تھیں۔ چنانچہ جب رسول اکرم ﷺ نے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت ام ہانی نے عرض کیا:

(۱۳۷)...... القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، آیت:235

''وَاللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ لَاُحِبُّكَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَكَیْفَ فِی الْاِسْلَامِ لٰكِنِّیْ اِمْرَأَةٌ مُصْبِیَةٌ فَاَكْرَهُ اَنْ یُّؤْذُوْكَ ۔(۱۳۸)''

یعنی قسم بخدا! میں تو زمانہ جاہلیت میں بھی آپ ﷺ کو پسند کیا کرتی تھی تو اسلام میں کیسے ہوسکتا ہے نہ کروں ۔ لیکن میں بال بچے دار خاتون ہوں ، نہیں چاہتی کہ بچے آپ کو تکلیف پہنچائیں۔

اوپر ذکر کی گئی آیت کریمہ اور اس حدیث پاک سے بالکل واضح ہے کہ مخطوبہ سے گفتگو کرنا جائز ہے۔ یادر ہے کہ اس سے مراد یہ نہیں کہ خاطب و مخطوبہ جب چاہیں باتیں کر سکتے ہیں ، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب نکاح کا پیغام دیا ہو تو اس کی فکری صفات کو جاننے کیلئے اس کے ساتھ بات چیت کرنا ، جب تک اس کو دیکھا جاسکتا ہے تب تک بات بھی کی جاسکتی ہے۔

منگیتر سے گفتگو کر کے دو مقصد حاصل ہوتے ہیں۔

(1)......اس کی آواز کی خوبصورتی اور مٹھاس ، بات کرنے کا طریقہ اور کیفیت اور اسی طرح زبان کا کسی بیماری وغیرہ سے پاک ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔

(2)......اس کے فکری مناہج اور غور وخوض کی کیفیت کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

اور یہ ایسے مقاصد ہیں جو فقط ظاہری شکل وصورت دیکھنے سے حاصل نہیں ہوتے ۔ لہذا ان مقاصد کے حصول کیلئے اور اپنے جیون ساتھی کی فکری بلندی یا

(۱۳۸)...... المستدرك للحاكم ،جلد:4،صفحہ:53

پستی کو جاننے کیلئے اس سے گفتگو کرنا جائز اور درست بلکہ کسی حد تک لازمی ہے۔

ٹیلی فون پر بات کرنا:

نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کا فون پر ایک دوسرے سے باتیں کرنا آج خطرناک حد تک بڑھ چکا ہے اور رہی سہی کسر موبائل نیٹ ورکس نے سستے داموں لمبی کال کرنے کے پیکیجز آفر کر کے نکال دی ہے۔ ایسے حالات میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اپنی منگیتر کے ساتھ فون پر بات کرنا کیسا ہے۔

ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ مخطوبہ کی فکری صفات کو جاننے کیلئے گفتگو کرنا جائز ہے۔ اور اس کی مدت صرف اتنی ہے جتنی دیر میں ضروری معاملات پر گفتگو ہو سکے۔ منگنی ہو جانے کے بعد منگیتر سے باتیں کرنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے اس کی اجازت دی ہے اور بعض علماء کے نزدیک ایسا کرنا درست نہیں کیونکہ جب تک نکاح نہ ہو جائے خاطب ومخطوبہ ایک دوسرے کیلئے اجنبی اور غیر محرم ہیں۔ ڈاکٹر محمد بن ناصر الجعوان لکھتے ہیں۔

(مفہوم) خطرناک امور میں سے خاطب ومخطوبہ کا ایک دوسرے سے باتیں کرنا بھی ہے جبکہ ان کی ابھی شادی نہیں ہوئی۔ ایسا کرنے سے ان کے درمیان ہلاکت خیز شوق اور خواہشات جنم لیتی ہیں اور ملاقات کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے آجاتے ہیں اور یہ بہت بڑا عیب اور ان دونوں کے حق میں نقصان ہے۔ اور شرعی حدود سے خروج ہے کیونکہ شریعت

نے صرف دیکھنے کا حق دیا تھا اور وہ بھی محدود وقت تک۔(۱۳۹)

شیخ مصطفیٰ العدوی اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

اَلظَّاهِرُ ...... وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ...... اِنَّ حَدِيْثَ الْمَرْأَةِ مَعَ الرَّجُلِ فِی التِّيْلِيْفُوْنِ لِلْحَاجَةِ جَائِزٌ اِذْ لَا دَلِيْلٌ صَرِيْحٌ يَّمْنَعُ مِنْ ذٰلِكَ، وَلٰكِنْ يَّلْزَمُهَا اَنْ لَّا تَخْضَعَ لَهٗ بِالْقَوْلِ وَلَا تَتَكَلَّمَ مَعَهٗ اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَكُوْنُ كَلَامُهَا مَعَهٗ بِقَدْرِ الْحَاجَةِ الْمَطْلُوْبَةِ شَرْعًا۔(۱٤۰)

(حقیقت احوال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے مگر) ظاہر یہ ہے کہ عورت کا کسی مرد سے ٹیلی فون کے ذریعے ضروری بات کرنا جائز ہے، کیونکہ اس سے روکنے پر کوئی صریح دلیل نہیں ہے۔ لیکن عورت کیلئے ضروری ہے کہ مرد سے بات کرتے ہوئے (گفتگو میں) نرمی اختیار نہ کرے اور نہ ہی اچھی بات کے علاوہ کوئی اور گفتگو کرے۔ اور اس کا مرد کے ساتھ کلام صرف اتنا ہو جتنا کسی ضرورت کے وقت شرعاً ہوسکتا ہے۔

شیخ صالح الفوزان سے یہ سوال کیا گیا کہ دو منگیتروں کا ایک دوسرے سے موبائل کے ذریعے بات کرنا کیسا ہے؟ تو وہ جواباً تحریر کرتے ہیں۔

مُكَالَمَةُ الْخَطِيْبِ لِخَطِيْبَتِهٖ عَبْرَ الْهَاتِفِ لَابَأْسَ بِهٖ، اِذْ كَانَ بَعْدَ

---

(۱۳۹)......معالم مکتوبه فی رؤیة مخطوبه، صفحه:16-15

(۱٤۰)......جامع احکام النساء، جلد:4، صفحه:367

الْإِسْتِجَابَةِ لَهُ، وَكَانَ الْكَلَامُ مِنْ أَجْلِ الْمُفَاهَمَةِ وَبِقَدْرِ الْحَاجَةِ، وَلَيْسَ فِيهِ فِتْنَةٌ، وَكَوْنُ ذَالِكَ عَنْ طَرِيقِ وَلِيِّهَا أَتَمُّ وَأَبْعَدُ عَنِ الرِّيبَةِ۔ (١٤١)

موبائل کے ذریعے، خاطب ومخطوبہ (منگیتروں) کے ایک دوسرے سے بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جبکہ کے رشتہ طے ہو جانے کے بعد ہو اور بات ہفاہمت کیلئے کی جائے، بقدر ضرورت ہو اور اس میں فتنہ نہ ہو۔ ان کی گفتگو کا لڑکی کے ولی کے ذریعے ہونا زیادہ مناسب ہے اور شکوک وشبہات سے زیادہ دور ہے۔

خلاصہ کلام:

یہ بات اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ خاطب ومخطوبہ منگنی ہو جانے کے باوجود ایک دوسرے کیلئے اجنبی اور غیر محرم ہیں، جن کا بغیر کسی ضرورت کے ایک دوسرے سے بات کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ مذکورہ فتاوئ میں جس گفتگو کی اجازت کا ذکر ہے اس سے مراد منگنی کے وقت ہونے والی چند لمحوں کی گفتگو ہے جو ایک دوسرے کے خیالات سے واقفیت حاصل کرنے کیلئے ہوتی ہے۔ یا پھر کسی مجبوری کے تحت ہونے والی گفتگو مثلاً کسی ناخوشگوار حادثے کی خبر دیتے وقت اگر مخطوبہ فون رسیو کرلے تو حادثے کی خبر دینے کیلئے بات کرنے میں حرج نہیں ہے مگر جہاں تک مروجہ طریقہ کار کے مطابق موبائل یا ٹیلی فون پر بات کرنے کا تعلق ہے تو یہ ناجائز

(١٤١)...... فتاوى المرأة المسلمة، صفحه: 364

اور ممنوع ہے۔ واللہ واعلم بالصواب

SMS کرنے کا حکم:

دورِ حاضر میں ایس ایم ایس SMS ایک خاموش پیغام رساں ہے جس سے کسی بھی قسم کی پیغام رسانی کا کام لیا جا سکتا ہے۔ خاطب و مخطوبہ کے SMS کے ذریعے بات کرنے کے متعلق کسی کتاب یا مطبوعہ فتاویٰ جات میں کوئی بات راقم الحروف کو نہیں مل سکی۔ تاہم چند الفاظ پیش خدمت ہیں۔

شریعت مطہرہ نے خاطب و مخطوبہ (منگیتروں) کے ایک دوسرے کو دیکھنے یا بات کرنے کی جتنی عام حالات میں اجازت دی ہے، SMS کے ذریعے بات کرنے میں بھی اتنی ہی اجازت ہے۔ اگرچہ SMS کے ذریعے بات کرنے سے صورت کو دیکھنے یا کلام و زبان کی مٹھاس و نرمی محسوس کرنے والی صورتیں ظاہر نہیں ہوتیں، مگر اس کے ذریعے برائی کی طرف لے جانے والی چیزوں کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔ اور جو چیز گناہ کا سبب بنے، وہ بھی گناہ ہوتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ شریعت مطہرہ نے عورت کو کتابت (لکھنا سکھانے) سے منع کیا ہے۔ (۱٤۲) اور اس کی ممانعت کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اگر لڑکی کو لکھنا سکھایا جائے تو ممکن ہے وہ کتابت کے ذریعے

(۱٤۲)...... عورت کو کتابت سکھانے میں علماء کا اختلاف ہے۔ راجح قول کے مطابق عورت کیلئے کتابت (لکھنا) سیکھنا جائز ہے۔ لیکن اگر فتنے کا خوف ہو جیسا کہ زیر بحث مسئلہ میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے، تو عورت کو کتابت سکھانا ممنوع اور ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کسی غیر محرم سے تعلقات قائم کرلے اور اپنی اور اہل خانہ کی عزت کو خاک میں ملانے کا باعث بنے۔ چونکہ SMS کے ذریعے بات کرنے میں کتابت بھی پائی جاتی ہے جس کی بنیاد پر اس کے عدم جواز کا قول کیا جائے گا۔

تیسری بات یہ ہے کہ جن کاموں کو کرنے سے شریعت نے منع کیا ہے، ان کاموں کے قریب قریب کے مباح (جائز) کاموں سے بھی بچنے کی ترغیب دی ہے۔ تاکہ کوئی شخص جائز کام کرتے کرتے ناجائز میں نہ داخل ہوجائے۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت فرماتا ہے "تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا (۱۴۳)" یہ اللہ کی (بیان کی ہوئی) حدیں ہیں پس تم ان کے قریب بھی مت آؤ۔

اسی طرح حدیث پاک میں ایک مثال بیان فرمائی گئی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی بکری ممنوعہ چراگاہ کے کنارے کنارے چر رہی ہے مگر اس چراگاہ میں داخل نہیں ہوتی لیکن اس صورت میں یہ خدشہ بہر حال رہتا ہے کہ وہ کسی بھی وقت ممنوعہ چراگاہ میں داخل ہوسکتی ہے اس لئے اسے ایسی چراگاہ کے کنارے پر بھی چرنے سے باز رکھنا چاہیے تاکہ بعد میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

SMS کے ذریعے بات کرنے کے عدمِ جواز پر اگرچہ صراحۃً کوئی دلیل نہیں ہے مگر ممنوعہ چراگاہ میں داخل ہوجانے کا سبب بننے کی وجہ سے اس سے باز رہنا ہی اچھا ہے۔

---

(۱۴۳)......القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، آیت:186

بارھواں باب

مخطوبہ

کو دیکھنے کیلئے وکیل مقرر کرنا

اور

بدن کی عکسی تصاویر دیکھنا

باب ثانی عشر ....❀

لڑکی دیکھنے کیلئے وکیل مقرر کرنا

اگر کوئی آدمی کسی وجہ سے خود لڑکی کو دیکھنے کیلئے نہ جا سکے تو اس کیلئے کسی دوسرے کو اپنا وکیل بنا کر بھیجنا جائز ہے۔اس میں دو طرح کے مسائل کا ذکر آتا ہے۔

(1)......لڑکی دیکھنے کیلئے کسی اجنبی عورت کو وکیل بنانا اور لڑکا دیکھنے کیلئے کسی اجنبی مرد کو وکیل بنانا۔

(2)...... پہلے کا الٹ، یعنی لڑکی دیکھنے کیلئے کسی اجنبی مرد کو وکیل بنانا اور لڑکا دیکھنے کیلئے کسی اجنبی عورت کو وکیل بنانا۔

(1)...... جب خاطب کسی وجہ سے خود لڑکی کو نہ دیکھ سکتا ہو، مثلاً جگہ کی دوری کی وجہ سے یا اندھے ہونے کی وجہ سے، تو کسی عورت کو اپنا وکیل بنا کر لڑکی کو دیکھنے کیلئے بھیجنا جائز ہے اور اسی طرح اگر مخطوبہ کا اپنے خاطب کو دیکھنا مشکل ہو تو کسی مرد کو اپنا وکیل بنا کر بھیجنا جائز ہے۔(١٤٤)

---

(١٤٤)......حاشیہ ابن عابدین ، جلد:6،صفحہ:370

روضۃ الطالبین ، جلد:7،صفحہ:20

مغنی المحتاج ،جلد:3،صفحہ:128

حاشیۃ الدسوقی ،جلد:2،صفحہ:215

الخرشی علی الخلیل،جلد:3،صفحہ:166

اس مسئلہ میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ کیونکہ جس طرح مرد کا مرد کو دیکھنا درست ہے اسی طرح عورت کا عورت کو دیکھنا بھی جائز ہے۔

منگیتر کو دیکھنے کیلئے کسی عورت کو وکیل بنانا سنت سے ثابت ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ فرمایا تو ایک عورت کو (وکیل بنا کر) اسے دیکھنے کیلئے بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس عورت سے فرمایا:

"شُمِّي عَوَارِضَهَا وَانْظُرِي عُرْقُوبَيْهَا۔(١٤٥)"

اس کے دانت اور کونچیں (ایڑی کے اوپر کے پٹھے) دیکھنا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ جب کسی عورت سے شادی کا ارادہ ہو تو پہلے اسے دیکھنا یا کسی عورت کو اسے دیکھنے کیلئے بھیجنا سنت ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد کیلئے کسی عورت کو اپنا وکیل بنانا جائز ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے اس عورت کو اپنا وکیل بنا کر بھیجا تھا۔

(2)......مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے کسی اجنبی مرد کو وکیل بنانے یا خاطب کو دیکھنے کیلئے کسی اجنبی عورت کو وکیل بنانے کے متعلق اہل علم کا کوئی قول نہیں مل سکا۔ ہاں فقہاء مالکیہ نے اس مسئلہ پر نص وارد کی ہے، اور ایسا کرنے کی اجازت دی ہے۔(١٤٦)

(١٤٥)...... المستدرك للحاكم ، جلد:2،ص: 197

(١٤٦)......حاشية الدسوقي ،جلد:2،صفحه:215

الخرشي على خليل ،جلد:3،صفحه:166

مگر راجح قول یہ ہے کہ ایسا کرنا درست نہیں کیونکہ اس سے غیر محرم کو دیکھنا لازم آتا ہے، جو کہ شریعت اسلامیہ میں حرام و ناجائز ہے۔

مخطوبہ کی تصویر دیکھنا:

عام طور پر جب رشتہ طے کیا جاتا ہے تو لڑکے یا لڑکی کی تصویر دکھائی جاتی ہے اور تصویر کے ذریعے لڑکا یا لڑکی کو پسند کیا جاتا ہے۔ کیا ایسا کرنا درست اور جائز ہے؟

جب خاطب کا مخطوبہ کو یا مخطوبہ کا خاطب کو ظاہراً دیکھنا مشکل یا ناممکن ہو، مثلاً شہروں کی دوری یا کسی اور سبب سے وہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں تو ان کی تصاویر کو دیکھنا جائز ہے۔

مگر یہ بات ذہن نشین رہے کہ تصویر دیکھنے سے نہ تو کما حقہ ان کے اوصاف کا ادراک ہو سکتا ہے اور نہ ہی اخلاق و عادات کا پتہ چل سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک تصویر کو دیکھنے کا معاملہ ہے تو درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہے۔

(1)......تصویر نئی اتروائی ہوئی ہو پرانی نہ ہو۔

(2)......تصویر بنانے میں مبالغہ آرائی یا دھوکہ دہی سے کام نہ لیا گیا ہو۔ (جیسا آج کل فوٹو شاپ وغیرہ پروگرامز پر ایسی تصاویر بنانا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔)

(3)......تصویر میں صرف وہ اعضاء نظر آ رہے ہوں جن کا دیکھنا منگیتر کے لئے جائز ہے۔ (١٤٧)

---

(١٤٧)......خطبة النكاح، صفحه: 117

تیرھواں باب

☆...... منگنی کرنے کا صحیح طریقہ

☆...... منگنی میں ہونے والی غیر شرعی رسومات

☆...... منگنی ٹوٹنے پر مرتب ہونے والے احکام

☆...... منگنی کے تحفوں کا حکم

باب ثالث عشر......❀

منگنی کی رسمیں اور منگنی کرنے کا صحیح طریقہ

آج کل منگنی لڑکے کی ہو یا لڑکی کی، وقت، مال، عزت اور رواداری کی عام نیلامی کی جاتی ہے۔ کچھ لوگوں نے منگنی کو فرض سمجھ لیا ہے۔ اور اس خیالاتی فرض کو ادا کرنے کیلئے انہیں جتنے بھی لوگوں کے فرائض چھوڑنے پڑیں، اس سے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ذیل میں چند باتیں منگنی کے حوالے سے پیش خدمت ہیں۔

علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں......

منگنی دراصل نکاح کا وعدہ ہے۔ اگر یہ نہ بھی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ لہذا بہتر تو یہ ہے کہ منگنی کی ''رسم'' بالکل ختم کر دی جائے، اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور سوائے نقصان کے اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ (چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں) اگر اس کا کرنا ضروری ہی ہو تو اس طرح کرو کہ پہلے لڑکے والے کے یہاں اس کے قرابت دار جمع ہوں اور وہ ان کی خاطر تواضع صرف پان اور چائے سے کرے۔ اگر کہیں پان کا رواج نہ ہو جیسے کہ پنجاب، تو صرف چائے سے جس کے ساتھ کوئی مٹھائی نہ ہو۔ پھر یہ لوگ اٹھ کر لڑکی والوں کے گھر آ جائیں وہ بھی ان کی تواضع صرف پان اور چائے سے کریں۔ لڑکے والے اپنے ساتھ دولہن

کیلئے ایک سوتی دوپٹہ اور ایک سونے کی نتھ (نتھنی) (اگر طاقت ہوتو) لائے جو کہ پیش کردے۔ دولہن والوں کی طرف سے ایک سوتی رومال اور ایک چاندی کی انگوٹھی ،ایک نگینہ والی پیش کردی جائے ،جس کا وزن سوا چار ماشہ سے زیادہ نہ ہو۔ کیونکہ مرد کو ریشم اور سونا پہننا حرام ہے۔ لو یہ منگنی ہوگئی۔ اگر دوسرے شہر سے منگنی کرنے والے آئے ہیں تو ان میں سات آدمیوں سے زیادہ نہ آئیں اور دولہن والے مہمانی کے لحاظ سے (نہ کہ اوقات سے بڑھ کر) ان کو کھانا کھلا دیں۔ مگر اس کھانے میں دوسرے محلے والوں کی عام دعوت کی ضرورت نہیں۔ پھر اس کے بعد لڑکے والے جب بھی آئیں تو ان پر مٹھائی اور کپڑوں کے جوڑے کی پابندی نہ ہو۔ اگر اپنی خوشی سے بچوں کیلئے تھوڑی سی مٹھائی لائیں تو اسے محلے میں تقسیم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ ایک دوسرے کو ہدیہ (تحفہ) دو اس سے محبت بڑھے گی ،مگر اس ہدیہ کو ٹیکس نہ بنالو کہ بیچارہ اس کے بغیر آہی نہ سکے۔ (۱۴۸)

منگنی ٹوٹنے پر مرتب ہونے والے مسائل:

منگنی ٹوٹنے پر کوئی حکم یا اثر مترتب نہیں ہوتا جب تک کہ نکاح نہ ہو چکا ہو ۔ ہاں اگر خاطب نے پہلے حق مہر ادا کر دیا تھا تو اس کو واپس کرنا ضروری ہے۔ اگر چہ وہ ہلاک (ضائع) ہو چکا ہو یا خود اسے ہلاک کر دیا ہو دونوں صورتوں میں اسے واپس کرنا ضروری ہے۔

(۱۴۸)...... اسلامی زندگی ، صفحہ:32-31

اگر مہر ہلاک ہو گیا یا ہلاک کر دیا، تو اگر وہ قیمت والی چیز تھی تو اس کی قیمت ادا کرنا اور اگر وہ مثلی تھی تو اس کی مثل ادا کرنا لازم ہے۔(۱۴۹)

منگنی کے تحفوں کا حکم:

اگر لڑکے نے اپنی منگیتر کو شادی سے پہلے کچھ تحائف دیئے ہیں یا اس پر اپنا مال خرچ کیا ہے تو اس کی دو صورتیں بنتی ہے۔

(۱)......حق مہر کی رقم پیشگی ادا کی ہے۔

(۲)...... یا ویسے ہی کوئی چیز تحفے میں دی ہے تاکہ باہمی محبت میں اضافہ ہو۔

(۱)......اگر خاطب نے لڑکی کو حق مہر میں سے کچھ رقم یا ساری رقم دی ہے تو بالاتفاق منگنی ٹوٹنے کے بعد یہ سب کچھ لڑکے کو واپس کرنا ہوگا۔ چاہے لڑکے نے خود منگنی توڑی ہو یا لڑکی نے اس رشتے سے انکار کر دیا ہو۔(منگنی کے موقع پر جو انگوٹھی یا کوئی اور زیور پہنایا جاتا ہے وہ بھی اسی حکم میں شامل ہے۔)

(۲)......اگر تحفے کے طور پر منگیتر کو کوئی چیز دی ہے تو اس کے متعلق علماء کے چار اقوال ہیں۔

(۱)......جس کو تحفے کے طور پر چیز دی ہے، اگر وہ چیز بعینہ اس کے پاس محفوظ ہے اور اس میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا تو اس سے واپس لینا جائز ہے۔ اور

(۱۴۹)......الفقه الاسلامی وادلته ،جلد:7،صفحه:26-25

اگر وہ چیز ہلاک ہوگئی ہو یا اس میں تبدیلی آچکی ہو تو چونکہ اب واپسی ممکن ہی نہیں ہے لہذا واپسی کا مطالبہ نہ کیا جائے۔ یہ احناف کا مؤقف ہے۔

(۲)...... منگیتر سے کوئی چیز بھی واپس نہیں لی جائے گی اگرچہ مانع لڑکی کی طرف سے ہو، ہاں اگر یہ شرط رکھی گئی تھی یا اس علاقے کا عرف ہے (کہ ایسے تحفے واپس کئے جاتے ہیں) تو واپس لینا درست ہے۔ یہ بعض مالکیہ کا مذہب ہے۔

(۳)...... تیسرا قول یہ ہے کہ ہر صورت میں ہدیہ واپس لیا جائے گا۔ اگر وہ بعینہ موجود ہے تو وہی واپس کریں اور اگر وہ ہلاک ہوگیا ہو یا اس میں کوئی تبدیلی آچکی ہو تو اس کی قیمت لوٹائی جائے گی۔ یہ جمہور شافعیہ اور حنابلہ کا قول ہے۔

(۴)...... چوتھا قول یہ ہے کہ اگر لڑکا منگنی توڑے تو اسے کچھ بھی واپس نہیں کیا جائے گا اور اگر لڑکی منگنی توڑے تو تحفے واپس کرنے لازم ہونگے۔

ڈاکٹر وھبہ زحیلی لکھتے ہیں کہ......

میرے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ نکاح سے پہلے عورت کو جو بھی تحائف دے دیئے جائیں وہی ان کی مستحق ہے۔(۱۵۰)

☆☆☆☆☆☆

(۱۵۰)...... الزواج الاسلامی السعید، صفحہ:307-306

چودھواں باب

کن عورتوں سے منگنی کرنا ممنوع ہے؟

باب رابع عشر......❀

کن عورتوں کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے

نکاح کرنے کے اعتبار سے عورتوں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح ہی نہیں ہوسکتا اور وہ ہمیشہ کیلئے مرد پر حرام ہیں اور یہ تین طرح کی عورتیں ہیں۔

(۱)......وہ عورتیں جن سے نسب اور نسل کی وجہ سے نکاح کرنا حرام قرار دیا گیا۔

(۲)......وہ عورتیں جن سے رضاعت (دودھ شریک ہونے) کی وجہ سے نکاح حرام قرار دیا گیا۔

(۳)......ایسی خواتین جن سے مصاہرت (یعنی سسرالی رشتہ) ہونے کی وجہ سے نکاح کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔

اور دوسری قسم کی وہ خواتین ہیں جن سے نکاح کرنا جائز تو تھا مگر کسی سبب اور علت کی بنا پر ممنوع ہو گیا۔ مثلاً وہ عورت جو کسی دوسرے کی زوجیت میں آجائے، یعنی شادی شدہ خاتون، وغیرہ

ہمارا مقصد محرماتِ نکاح کو بیان کرنا نہیں ہے لیکن تمہید کے طور پر ان کا

تذکرہ کر دیا ہے تا کہ ہم اپنے اصل مسئلہ کی طرف توجہ دلوا سکیں۔ جن عورتوں سے نکاح کرنا حلال ہے ان میں کچھ ایسی خواتین بھی ہیں کہ چند وجوہ کی بنیاد پر ان سے منگنی کرنا یعنی نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔ اور جب وہ سبب اور علت رفع ہو جائے تو نکاح کا پیغام دیا جا سکتا سکتا ہے۔ ذیل میں ہم چند ان خواتین کا تذکرہ کریں گے جن کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔

(۱)...... جسے کسی نے نکاح کا پیغام دے رکھا ہو:

جن عورتوں کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے، ان میں سے ایک وہ خاتون ہے جسے کسی مسلمان نے پہلے ہی نکاح کا پیغام دے رکھا ہو۔ اور اس رشتے کو قبول کرنے اور رضامندی کی علامات واضح ہوں تو وہاں نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَا یَخْطُبِ الرَّجُلُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ حَتّٰی یَنْکِحَ اَوْ یَتْرُکَ" (۱۵۱)

کوئی آدمی اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی پر منگنی نہ کرے حتیٰ کہ یا تو نکاح ہو جائے یا وہ خود اسے چھوڑ دے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا یَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَّبْتَاعَ عَلٰی بَیْعِ

(۱۵۱)...... الصحیح للبخاری، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 5143

الصحیح للمسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر: 1413

اَخِیْہِ وَلَا یَخْطُبَ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْہِ حَتّٰی یَذَرَ (۱۵۲)"

مومن، مومن کا بھائی ہے پس کسی مومن کیلئے حلال نہیں کہ اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع کرے اور اس کیلئے حلال ہے کہ اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی پر منگنی کرے یہاں تک کہ وہ خود چھوڑ دے۔

امام نووی فرماتے ہیں:

"یہ احادیث مسلمان بھائی کی منگنی پر منگنی کے حرام ہونے میں ظاہر ہیں اور اس کی حرمت پر تمام علماء کا اجماع ہے جبکہ خاطب کا رشتہ قبول ہو جانا واضح ہو، اور وہ نہ تو کسی کو (اپنی منگنی پر منگنی کی) اجازت دے اور نہ ہی اسے چھوڑے۔(۱۵۳)"

(۲)...... جسے طلاق رجعی ہوئی ہو:

جس عورت کو شوہر نے طلاق رجعی دی ہو ()، اس کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔ کیونکہ جب تک اس کی عدت پوری نہیں ہو جاتی وہ اسی شخص کی زوجہ ہے، اور چونکہ یہ طلاق رجعی ہے اور اس کا شوہر ایام عدت کے دوران کسی بھی وقت رجوع کر سکتا ہے۔

(۳)...... مطلقہ عورت جو عدت میں ہو:

جس عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دی ہوں اور وہ عدت

---

(۱۵۲)......الصحیح للمسلم، کتاب النکاح، حدیث نمبر:1414

(۱۵۳)...... شرح النووی علیٰ مسلم، جلد:9، صفحہ:197

گزار رہی ہو اس کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے جب تک کہ اس کی عدت مکمل نہیں ہو جاتی۔

(۴)...... جو عدتِ وفات میں ہو:

جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور وہ عدتِ وفات گزار رہی ہو اس کو نکاح کا پیغام دینا ممنوع ہے۔ ہاں البتہ اشارۃً اسے نکاح کی پیشکش کی جا سکتی ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

''وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ......(١٥٤)''

یعنی تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم عدت والی عورتوں کو اشارۃً نکاح کا پیغام دو یا اپنے دلوں میں چھپائے رکھو۔

اشارۃً نکاح کا پیغام دینے کا مطلب ہے کہ اس کے ساتھ ایسی گفتگو کی جائے جس سے اس کو اندازہ ہو جائے کہ یہ آدمی مجھ سے شادی کا خواہشمند ہے۔ مثلاً کہنا کہ ''تم بہت خوبصورت ہو، یا مجھے بیوی کی ضرورت ہے، میں بھی کسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں وغیرہ''

ان کے علاوہ جن عورتوں سے نکاح کرنا منع ہے (جن کا مختصر ذکر باب کے شروع میں کیا گیا ہے) ان کو نکاح کا پیغام دینا بھی ممنوع و حرام ہے۔

---

(١٥٤)......القرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، آیت :235

پندرھواں باب

☆......خلاصۂ کتاب اردو زبان میں

☆......خلاصۂ کتاب انگریزی زبان میں

خلاصہ بحث:

منگنی اور منگیتر کے متعلق دلائل سے مزین تفصیلاً گفتگو آپ نے ملاحظہ فرمائی جس کے بعد یقیناً کوئی تشنگی باقی نہیں رہی ہوگی۔ رؤیۃ مخطوبہ کے متعلق مسائل کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

☆......خاطب کا اپنی مخطوبہ کو دیکھنا عام اہل علم کے نزدیک جائز ہے بلکہ بعض فقہاء نے اسے مستحب قرار دیا ہے۔

☆......جس طرح خاطب کا مخطوبہ کو دیکھنا جائز ہے اسی طرح مخطوبہ کا خاطب کو دیکھنا بھی جائز ہے۔

☆......خاطب اور مخطوبہ میں سے ہر ایک کا ایک دوسرے کو دیکھ لینا بڑا اہم مسئلہ ہے جس سے غفلت برتنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے وہ دونوں ایک دوسرے کی صفات و عادات سے واقف ہو جاتے ہیں اور شادی کے بعد ایک تو لڑائی جھگڑے سے کسی حد تک بچاؤ رہتا ہے اور خدانخواستہ ہو جائے تو دوسروں کو ملامت نہیں کی جاسکتی۔

☆......فقہاء کے راجح قول کے مطابق مخطوبہ کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا چاہیئے، لیکن اگر کوئی ان اعضاء کے علاوہ بھی دیکھنا چاہے تو ان اعضاء کو دیکھ سکتا ہے جن کو اس عورت کے محرم کیلئے دیکھنا جائز ہے۔ مثلاً چہرہ، ہاتھ، قدم

،سر، گردن، کہنیاں اور پنڈلیاں۔

☆......مخطوبہ کو نکاح کا پیغام دینے سے پہلے بھی دیکھنا جائز ہے اور بعد میں بھی، اور بعد میں دیکھنا اولیٰ ہے۔

☆......عورت (مخطوبہ) کو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا بھی جائز ہے اور اجازت لے کر بھی، مگر اجازت لیکر دیکھنا اولیٰ ہے۔

☆...... چونکہ لڑکی نکاح سے پہلے اپنے منگیتر کے لئے اجنبی اور غیر محرم ہوتی ہے، لہذا ان کا تنہائی میں بیٹھنا، اور ان کے بدن کا ایک دوسرے سے مس کرنا وغیرہ ممنوع ہے اگر چہ بغیر شہوت کے ہو۔

☆......دیکھتے وقت، لڑکا اور لڑکی دونوں کیلئے میک اپ کا استعمال یا بالوں کو رنگنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ دھوکے کے مترادف جس سے منع کیا گیا ہے۔

☆......جن اوصاف کو جاننے میں رؤیۃ فائدہ دے سکتی ہے وہ صرف اوصافِ جسمیہ ہیں۔ صفاتِ خُلقیہ کو پہچاننے میں رؤیۃ کوئی فائدہ نہیں دیتی اگر چہ جتنی بار مرضی دیکھا جائے۔ (لہذا اخلاق وسلوک کو جاننے کے بہانے بار بار دیکھنے کا اصرار کرنا فضول ہے۔)

☆......مخطوبہ کی آواز کو سننے، اس کے بات کرنے کے طریقے کو جاننے، اور اس کے فکری مناہج کو پہچاننے کیلئے اس کے ساتھ بات کرنا جائز ہے۔

☆......مخطوبہ کو دیکھنے کی مدت اور تعداد صرف اتنی ہے جس سے مقصد

حاصل ہو جائے۔ لہذا جب خاطب اپنی مخطوبہ کے اوصاف کو جان چکا ہو تو اس کیلئے دیکھنا ناجائز اور ممنوع ہو جائے گا کیونکہ وہ اس کیلئے اجنبی اور غیر محرم ہے۔

☆...... جب خاطب و مخطوبہ کے لئے ایک دوسرے کو دیکھنا مشکل ہو تو مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے کسی عورت کو وکیل بنانا، اور خاطب کو دیکھنے کیلئے کسی مرد کو وکیل بنانا جائز ہے۔ لیکن مخطوبہ کو دیکھنے کیلئے کسی مرد کو اور خاطب کو دیکھنے کیلئے کسی عورت کو وکیل بنانا جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے غیر محرم کو دیکھنا لازم آتا ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے۔

☆...... اگر مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دیکھنا مشکل ہو تو ایک دوسرے کی تصویر کو دیکھنا جائز ہے۔ جبکہ ذکر کردہ شرائط کے مطابق ہو۔

Ordinance of Islam is looking at the lady you are going to be engaged with before marriage.

The search discussing the laws in allowing engaged couple to see each other before marriage which can be summarized as follows:

Most of the logins said it is allowed and some encourage that as it is order "without obligation" from prophet.

This is the same for both male and female.

For couple to see each other is very important so each one will see the other closely so if they get married, things will be clear.

The accepted extent to which the male can see from female during engagement is the same as which he can see from his female relatives other that his wife.

Time of vision can be before or after engagement which is more suitable.

He can see her without her permission but it is better if it is with her permission.

During engagement and before marriage she is foreigner to her and he is allowed to be alone with her without other person usually prohibited man.

She is not allowed to put make up or paint her hair at time of vision as that is sort of cheating.

Vision usually helps to give impression about body built and description but behaviour usually difficult to know even if meeting happen more than once.

Speaking with each other is allowed to know the way of speech and way of thinking of each other.

The duration of meeting should be restricted to the objectives of meeting and should not be extend as both are foreigner to each other.

Both of then can authorize or deputies other person for meeting and discussion with the person who he or she is going to be engaged with

They can use pictures to see each other if direct vision is not possible.

فهارس المصادر و المراجع

١ ......القرآن الكريم، منزل من الله

الف

٢ ......الاشراف علىٰ نكت مسائل الخلاف للقاضى عبد الوهاب بغدادى ، دار ابن القيم و دار ابن عفان ،الطبعة الاولىٰ ١٤٢٩ قاهره

٣ ......الاشراف على مذاهب اهل العلم ،لابن المنذر ،المكتبة التجارية ،مكة

٤ ......اسلامى زندگى ، مفتى احمد يار خان نعيمى ، نعيمى كتب خانه گجرات پاكستان

٥ ...... اقرب المسالك لمذهب الامام مالك ، للدردير ،مكتبة ايوب نيجيريا

٦ ......الاقناع ،لطالب الانتفاع ، لابى النجاء الحجاوى ، دارة الملك عبد العزيز بالرياض

٧ ...... الانصاف للمرداوى ، دار احياء التراث العربى ، الطبعة الثانية ١٤٠٠ه

(ب)

٨ ......بداية المجتهد لابن رشد القرطبى ،دارالفكر بيروت

٩ ......البدائع الصنائع للكاسانى ،دارالكتاب العربى ، بيروت ،الطبعة الثانية ١٤٠٢ه

١٠ ......البحر الرائق ، لابن نجيم ،دارالمعرفة بيروت ، الطبعة الاولىٰ

١١ ......البيان و التحصيل لابن رشد القرطبى دارالغرب الاسلامى -

(ت)

۱۲ ......تاریخ بغداد ،للحافظ ابی بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی دارالعرب الاسلامی

۱۳ ......تبیین الحقائق ، للزیلعی ، دارالمعرفة بیروت ، الطبعة الاولیٰ ۱۳۱۳ھ

۱٤ ...... التاج والاکلیل ،للمواق ، بهامش مواهب الحلیل ـ الطبعة الثانیة ۱۳۹۸ھ

۱۵ ...... تحفة المحتاج لابن حجر هیتمی ، دار صادر لبنان

۱٦ ...... تفسیرالمظهری ، للقاضی ثناء الله پانی پتی، حافظ کتب خانه اکوڑه خٹك

۱۷ ......التفسیر الکبیر لابن تیمیة ـ دارالکتب العلمیة بیروت

۱۸ ......تلخیص الحبیر للحافظ ابن حجر عسقلانی، موسسة قرطبیه

۱۹ ......الترغیب والترهیب للحافظ عبد العظیم عبد القوی للمنذری مکتبة المعارف الریاض

۲۰ ......تهذیب سنن ابی داؤد لابن القیم ، مطبوع مع مختصر سنن ابی داؤد ـ دارالمعرفة للطباعة والنشر بیروت ۱٤۰۰ھ

(ج)

۲۱ ......جامع البیان فی تفسیر القرآن ،لمحمد بن عبد الرحمن الشیرازی الشافعی ، دارالکتب العلمیة بیروت الطبعة الاولیٰ ۱٤۲٤ھ

۲۲ ......جامع البیان فی تاویل آی القرآن المعروف بتفسیر طبری ،

مکتبة ابن تیمیة قاهره

٢٣ ...... جامع احکام النسآء ،للمصطفی العدوی ، دارالسنة

٢٤ ......الجواهر الحسان فی تفسیر القرآن المعروف بتفسیر ثعالبی

،داراحیاء التراث العربی بیروت ومؤسسة التاریخ العربی لبنان

(ح)

٢٥ ......حاشية الدسوقی علی الشرح الکبیر ،الطبعة الامیریة

٢٦ ......حجة الله البالغة للشاه ولی الله دهلوی ، دارالجیل ، الطبعة

الاولیٰ ١٤٢٦ه

٢٧ ...... حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء للحافظ ابی نعیم اصفهانی

(خ)

٢٨ ......خطبة النکاح ،للدکتور عبد الرحمن عتر ـ مکتبة المنار بالاردن

٢٩ ...... خطبة النکاح ، فهد المزعل مرکز طیبة للطباعة بالمدینة المنورة

(د)

٣٠ ......الدر المنثور فی التفیسر بالماثور لجلال الدین السیوطی

،مرکز هجر للبحوث والدراسات العربیة والاسلامیه ،الطبعة الاولیٰ القاهرة

٣١ ......الدرالمختار شرح تنویر الابصار للحصکفی ،ـ دارالفکر ١٣٩٩ه

(ذ)

٣٢ ......الذخیرة ،لشهاب الدین القیرانی ،دار غرب الاسلامی

(ر)

٣٣ ...... روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم و السبع المثانی ،مکتبة رشیدیة کوئٹه پاکستان

٣٤ ......رحمة الامة فی اختلاف الائمة لمحمد الدمشقی ، طبعة قطر ١٤٠١ھ

٣٥ ...... رد المحتار علی الدرالمختار (حاشیة ابن عابدین)دار عالم الکتب

٣٦ ......روضة الطالبین للنووی، المکتب الاسلامی بیروت الطبعة الثانیة ١٤٠٥ھ

(س)

٣٧ ...... سنن ابی داؤد د،درالحدیث بیروت ،١٣٩١ھ

٣٨ ...... سنن النسائی ، دارالکتب العلمیة بیروت

٣٩ ......سنن ابن ماجه ، دار احیاء التراث العربی ،١٣٩٥ھ

٤٠ ......السنن الکبریٰ للبیهقی دارالکتب العلمیة بیروت

٤١ ...... السنن الصغریٰ للبیهقی

٤٢ ......السنن الکبریٰ للنسائی ، مؤسسة الرسالة

٤٣ ......سنن الدارمی لحافظ عبد الله بن عبد الرحمن الدارمی ،قدیمی کتب خانه کراچی پاکستان

٤٤ ......سنن الدارقطنی ، للحافظ علی بن عمر الدار قطنی، دار المعرفة بیروت

٤٥ ......سلسلة الاحادیث الصحیحة للالبانی ،مکتبة المعارف للنشر والتوزیع

(ش)

٤٦ ......شرح السنة للبغوی ، المکتب الاسلامی

٤٧ ......شرح منح الجلیل

٤٨ ......شرح الخرشی علی الخلیل دار صادر بیروت

٤٩ ......شرح الزرقانی علیٰ خلیل دار الفکر بیروت

٥٠ ......الشرح الکبیر للدردیر ـ داراحیاء الکتاب العربی

٥١ ......الشرح الصغیر

٥٢ ......شرح النووی علیٰ مسلم للامام النووی الشافعی ، المطبعة المصریة بالازهر

٥٣ ......شرح منتهی الارادات

٥٤ ......شرح الخطیب

٥٥ ......شرح معانی الآثار للطحاوی الحنفی ، عالم الکتب

(ص)

٥٦ ......الصحیح للبخاری المکتب الاسلامی ترکیا

٥٧ ......الصحیح للمسلم ،دارالکتب العلمیة بیروت

٥٨ ......الصحیح للحافظ ابی حاتم محمد بن حبان اندلسی ، موسسة الرسالة

(ع)

٥٩ ......عمدة القاری شرح صحیح بخاری للعینی ، دارالفکر بیروت

٦٠ ......عهود محمد یه للامام عبد الوهاب الشعرانی

٦١ ......العمدة لابن قدامه حنبلی ،مصور عن الطبعة الاولیٰ

٦٢ ......عوارف المعارف للشیخ شهاب الدین سهروردی پرو گریسو بکس لاهور پاکستان

(غ)

٦٣ ......غاية المنتهى لمرعى الكرمى المقدسى ـ المؤسسة السعيدية بالرياض

(ف)

٦٤ ......فتح البارى شرح صحيح بخارى لابن حجر ،نشر رئاسة الافتاء بالرياض

٦٥ ......الفروع لابن مفلح ،عالم الكتب بيروت

٦٦ ......فتاوىٰ المرأة المسلمة

٦٧ ......الفقه الاسلامى وادلته ،للدكتور وهبه زحيلى ، دارالفكر بيروت

٦٨ ......فيض القدير شرح جامع الصغير لعبد الرؤف المناوى

٦٩ ......الفتاوىٰ لابن تيمية حنبلى

(ق)

٧٠ ......القوانين الفقهية لابن جزى دارالفكر بيروت

(ك)

٧١ ...... الكافى لابن رشد قرطبى ،مكتبة الرياض الحديثة

٧٢ ...... الكافى لابن قدامه حنبلى ،المكتب الاسلامى بيروت

٧٣ ...... كشاف القناع للبهوتى ـ عالم الكتب بيروت

(م)

٧٤ ......المبدع لابن مفلح ـ المكتب الاسلامى بدمشق

٧٥ ......مجمع الزوائد معه بغية الرائد ، دارالفكر بيروت

٧٦ ......المحرر لابن تيمية دارالكتاب العربى بيروت

٧٧ ......المحلىٰ لابن حزم ظاهرى ،ادارة الطباعة المنيرية

٧٨ ...... مختصر خليل دارالمعرفة بيروت

٧٩ ...... مدخل الشرع

٨٠ ......المسند للامام احمد بن حنبل ،المكتب الاسلامى بيروت

٨١ ...... المستدرك للحاكم دارالحرمين للطباعة والنشر والتوزيع

٨٢ ......المسند لابى يعلى موصلى مؤسسة علوم القرآن بيروت

٨٣ ......المسند للبزار

٨٤ ......مشكوٰة المصابيح للخطيب تبريزى المكتب الاسلامى

٨٥ ......المصنف لعبد الرزاق ،المجلس العلمى البطعة الاولىٰ

٨٦ ......معالم السنن للخطابى ،دارالمعرفة بيروت

٨٧ ......معالم مكتوبه فى رؤية المخطوبه ،للدكتور محمد بن ناصر الجعوان ، دارالضياء للنشر والتوزيع

٨٨ ......المعجم الكبير للطبرانى ،للحافظ ابى القاسم سليمان بن احمد الطبرانى ، مكتبه ابن تيمية

٨٩ ...... المعجم الاوسط للطبرانى ،للحافظ ابى القاسم سليمان بن احمد الطبرانى، دارالحرمين، قاهره

٩٠ ......المعجم الصغير للطبرانى ،للحافظ ابى القاسم سليمان بن احمد الطبرانى

٩١ ......المغنى لابن قدامه ،دارعالم الكتب بالرياض

٩٢ ......مغنى المحتاج للشربينى ، داراحياء التراث العربى ، بيروت

٩٣ ......المفردات للراغب الاصفهانى ، دارالمعرفة بيروت

٩٤ ......المفاتيح الغيب المعروف بالتفسير الكبير لفخر الدين الرازى

٩٥ ......المقنع لابن قدامه المؤسسة السعيدية بالرياض

٩٦ ......المنتقىٰ لابن جارود معه غوث المكدور ،دار الكتاب العربى

٩٧ ......منهاج الطالبين للنووى ،دارالمعرفة بيروت

٩٨ ......المهذب للشيرازى مطبعة البابى الحلبى

٩٩ ......مواهب الجليل على مختصر خليل

(ن)

١٠٠ ......النهر الفائق شرح كنز الدقائق لابن نجيم الحنفى دارالمعرفة بيروت

١٠١ ......نهاية المحتاج للرملى ، مطبع البابى الحلبى مصر

١٠٢ ......نيل الاوطار،للمحمد بن على بن محمد الشوكانى ،دار ابن عفان

(و)

١٠٣ ......الوجيز علىٰ فقه الشافعى للامام الغزالى ،دار ارقم بيروت

(ه)

١٠٤ ......الهداية للمرغينانى المكتبة الاسلامية

١٠٥ ......الهداية علىٰ مذهب احمد ،غراس للنشر والتوزيع

کیا خوب ہے کتاب منگیتر کو دیکھنا

کیا خوب ہے کتاب "منگیتر کو دیکھنا"
ہے مختصر نصاب "منگیتر کو دیکھنا"
اس مسئلے پہ اٹھتے تھے مدت سے جو سوال
ان سب کا ہے جواب "منگیتر کو دیکھنا"
تحسین کے ہماری ہیں "عرفان" مستحق
کاوش ہے کامیاب "منگیتر کو دیکھنا"
قرآن سے حدیث سے، فقہ و قیاس سے
جامع ہے انتخاب "منگیتر کو دیکھنا"
ویسے تو ہے حرام نامحرم کو دیکھنا
لیکن ہے یہ صواب "منگیتر کو دیکھنا"

نتیجۂ فکر: صلاح الدّین سعیدی